قُل ھَل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

حصہ سوم

رسالہ تعلیم والتربیت جسکا سال تاریخ وتحریر بھی یعنی سنہ ۱۸۹۵ء اسی نام سے مستخرج ہوتا ہے

اور جسکو

واقف مواقف فروع واصول عارف معارف معقول ومنقول حکیم ومحقق فاضل وعالم باعمل مدقق کامل

شیخ عبدالرؤف صاحب صدیقی متوطن موائمہ ضلع الہ آبادنے

قرآن عظیم وبرہان مستقیم واحادیث صحیح واحوال وآثار تسلیم واقوال حکما وصلحاے قدیم وحال ہر دیار وامصار خصوصاً مصنفین وعاقلین نامی وگرامی یورپ سے بہت بسہولت بلاغت وفصاحت وشائستگی وبرجستگی سے واسطے افادہ وترقی کے لکھا

اور خیالات قدیم وجدید اور علوم طبعی اور معقول ومنقول میں تطبیق وتحقیق وتنقید کی

باہتمام شیخ عبدالباسط صاحب ولد حکیم کرم علی صاحب صدیقی وشیخ محمد یونس صاحب ولد حکیم حبیب علی صاحب

کے

مطبع مفید الانام موائمہ ضلع الہ آباد میں چھپا

فہرست رسالہ التعلیم والتربیت ۱۸۹۵ء عیسوی

اشتہار

یہ مفید کتاب جسمین تقطیع و رائج الفاظ [illegible] ہیں معروف [illegible] کا خیال کر کے چھاپہ ہوئی ہے اور پانچ جلدوں پر مشتمل ہے جنمین کا یہ حصہ سوم ہے عالم العلما فاضل الفضلا مولانا شیخ عبد الرؤف صاحب [illegible] آباد [illegible] بقیمت ۱۰ علاوہ محصول ڈاک کے جلد ملسکتی ہے دیگر جلدات کی قیمت [illegible] ایک خاص التزام اس کتاب میں یہ ہے کہ بغرض افادہ و ترقی [illegible] قرآن عظیم و برہان مستقیم و احادیث و آثار و اقوال انبیا و حکما و صلحائے قدیم و جدید ہر دیار خصوصاً عقلاے و مصنفین نامی گرامی یورپ سے مطابقت ہر استدلال کیا گیا ہے اور ہر مضمون نہایت وسعت کے ساتھ درج ہے جسقدر مضامین [illegible] اگر اونکی فہرست لکھی جاتی تو ایک جزو کی ہو جاتی مصنف نے نہایت بلاغت و فصاحت سے بڑے بڑے مضمون کو چند چند سطروں میں خلاصہ کر کے ادا کیا ہے ہم یہ ہرگز نہیں کہتے [illegible] ناظرین غیر مسلمان سمجھتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہماری تعریف اس زمانہ کی تعریفوں کی طرح لغو نہیں یہ کتاب نہایت قابل قدر ہے خصوصاً ۱۲

ہین اور عمل کرنیکا ملکہ نہ حاصل کر سکیگا ۔ اور یہہ کئی باتین ہین یعنے ایک یہہ کہ سمجھنے اور عمل کرنیکی قابلیت پیدا کرنا اور دوسرے اسبات سے واقف ہونا کہ منجیات سے کیا فایدے اور مہلکات سے کیا نقصان ہوتے ہین اور بعد واقفیت کے قوتون کا اعتدال سے استعمال کرنا ۔ جو کہ قدر و فواید علم کے بغیر مال کے بخوبی نہین حاصل ہوسکتے اسلیے ہمنے بعد مال کی تحصیل و خرچ کے آفات و فواید کے اسکا ذکر کیا جیسا کہ ایک محقق نے کہا ہے ۔

مرا بہ تجربہ معلوم شد حقیقت حال ؛ کہ قدر مرد بعلم است و قدر علم بمال ؛

باب اول تعلیم و تربیت کی حقیقت و فضیلت اور فواید اور تعلیم و تربیت کے مابین فرق و عالم و متعلم و طالب علم کے بیان مین ۔

کسی شے کے حاصل کرنیکی کوشش ہم اوسکے فایدون کے لحاظ سے کرتے اور جو اوس چیز کے حاصل کرنیکا آلہ ہوتا ہے [illegible] اوسکے مرتبہ کے موافق قدر کرتے اور عزت دیتے ہین ۔ پس روحانی صحت حاصل کرنیکا آلہ [illegible] جس سے روحانی صحت بھی حاصل ہوتی ہے اوسکا نام تعلیم ہے اور اوسکی قدر اوسی رشد و مدد کے مطابق ہونا چاہیے جو اوسکی تحصیل کے شایان ہے ظاہر ہے کہ یہہ ایک ایسا آلہ ہے جسکے [illegible] کوئی دوسرا آلہ انسان بنانیکا نہین ہے اور جو ہے وہ اسی سے متفرع ہے پس وہ جمیع آلات پر فوقیت کا استحقاق رکھتا ہے جب تک انسان پیدا ہوتا ہے تب تک اوسکے دماغ مین تصورات و خیالات کا دوران ہوتا رہتا ہے ایسی انسانکو اگر [illegible] خیالات و مجموعہ جذبات کا کہا جاوے تو بجا ہے ہم ثابت کر آئے ہین کہ انسان بالکل سادہ و خالی الذہن پیدا ہوتا ہے رفتہ رفتہ خیالات پیدا ہوتے ہین اور وہ عقل کیلیے صرف غذا ہی بلکہ عقل کے بنانیکا سبب بھی ہوتے ہین اب صرف اسقدر بیان کر دینا کافی ہے کہ جو خیال کسی قسم کے جانے جاتے ہین [illegible] ہوتے ہین مثل مشہور ہے علم شے بہ از جہل شے ۔ انسان کی بناوٹ ایسی ہے کہ وہ جیسا ہی [illegible] دنیا مین قدم رکھتا اور اپنی آنکھ کو کھولتا ہے ویسا ہی علم کے حاصل کرنیکے لیے اوسکی خواہش [illegible] بلکہ ایک بزرگ نے بہت ٹھیک کہا ہے کہ وہ شکم مادر مین بھی سیکھا کرتا ہے ہم دیکھتے ہین [illegible] یہہ قوت بچون مین نہایت ہی قوی ہوتی ہے یہانتک کہ لوگون نے کہا ہے کہ طبعی

[illegible] پیدا ہونیکا لفظ وسیع معنو مین مستعمل ہوا ہے کیونکہ سعی نیکے [illegible] اکثر [illegible] پیدا کرلے ہین

ہوتی ہے اکثر بچے اپنے سامنے کی اشیا کے دیکھنے اور غور کرنے مین اسطرح اور استغراق لیے ہوئے اونکو ہمہ تن مشغول
رکھتے ہین کہ اونکی صورت و سیرت و اطوار و کردار سے معلوم ہوتا ہے کہ واقفیت کے روحانی مشتاق
ہین اور جس بات کو کچھ بھی سیکھ لیتے ہین اوسکو کرنے لگتے ہین۔ علم کا کام شہادت جمع کرکے اسباب کا ثابت
کرنا ہے کہ نیچر مین ہر واقعہ کسی پچھلے واقعہ یا واقعات سے تعلق رکھتا ہے یا کسی مقدم وجود نیچر کا یعنی یا تو وجود یا حقیقت
وجود کا علم ہوگا اور دونون مین تعلق یا سبق ثابت ہوتا ہے گو وجود تعلم مین مقصود تعلق یا سبق ہوا اور وہ
اوسکا موضوع ہو۔ علم راحت و حیات ہے اور جہل کلفت و ممات علم حفاظت کرتا ہے اور مال کی حفاظت
کیجاتی ہے علم حاکم ہے اور مال اوسکا محکوم مال خرچ سے گھٹتا ہے اور علم بڑھتا ہے بادشاہ دوسرے شہر جاکر عام
ہوتا ہے اور عالم بادشاہ پر جو عالم نہین اوسکے دلمین بیماری ہے اور بدترین موت اوسپر طاری جب
تمول کی کشتی غرقاب ہوجاتی ہے تب بھی علم ساتھ دیتا ہے جب مفرح مالی و خوشی خواب ہو جاتے ہین
اوسوقت بھی وہی کام آتا ہے وہ تنہائی مین مونس اور افکار مین سرور ہوتا ہے اہل علم و ہنر کا سینہ آسمان
ہوتا ہے اور اوسمین کے دقایق و نکات اختر ہوتے ہین اور اونکا دماغ ایسا حیات کا چشمہ ہوتا ہے کہ پیاسے
سیراب ہوکر زندگانی جاودانی پاتے رہتے ہین اور وہ گھٹتا نہین بلکہ بڑھتا رہتا ہے کیا خوب کہا ہے ایک
عالم نے کہ انسان کی زندگی کا منشا اپنے آپکو اور اپنی حالت کو مفید بنانا ہے [illegible] و حقیقت اور ہنر
کی اجرت و معاوضہ کی قدر علم ہی کیوجہ سے زیادہ بیش بہا ہوجاتی ہے [illegible] علم خلوت
و تنہائی مین مصاحب و متکلم خلوت مین [illegible]
کیلئے فلاح ہوتا ہے صندوق و سفینہ [illegible]
کرے تو ارباب ہوش اوسکو بیہودہ اضاعت سمجھینگے عیب سمجھینگے [illegible]
سب سچی تعریف کرینگے۔ پس عقل و قدرت کا سچا اور حقیقی [illegible]
لئے ہے وہ علم ہی ہے انسان کا دل کیسا ہی نیک ہو مگر جب تک [illegible]
تک نیکی اور ہر ایک کمال اور ہر ایک خوبی چھپی ہوئی ہوتی ہے [illegible]
حکیم رحیم اور عالم و متکلم اور دانا و بینا و صاحب کمال [illegible] عقلمند و دانشمند

بھولا ہوا یا منزل کا کھویا ہوا مقصود کو پہونچ جاتا ہے جس طرح شمع کو فانوس و شیشہ مین رکھنے سے
صفائی آجاتی ہے اسیطرح تعلیم سے ذہن اور عقل و تجربہ کو وسعت اور فرحت اور اعتدال و کمال اور
افزونی و موزونی آجاتی ہے جس طرح بجھا ہوا مشعل دوسرے مشعلون سے روشن کرلیا جاتا ہے
اوسیطور پر بجھی ہوئی طبیعت تعلیم سے منور ہو جاتی ہے جس طریق پر سائن بورڈ کے ذریعے
مکانکا نشان ملجاتا ہے اوسیطریق پر بھولے ہوئے خیالات یاد و تازہ ہو جاتے ہین شمع
اور بجھی ہوئی مشعل اور مسافر کی مثال قوی کی ہے اور شگفتہ و شاداب کر دینے والے و منور و
نشان بتا دینے والے کی مثال علم کی ہے پس اگر قوی معدوم ہون یا بالکل بیکار ہو گئے ہون
تو کسی طور سے وہ قابل کام مین لانیکے نہون گے جب مشعل شمع و مسافر ہی اس قابل نہین
تو کیسے وہ مفید اور مفاد اور مستفاد ہون گے سپنسر مشہور فاضل کہتا ہے کہ تعلیم کے طریقہاے
قدیم کے رد ہونے سے جو نئے قاعدے جاری ہوئے ہین انمین سے نہایت اہم اصول یہہ ہین
کہ طلبا کے قواے مشاہدہ کو باقاعدہ و مسلسل ترقی دیجاوے اور ایام دراز تک فضول تاریکی
مین رہنے اور بے خبر ہونیکے بعد آخرکار معلوم ہو گیا ہے کہ بچونکی قواے مشاہدہ کی از خود پیدا ہونے
والی قابلیت اور استعداد بے معنی و بیکار نہین ہین جن چیزونکو بچونکی بے معنی کھیل و شرارت
خیال کیا جاتا تہا اب اونہین کو ذریعہ تحصیل علم کا سمجھتے ہین جنپر کہ تمام علم کا مدار ہے پس اصلی و
صحیح طریقہاے تعلیم کے اصول یہی ہین کہ قوت مشاہدہ و عقل کی ترقی اور تازگی کے غرض سے
تعلیم دیجاوے طلبا کے لیئے اس سے زیادہ ضروری کوئی بات نہین ہے کہ حقائق اشیا کے
سمجھنے کیطرف اونکی طبیعت راغب و متوجہ کیجاوے اسلئے کہ عقل کا مادہ [illegible] ہوئے
اسباب سے نہین بنایا جاتا"

کالیرلن صاحب لکھتے ہین کہ افسوس [illegible] لوگون کی ہمارے [illegible] یاد مین [illegible]
جو بڑے آزادی و مصارف کثیرہ کیساتہہ مدرسون مین پڑہاے اور معلمان سے تعلیم دلائے اور [illegible]
سے پند و نصیحت سناے گئے ہین غرض ہر طرح اونکی تربیت کیگئی ہے مگر اونھون نے علمی [illegible]

کہ گویا بارود کے جاہلانہ تمغہ کے سوائے کوئی علمی ڈگری حاصل نہین کی اور وہ جلا نہین دئے گئے
بلکہ روغن غاز سے چمکائے گئے ہین یہہ سب اوس قاعدہ کی کم توجہی کا باعث ہی جسکا نتیجہ ہمین
خود تعلیم دے رہا ہے اور حق الیقین ہے کہ جس طرح اس عالم اسباب مین صورتین از
خود پیدا ہوتی ہین اوسیطرح سچا اور بدیہی علم بھی از خود پیدا ہوتا ہے تاکہ تربیت کیجا سکے
اور اوسکو قایم رکھہ سکین ترقی کے قابل ہوا اور محو نکیا جا سکے "یہان ہم ایک امتیاز کا ذکر کرتے ہین
جسکو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے یعنی وہ امتیاز جو عقل و علم کے درمیان ہے - تعلیم کا مقصد انسان
بنانا ہے اگر لڑکے سے اس سے زیادہ اور کچھہ نچاہا جاوے کہ وہ اپنے حافظہ مین واقعات کا
ایک ذخیرہ امتحان دینے کیلئے جمع کر دے تو کچھہ جاے تعجب نہین ہے کہ طالب علم کو اوس حالت سے
جو اوسکے اصلی ترقیو نمین نہایت کارآمد ہے اس مہلک غفلت سے نقصان پہونچیگا خصلت کے
درستی کیلئے صرف اصل ہی برائیونکا منہدم کرنا ہی نہین ہے جبکہ دروغگوئی و بے ایمانی
ہین بلکہ اس قسم کے صفات پیدا کرنا لازم ہے جیسیکہ دلیری عقلی مضبوطی اور جرأت اور پبلک اسپرٹ
یعنی جوش رفاہ عام " انگلستان کے بڑے بڑے پبلک اسکولونمین انسان کا ایک ایسا نمونہ
پیدا ہوتا ہے جو اپنی ذات پر بہروسا رکھتا اور مستعدی سے بھرا ہوا اور آزاد منش اور معتدل الخیال
ہوتا ہے ہندوستان کے گورنمنٹ نے بھی یہہ بات تسلیم کر لی ہے کہ ہندوستان مین اخلاقی
تعلیم و تربیت اور خصلت کی ترقی اور اعلی درجہ کے عقلی کمال کے اعتدال مین کرنیکے لیئے ابھی بہت
کچھہ کرنا باقی ہے -

چار چیز دلیل بزرگی است ٭ علم را عزیز داشتن ٭ بد را به نکوئی دفع کردن ٭ خشم را فرو خوردن
جواب با صواب دادن ٭ بیاموز چیز علم گر عاقلی ٭ که بے علم بودن بود غافلی ٭ ترا از دو گیتی بر آورد
یار غار ٭ ازان به که جاہل بود غمگسار ٭ چو جاہل کسے در جہان خوار نیست ٭ که نادان تر از جاہلی
کار نیست ٭ علم کا ضد جہل ہے اوسکے برے ہونے مین تو کسیطرح شک نہین ہے لیکن سب سے
بدتر وہ جہل ہے جسکو جہل مرکب کہتے ہین سعدی ہند خواجہ الطاف حسین صاحب حالی نے ایک موقع

پر لکہا ہے - کسی نے بقراط سے جاکے پوچھا - مرض تیرے نزدیک مہلک ہین کیا کیا - کہا کہ
جہان مین نہین کوئی ایسا - کہ جسکی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا - مگر وہ مرض جسکو آسان سمجہین
کہے جو طبیب اوسکو بے پایان سمجہین - دوا اور پرہیز سے جی چرائین - یون ہی رفتہ رفتہ مرض
کو بڑہائین طبیبون سے ہرگز نہ مانوس ہون وہ - یہانتک کہ چہپتے اپس ہون وہ - الجاھل
اذا سکت فھو جدار واذا تکلم فھو حمار - حقیقت مین علوم و فنون کا مقتضا یہہ ہے
کہ اپنی ذات کو اور دوسرون کو راحت و فرحت پہونچائی جائے جس سے ارادون کو رفعت معلومات کو
وسعت افعال مین اعتدال قوتونکو کمال ہو اور حاجتین و ضرورتین سہولت و آسانی سے برآوین
اور جہوٹی زندگی جو جہوٹی بناوٹون سے عیبدار ہوتی ہے اوسکو مٹا دیوین اور مکاری و ریاکاری
کی بناوٹی پوشاک اوتار ڈالین اور قوم کے برتاؤ مین سادگی پیدا کرین سچی تعلیم سے
اوہام باطلہ و خیالات فاسدہ اور جہوٹے مذہبی خیالات اوسیطرح مرجہا جاتے ہین جسطرح
پالے سے چہوٹے پودے پر مذاہب حقہ و خیالات راسخہ محققہ کو اوسکیوجہ سے اور رونق
و تائید ہوتی ہے اور اوسکے سچ ہونے پر یقین ہوتا ہے - ایک عالم انگریز نے بہت خوب
کہا ہے کہ یہہ امر لازمی ہے کہ جو باشندہ ہندوستان کا دفعتاً مغربی خیال کے اثر کے
نیچے آوے اوسکی عقلی یا اخلاقی خصلت مین بڑی بڑی تبدیلیان واقع ہون کیا تعلیم و تربیت
و تحصیل علم سے ہم سب مین تبدیلیان نہین ہوتی ہین؟ علم کا پہلا اثر بلاشبہہ برباد کرنیوالا
ہے یعنی پہلے اپنے عقیدے اور پرانے یقین یہانتک کہ وہ قوت ادراک کی آزمایش
نہین برداشت کر سکتے ضعیف و زایل ہوتے جاتے ہین اور طالب علم مثل آدم کے نیک
و بد کی واقفیت حاصل کرنیکے بعد خاص اپنی نظر مین برہنہ و شرمندہ کہڑا ہو جاتا ہے لیکن دوسرا
قدم اصلاح دینے والا ہے اور برائی کچہہ تعلیم سے نہین بلکہ اوسکے تکمیل کے قصور سے پیدا
ہوتی ہے - مشرقی علوم زمانہ دراز سے ایک چال پر چلے آتے ہین اگر مشرقی علوم قدیمہ
مین مغربی علوم جدیدہ کا پیوند کیا جاوے تو شیرین و خوشرنگ و خوشگوار ثمر پیدا ہونگے "

اسمین شک نہین ہے کہ حقیقی اور اصلی قابلیت کی بنیاد وہ مادہ ہوتے ہین جو قدرت کے انعام
ہین اور جو انسان کو اوسکے بناوٹ کے عطا کرگئے ہین اگر قدرتی طور پر کوئی اس عطیہ
سے محروم ہو تو تعلیم و تربیت بیکار ثابت ہوگی مادہ اور تعلیم و تربیت کی مثال بعینہ زمین و تخم
کی سی ہے کہ اگر زمین ہی قابل کاشت نہووے تو شور زمین مین تخم کا بونا بیفائدہ ہوگا اور اگر بیج
نہووے تب بھی درخت نہین اوگ سکتا جس طرح بیج کسی مخصوص درخت سے حاصل ہوتا
اور بسبب اختلاف قابلیت زمین کے اوسکا پھل ترش یا شیرین ہو جاتا ہے اسیطرح مختلف
انسانون کی قابلیت کے موافق مختلف قسم کے خیالات معلومات پیدا کرتے ہین ہمارے خیال
مین قوت سادہ ہوتی ہے معلومات کے پہونچنے اور مشق سے وہ قوی ہوتی ہے اور اوسمین
ادراک پیدا ہوتا ہے اور انہین ادراکات سے شاخ و پھل اوسمین لگتے ہین اگر بالفرض معلومات
کو قوت سے جدا کرلیا جاوے تو وہ بالکل سادہ بلا ادراک خالی الذہن رہ جاویگی اور معلومات
دوسرے کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین اور باعتبار اوسکے اور اپنی قابلیت کے پھول و پھل
اگاتے ہین پس جو لوگ یہہ کہتے ہین کہ بالقوہ معلومات فطرتی طور پر موجود رہتے ہین تخم کے
سے چھوٹے چھلکے ہین اور اونھون نے مثال ایسے بیج سے دی ہے جسمین مادہ موجود ہو
اوسمے ہمکو اختلاف ہے کیونکہ اونکے خیال کے موافق یہہ لازم آتا ہے کہ معلومات موجود
ہوتے ہین پس ہم مثال تخم و شجر وغیرہ کی جب ہی تسلیم کرتے ہین کہ بڑھانا گھٹانا اور فیصلہ کرنا
اور نتیجہ نکالنا سادی قوتی کا کام سمجھا جاوے نہ کسی جدید قوت کا یا ایسی چیز کا جو باہر سے
ولیمن پہونچے — جو علم عقلی ہون یا نقلی بحث سے حاصل ہوتے ہین اور مناظرہ کا ذریعہ ہین
اونمین اصطلاحات مقررہ کا مقرر کرنا ہمیشہ گمراہ اور بحث اور مجادلے کے میدان کو وسعت دیتا
اور انسان کو تباہ و ہلاک کرتا ہے پس ہمت سے باہر نہ جانا چاہئے کیونکہ وجہ یہ ہے کہ کتب انبیا و
سلف مین یہہ مسئلہ نہین ہے البتہ بعض خاص الفاظ کا بحث کیوقت غلط ہرکر دینا اور یا بت ہی علم
کلام کی بحث اسیوجہ سے طویل ہوگئی کہ بیچ کچھ مطلب سے کہا اور کچھ سمجھا اور غلط تعبیر کے اعتراض

کیا گیا اور اسیطرح جواب دیا گیا۔ گو کہ آزادی اور عدل کے مقابل میں تعلیم و تربیت دوسرے درجہ پر ہے لیکن بغیر
تعلیم کے عدل اور آزادی مستقل طور پر قایم نہیں رہ سکتی اور حاصل نہیں ہو سکتی۔ تعلیم و تربیت
سے ہر شے کا کچھ کچھ اور خاص اشیاء کی ہر ایک بات سیکھنی چاہیے۔

تعلیم و تربیت جدا جدا دو چیزیں ہیں گو کہ تربیت پر بھی تعلیم کا لفظ مستعمل ہوتا ہے وکذا بالعکس انسان
کو تعلیم دینا درحقیقت اوسکے دل کے سوتوں کو کھولنا اور راستہ اوسکو ترقی دینا ہے جو صرف اندرونی
قویٰ کو حرکت میں لانے اور سامان پہونچانے اور شگفتہ و شاداب کرنیسے نکلتا ہے اور انسان
کو تربیت کرنا اوسکے لیے سامان کا مہیا کرنا اور کام کرنیکے لایق بنانا اور اوس سے کام کا لینا ہے
جیسے جہاز طیار ہونیکے بعد اوسپر بوجھ لادنا اور حوض بنانیکے بعد اوسمیں پانی کا بھرنا پس ہر تربیت
سے لازم نہیں ہے کہ تعلیم بھی ہو تربیت جتنی چاہو کرو اور دلکو تربیت کرتے کرتے شبہ تک بھر دو مگر
ناقص تربیت سے دلکی ساری سوتیں نہیں کھلتیں بلکہ بالکل بند ہو جاتی ہیں اندرونی قویٰ کو حرکت
دیے بغیر تربیت کا کام تو ہو جاتا ہے مگر تعلیم نہیں ہوتی ظاہر میں دیکھو تو ظاہرا بہت کچھ مگر جب
اصلیت ڈھونڈو تو کچھ نہیں ہماری بہر کیف تو ظاہرا دستار سپرا اور کرتا سے بہت کچھ کر دلکی اور اندرونی
قویٰ کی شگفتگی دیکھو تو کچھ بھی نہیں نہایت عمدہ قول ہے کہ کتابوں کا پڑھا دینا تو تعلیم کا نہایت
ادنی اور سب سے زیادہ حقیر جزو ہے بلکہ اس تعلیم کا پڑھنے سے جسمیں اندرونی
قویٰ کی تحریک اور شگفتگی ہو جسقدر دلکے قویٰ کمزور و ناکارہ ہوتے جاتے ہیں ایسے اور کسی چیز
سے نہیں ہوتے روحانی قویٰ بالکل پست و نابود ہو جاتے ہیں اور صرف زبانی بکبک اور تکبر
و غرور و مکاری و ریاکاری اور اپنے آپکو بے مثل و بے نظیر قابل اور سب چیزیں اور دیگر مہلکات
میں ڈوبے رہنے کے اور کچھ باقی نہیں رہتا شدہ ہوتے ہیں مگر دلی اور روحانی قویٰ کی
شگفتگی کے اعتبار سے بالکل مردار کتابیں پڑھتے ہیں اور جسقدر عمدہ کتابیں افراط سے بہم
پہونچیں اونکو اور اپنے اوپر زیادہ بوجھ سمجھتے ہیں اور ایسے بیل کے مانند ہو جاتے ہیں جو
برابر چرتا ہے اور پھر بھی چراگاہ میں رہنیکی خواہش رکھتا ہے پس کتابیں پڑھ لینے

سے انسانیت نہیں آجاتی بلکہ اوجمہ ہو جاتا ہے اسلئے قوی کو جو درحقیقت سرچشمہ ہے تمام
نیکیوں کا ہیں کمزور و پژمردہ نکردینا چاہیے ورنہ تمام معاملات میں کیا دین کے اور کیا دنیا کے
خسارے میں رہینگے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولما بلغ اشدہ اتینٰہ حکماً وعلماً وکذلک نجزی
المحسنین آیت ۲۲ یوسف ترجمہ اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہونچا ہمنے اوسکو دیا حکم اور علم
اور اسیطرح ہم بدلا دیتے ہیں نیک کام کرنیوالونکو۔ اور فرمایا شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملٰئکۃ
واولوا العلم قائماً بالقسط۔ آل عمران ۱۸ آیت۔ ترجمہ اللہ نے گواہی دی کہ کسیکی بندگی نہیں سوا اسکے
اور فرشتوں نے اور علم والوں نے کہ وہ قائم ہے ساتھ انصاف کے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک سے
شروع فرمایا اور پھر فرشتوں سے پھر اہل علم والوں کو لیا جو انکے شرف کے لئے کافی ہے۔ اور فرمایا یرفع
اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت۔ ۱۱ آیت مجادلہ ترجمہ اللہ اونچے
کرے اونکے درجے جو ایمان لائے اور جنکو علم دیا گیا ہے تم میں۔ اور فرمایا۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء
۲۸ آیت فاطر ترجمہ اللہ سے ڈرتے ہیں اوسکے بندوں میں سے جنکو سمجھ ہے۔ اور فرمایا
وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن آمن وعمل صالحاً۔ قصص ۸۰ آیت ترجمہ اور بولے
جنکو ملی تھی سمجھ اے خرابی تمہاری اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے اونکو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام
بیان فرمایا کہ قدرت کی نشانیوں کا سمجھنا علم ہی سے معلوم ہوتا ہے۔ وتلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا
الا العالمون ۴۳ آیت عنکبوت ترجمہ اور یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں ہم آدمیوں کے لئے اور
اونکو سمجھتے وہی ہیں جنکو سمجھ ہے۔ وقال ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین
یستنبطونہ منھم ۸۳ آیت نساء ترجمہ اور اگر اسکو پہنچا دیتے رسول تک اور اپنے اختیار والوں
تک تو تحقیق کرتے اوسکو جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں۔

اور فرمایا۔ قل ھل یستوی الذین یعلمون
والذین لا یعلمون ۹ آیت زمر
ترجمہ۔ تو کہہ کہیں برابر ہیں جو جانتے ہیں

اور جو نہیں جانتے ہیں۔ اور فرمایا بل ھو آیات بینات فی صدور الذین
اوتوا العلم عنکبوت ۴۹ آیت ترجمہ بلکہ یہہ قرآن آیتین ہین صاف سینے مین اونکے جنکو ملی ہے سمجھ اور فرمایا
خلق الانسان علمہ البیان ۳ و ۴ آیت رحمٰن ترجمہ بنایا آدمی پہر سکہائی اوسکو بات اسکو احسان
جتلانے کی جگہہ پر ذکر فرمایا۔ اور جسقدر آیات فقہ و تفقہ کی فضیلت مین ہین اونکو بھی یہانپر خیال
کرلینا چاہیئے۔ اور فرمایا آنحضرت نے العلماء ورثة الانبیاء یعنی عالم انبیا کے وارث ہین ابوداؤد
وترمذی۔ اور فرمایا کہ عالم کیواسطے زمین اور آسمانون مین جو چیز ہے مغفرت طلب کرتی ہے ابوداؤد
وترمذی اور فرمایا عالم کی زیادتی عابد پر ایسی ہے جیسے میری زیادتی میرے ساتھیون مین سب سے
کمتر شخص پر ترمذی اور کہا کہ حسن صحیح ہے اور فرمایا عالم کی زیادتی عابد پر ایسی ہے جیسے چودھوین رات
کے چاند کی زیادتی سب ستارون پر ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ۔ اور فرمایا کہ خدا تعالی کی عبادت کسی
چیز سے بہتر نہین ہوتی جیسے دین کی سمجھ سے ہوتی ہے اور ایک دین کا سمجھنے والا شیطان پر ہزار
عابدون سے سخت تر ہے اور ہر چیز کا ایک ستون ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے طبرانی۔ اور
صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اعمال مین سے کونسا افضل ہے آپنے فرمایا کہ علم خداے پاک
کا لوگون نے عرض کیا کہ ہم اعمال مین سے افضل پوچھتے ہین آپنے فرمایا کہ علم خداے پاک کا لوگون نے
عرض کیا کہ ہم عمل پوچھتے ہین اور آپ علم ارشاد فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل
کارآمد ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ بہت سا عمل بے سود ہے ابن عبد البر اور فرمایا جو شخص چلے
ایک رستہ کہ طلب کرے اوسمین علم اللہ چلاوے اوسکو جنت کی راہ مسلم اور فرمایا کہ اگر تو جاکر کوئی
علم کا باب سیکھے تو اوس سے بہتر ہے کہ سو رکعت نفل پڑھے ابن عبد البر۔ اور فرمایا کہ آدمی کو علم
کا کوئی باب سیکھنا اوسکے حق مین دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے ابن حبان اور فرمایا کہ علم کو طلب کرو
اگرچہ چین مین ہو یعنی بہت دور کیا از روے مسافت اور کیا از روے دوسرے امور کے ابن عدی
وبیہقی۔ اور فرمایا کہ علم ایک خزانہ ہے جسکی کنجیان سوال ہے پس علم کا سوال کرو کہ اوسمین چار شخصون کو
ثواب ملتا ہے اول سوال کرنیوالے کو دوسرے عالم کو تیسرے سننے والیکو چوتھے اوسکو جو اونسے محبت رکھتا ہو

ابو نعیم اور فرمایا کہ جس شخص کو موت آوے اور وہ اسلام کے زندہ کرنیکے لئے علم سیکھتا ہو تو اوسکا اور
انبیا کا درجہ جنت مین ایک ہوگا دارمی۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے کسی عالم کو جو علم دیا تو اوس سے وہ عہد بھی
لیلیا ہے جو پیغمبرون سے لیا ہے کہ اوسکو بیان کرینگے اور نہین چھپاوینگے ابو نعیم۔ اور فرمایا اگر تیرے
سبب سے خدا ے تعالی ایک آدمیکو ہدایت کردے تو یہہ تیرے حق مین دنیا اور اوسکے درمیان کی
چیزون سے بہتر ہے احمد۔ اور فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزون
سے اوّل علم سے اور ونکو فایدہ ہو دوسرے صدقہ جاری سے الحدیث الخ فرمایا کہ غبطہ دو ہی شخصونپر
ہونا چاہیئے ایک تو وہ کہ اللہ تعالی نے اوسکو حکمت دی ہو اور وہ اوسکے بموجب کام کرتا ہو اور اوسکو
لوگون کو سکھاتا ہو اور ایک وہ کہ اللہ تعالی نے اسکو مال دیا ہو اور اوسکو خیرات مین اوڑانے پر اوسکو
مسلط کردیا ہو بخاری ومسلم بروایت ابن مسعود۔ اور فرمایا مسلمان اپنے بھائی کو اس سے بڑھکر کوئی فایدہ نہین
پہونچاتا کہ جو وہ بات اوسنے سنی ہو وہ اوسکو سناوے ابن عبد البر۔ اور فرمایا جو شخص کوئی علم سیکھے
اور اوسکو چھپاوے اللہ تعالی اوسکو آگ کی لگام دیگا ابو داؤد و ترمذی۔ اور فرمایا خوب عطا اور عمدہ ہدیہ
مین کلمہ حکمت ہے جسکو تو سنے اور یاد رکھے پھر اوسکو اپنے بھائی مسلمان کے پاس لیجاوے اور اوسکو
سکھلاوے تو ایک برس کی عبادت کے برابر ہے طبرانی۔ اور فرمایا دنیا ملعون ہے اور جو چیز
اوسمین ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکر خدا اور جو اوسکے قریب ہو یا معلم یا طالب علم ہو ترمذی و ابن ماجہ
اور فرمایا البتہ اللہ سبحانہ اور اوسکے فرشتے اور اوسکے آسمان اور زمین والے یہانتک کہ چیونٹی
اپنے سوراخ مین اور مچھلی سمندر مین سب رحمت بھیجتی ہین اوسپر جو لوگونکو خیر سکھاوے ترمذی
اور فرمایا ایماندار اگر ایک کلمہ خیر سنے اور سیکھکر اوسکے بموجب عمل کرے تو اوسکے حق مین ایک
برس کی عبادت سے بہتر ہے ابن مبارک۔ اور فرمایا مثال اوس چیز کی جو اللہ تعالی نے مجھکو اوسکو
لیکر بھیجا ہے یعنی ہدایت اور علم کی ایسی مثال ہے کہ مینہ بہت سا کسی زمین پر برسے اسمین ایک
ٹکڑا ایسا ہو کہ پانی جذب کرے اور گھاس لکڑی بہت اگاوے اور ایک ٹکڑا ایسا ہو کہ پانی کو روک
رکھے اور لوگونکو خدا ے تعالی اوس پانی سے نفع دے کہ آپ پیوین اور زراعت مین دین اور

اور ایک ٹکڑا ایسا ہو کہ نہ پانی روکے نہ گھاس وغیرہ اوسمین پیدا ہو بخاری ومسلم۔ اور فرمایا پناہ مانگتے
ہین ہم اللہ سے اوس علم سے جو مفید نہو ابن عبد البر۔ اور فرمایا کیا مین تمکو پورا فقیہ بتا دون لوگون
نے عرض کیا کہ ارشاد ہو آپنے فرمایا کہ پورا فقیہ وہ ہے کہ لوگونکو خدا تعالی کی رحمت سے نا امید
اور اوسکے عذاب سے اونکو بیخوف نکرے اور اوسکے فیض سے اونکو یاس نہ دلاوے اور قران کے
سوا کسی دوسری چیز کی رغبت مین قرآن کو ترک نکرے ابن عبد البر۔ اور فرمایا کہ جب آدمی علم
سیکہین اور اوسپر عمل کرنا چھوڑ دین اور زبان سے دوست بنے رہین اور دلون سے ایک
دوسرے کے دشمن ہون اور قرابتونکو قطع کرین تو اوسوقت مین اللہ تعالی اونپر لعنت کرتا ہے
پس بہرا کر دیتا ہے اونکو اور اونکی بینائی کہو دیتا ہے طبرانی بسند ضعیف اور فرمایا علم تین ہین ایک کتاب ناطق
ایک سنت جاری ایک لا ادری احیاو ابو داؤد بانذک اختلاف۔ ایک شخص نے آنحضرت سے
سوال کیا کہ شر کیا چیز ہے آپنے فرمایا مجھسے شر کے بابت سوال نکرو اور خیر کی نسبت دریافت
کرو تین دفعہ پھر کہا کہ شریرون کے شریر علماے شریر ہین اور نیکون کے نیک علماے نیک
ہین کہ علما امت کے رہنما اور دین کے ستون اور خیانت وجہالت وظلمت کے چراغ و دیوان
اسلام کے پیشرو ہین (عوارف المعارف) اور فرمایا کہ جو شخص راستہ چلا اور مسافت طے
کی اسلئے کہ اوسے علم کی خواہش و چاہت ہے اللہ تعالی اوسے جنت کے راستون سے ایک راستہ
پر لیجاویگا (مسلم) اور فرمایا کہ اپنے بازوٗن کو طلبا کے رضامندی کیلئے بچھاتے ہین اور انکے لیے آمرزش
چاہتے ہین جو زمین و آسمان مین ہین حتی کہ پانی مین مچھلیان بھی چاہتی ہین اور ہر آئینہ عالم کی فضیلت
عابد پر اسقدر ہے جسقدر چاند کی فضیلت تمام ستارونپر ہر آئینہ علما وارث انبیا کے ہین جو نہ دینار
وراثت مین دیتے ہین نہ درہم بلکہ علم دیتے ہین (ابو داؤد و ترمذی) اور فرمایا کہ ہر آئینہ ایک فرد
کے صلاح و نکوکاری سے اوسکی اولاد و اولاد کی اولاد اور گھر والون اور پاس اور پڑوسیونکو صاحب
صلاح و فلاح کرتا ہے اور ہمیشہ اللہ کی حفاظت و پناہ مین رہینگے جبتک وہ شخص اوسمین رہیگا اور فرمایا کہ عالم
کی نیند عبادت ہے اور اوسکی سانس تسبیح اور فرمایا کہ ہم مین سے وہ شخص نہین ہے جو ہمارے بڑے

کی بزرگی اور ہمارے چھوٹے پر رحم نکرے اور ہمارے عالم کے حق کو نہ پہچانے اور فرمایا اما
اتخذ الله وليا جاهلا اور فرمایا کہ عالم جب اپنے علم سے اللہ تعالی کی رضا چاہتا ہے تو اوس سے
ہر چیز ڈرتی ہے اور جب علم سے خزانہ جمع کرنا چاہتا ہے تو ہر چیز سے خود ڈرتا ہے ابن جوزی نے
کتاب صفوۃ الصفوۃ میں اسکو وصل کیا اور فرمایا طلب علم کا فرض ہے ہر مسلم اور مسلمہ پر ابن ماجہ
اس حدیث سے ہر شخص نے اپنی رائے کے موافق جس علم کو ضرور سمجھا اوسکو فرض کہا ہے لیکن
حقیقت یہہ ہے کہ جو علم جسکے لئے ضرور ہو وہی اوسکے لئے فرض ہے کوئی استحقاق کسیکا نہیں ہے
کہ کسی خاص علم پر اوسکو محدود کرے مثلا جو ابھی مسلمان ہوا ہو اوسکو کل توحید کا سیکھنا فرض ہوا اور نماز
کیوقت نماز کا سیکھنا اگر تجارت کرنیوالا ہے تو تجارت کا علم اوسکو فرض ہوا بعد اسکے اسرار اسلام جانتے
اور دیگر قوم اسکے کام میں انکا علم ہر وقت فرض ہے پس ہر علم کا جاننا جو حرام و نہی عن المنکر و دیگر برے
کاموں سے بچاوے اور خدا تک پہنچاوے وہ فرض ہے اور باعتبار مراتب کے مستحب و واجب و مکروہ
ہو جاویگا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ علم کو سیکھو اور اوسکے لئے وقار و حلم کو سیکھو اور حضرت علی فرماتے ہیں
کہ خیر و برکت اسکا نام نہیں ہے کہ آدمی کی دولت بڑھ جاوے اور اولاد کی کثرت ہو بلکہ علم و حلم بہت سے
ہونیکا نام ہے اور حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ایک عالم کی موت جو اللہ کے حرام و حلال کو جانتا ہو ہزار عابد
قائم اللیل صائم النہار کے موت سے زیادہ افسوسناک ہے اور فرمایا میں اس امت پر کسی امر کا اتنا خوف
نہیں کرتا جتنا ایک عالم منافق کا جسکا علم اوسکے زبان پر اور دل جاہل ہو حسن کہتا ہے کہ ہر آئینہ
اللہ تعالی ذی علم و روایت کی پروا نہیں کرتا لیکن یاد رکھتا ہے تو صاحب علم و درایت کی۔ اور امام
شافعی کا قول ہے کہ علم کا طلب کرنا نفل سے افضل ہے اور ابن عبد الحکم نے کہا ہے کہ میں امام مالک
کے پاس سبق پڑھتا تھا کہ ظہر کا وقت آگیا میں نے اپنی کتاب نماز پڑھنے کیلئے تہ کی آپنے ارشاد
فرمایا کہ اے فلان جسکے لئے تو اوٹھا ہے وہ اس سے بہتر نہیں جسمیں تو تھا بشرطیکہ نیت
درست ہو اور ابو درداء فرماتے ہیں کہ جس شخص کی یہہ تجویز ہو کہ علم کا طلب کرنا جہاد نہیں تو وہ
اپنے عقل و تجویز میں ناقص ہے۔

ابوسلیمان خطابی چھوٹے طلبا کے نسبت خوب کہتے ہین کہ جو لوگ تمہارے پاس بیٹھنے اور تم سے
پڑھنے کیطرف راغب ہوتے ہین اونکو ترک کرو کیونکہ اونکو نہ مال ملے نہ جمال وہ ظاہر کے دوست اور باطن
کے دشمن ہین جب تمکو دیکھتے ہین تو خوشامد کرتے ہین اور غیبت مین برا کہتے ہین اگر کوئی پاس آتا ہے
تو افعال کو دیکھا کرتا اور باہر جاکر برائیان بیان کرتا ہے یہہ لوگ نفاق اور چغلی اور کینہ اور فریب کے
ہین اونکے جمع ہونے سے دہوکا مت کہانا اونکی غرض تحصیل علم کی نہین بلکہ جاہ و مال ہے تمکو اپنے
مطالب کا زینہ خواہ اپنے حاجات کا گدہا بنانا چاہتے ہین اگر کبھی اونکی غرض ملنے مین کمی کوتاہی
ہو جاوے تو سخت دشمن ہو جاتے اور آمد و رفت ترک کر دیتے ہین اور یہہ تمہارا حق واجب سمجھتے
ہین کہ اپنی عزت اور دنیا اور دین سب اونکے لیئے برباد کر دیتی اونکے دشمن سے عداوت اور اونکے
فریب کی مدد اور خادم و دوست کی اعانت کرو اونکی مرضی یہہ ہے کہ عالم ہو کر اونکے لیے بیوقوف
بنو اور متبوع و رئیس ہو کر تابع و خسیس ٹہرو اسیوجہ سے مشہور ہے کہ عوام سے کنارہ کرنا مروت
کامل ہے - سر فلپ سڈلی کہتے ہین کہ جن لوگون کے دماغ مین عمدہ خیالات متمکن ہوتے ہین وہ
کبھی خالی نہین رہ سکتے اچھے اور سچے خیالات غور کرنیکے وقت مثل ایک ایسے فرشتہ کے ہو جاتے
ہین جس سے روح کی حفاظت و صفائی ہوتی ہے اور اون سے ہر قسم کے کامونکی بنیاد قایم ہوتی ہے
کیونکہ اچھے اقوال ہمیشہ اچھے افعال کیطرف راغب کرتے ہین سو ہین نقل ہین سب عالم و جاہل
ہمسر ہو آیا نہین فرق اسکے سوا اونمین فقط یہ عالم کو سبب علم اپنی نادانی کا اور جاہل کو نادانی جہل
کی کچھ اپنے خبر ہو لکھا لوند رہنے سب مین کیسے ہی نہین اس سے کوئی نسبت فضیلت زیادہ ہو کر وہ علم سے
اکتساب شرافت ہو نجابت سے ہے یہہ شرافت زیادہ ہو

باب دوم تعلیم و تربیت کی ذمہ داری کا اہتمام اور علوم جدید و متفقہ کی کوشش کی فضیلت و حقیقت و فوائد مین

اگر ہم خیال کرین کہ ہمارے عیوب ہی کاٹے جاوین کیطرح جمع ہوکر ہم ہی پر گرجتے برستے ہین
تو دنیا مین عیوب ہی بہت کم ہو جاوین اور اگر ہم حرص کے ... ن کی آواز و شہرکان و حصر

اسباب سے سبق حاصل کرین کہ زبان حال سے وہ کیا کہہ رہے اور کیا سمجہا رہے ہین تو شاید
ایک بہی بدی دنیا مین نہ رہ جاوے مگر افسوس کہ ہماری آنکہین اندہی اور ہمارے کان بہرے
ہین جب وقت جاتا رہتا ہے تو پچہتاوا ہوتا ہے پہر نکمیا دہ نکمیا لا علاج غم والم کا صدمہ جانکاہ ہوتا ہے
کچہہ کرتے دہرتے نہین بنتا پہر ایسی باتون سے کیا ہوسکتا ہے سوا اسکے کہ موجودہ اوقات
کو غنیمت جانکر تلافی مافات کیجاوے یہی بات ٹہیک طفولیت کیحالت سے مناسبت رکہتی ہے
جو وقت تعلیم اور تربیت کا ہے جب وہ گذر جاتا ہے تو بجز لا علاج رنج اور جانکاہ صدمہ کے
کچہہ نہین بن پڑتا اور اولاد و اقارب کا نا تعلیم یافت اور بے تربیت گرفتہ رہنا چہا جاتا ہے
اور مثل ابر شدالہ سیز و طوفان بلا خیز کے مربی و دوستون پر برستا و کڑکتا و تباہ و ذلیل کرتا
اور مربیون اور عزیزون اور ماں باپکے آرزوونکو خاک مین ملا دیتا اور برباد کر دیتا ہے
اسلیئے کہ لڑکے جو بہولے بہالے اور سیدہے سادہی طبیعت کے ہوتے ہین ایک زمانہ تک
اپنے ماں باپ مربی عزیزون کے ساتہہ بسر کرتے ہین اور اونہین کے ظل حمایت و عاطفت
و محبت مین اونکی عقل و فہم و ذکا ہوش و حواس حافظہ و جسمانی و روحانی تندرستی وغیرہ
کی ترقی ہوتی ہے اونکی تعلیم و تربیت صحبت و موالفت و عادت کا اونپر اثر پڑتا ہے اونہین
کے افعال و اطوار و پند و نصایح گویا تمام عمر بطور اصل اصول اور رہنما کے ہوتے ہین جو نیکی یا بدی
اونسے اکتساب کرتے ہین وہ دنیا مین رہ جاتی ہے اور ہمارے لیئے موجب تسکین یا سبب
حزن کہ نیکی ہوتی ہے اور دوسرونکے واسطے بطور نظیر اور بطریق ہادی کے ہو جاتی ہے اور
جن لوگونکو اونکے ساتہہ صحبت یا پرورش یا اوستادی شاگردی کسی قسم کا تعلق ہوتا ہے
وہ بہ تفاوت مراتب اوسی رنگ سے رنگ جاتے اور اوسی پیوند سے مضبوط اور اوسی رشتہ
سے مربوط ہو جاتے ہین ۔ وہی لوگ کسیکے اوستاد کسیکے باپ کسیکے مربی کسیکے سبب رزق کسیکے
جلاد کسیکے وسیلہ نجات کسیکے ذریعہ دنگات اور کسیکے واعظ کسی مجلس کے فخر اور کسی جلسے کے سرتاج
کسی قوم کے بزرگ اور کسی ملک و جماعت کے سربرآوردہ کسی سلطنت کے رکن رکین کسی

مملکت کے امین ہوجاتے ہین وہی لوگ حکیم محقق اور وہی امام متقی بنتے ہین غرض موجودہ اور آئیوالی نسلونکا جدرو مد بہت زیادہ اونہین کی سعادت و شقاوت پر منحصر ہوتا ہے اور واسطہ بلا واسطہ یا واسطہ کے واسطے وہی ذریعہ آیندہ و موجودہ کی نیکی و بدی کے ہوتے ہین اور اونکا ابر ثمر الہار یا سیہ گہر بار ہونا اونہین کے اقوال و افعال پر موقوف ہوتا ہے پس لڑکپن کا زمانہ ایسا ہی اہم امر ہے کہ آئیوالی بھلائی و برائی اوسکے احتیاط اور غیر احتیاط پر منحصر ہوتی ہین کیا یہہ وحشت ناک نہین ہے کہ نئی نسل کی قسمت غیر معقول رواج ناگہانی خیالات لغو اور متزلزل متبدل تصورات کے اتفاقات پر چھوڑ دیجاوے جسکے ساتھہ ناواقف اور جاہل دائیون کے تعصبات اور مشورے شامل ہون اگر ایک شخص علم تشریح الابدان کے جانے بغیر جراحی اور طبابت اختیار کرے تو ہم اوسکی احمقانہ دلیری پر ہنسینگے اور اوسکے مریضون پر رحم کرینگے لیکن بچے کی نسبت جو خود بھی ایکدن والدین ہونگے توجہہ نہین کرتے - پس بچونکی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری ایسی کم پایہ و کم قیمت شی نہین ہے جسکی خریداری سہل و ارزان ہو جو لوگ ابتدائی تعلیم و تربیت دینے کے لیے ذمہ دار ہوتے ہین اونکو بہ نسبت اونکے جو کہ کسی سلطنت و مملکت کا انتظام کرتے ہین بہت زیادہ دقت او ٹھانی پڑتی ہے اور یہہ بات بھی قابل خیال کے ہے کہ اس زمانے مین علوم و فنون نے بہت کچھہ ترقی کی ہے جس سے یونانیون کی تصنیفین جنکے مسلمان خوشہ چین تھے اور ہمارے مدونہ علوم کی تالیفین اور کتابین بالکل خالی ہین جو علوم کہ پہلے مثل بیج کے تھے وہ اب شگفتہ و شاداب ہوکر اور بڑہکر مثل ایک پودے کے ہوگئے ہین اور جو مثل پودے کے تھے وہ مثل شاندار درخت کے اسلئے جو شخص تحصیل علم کرنا چاہے وہ مجبور ہے کہ یورپ کے زبانون مین سے کسی زبان کے ذریعہ تحصیل کرے - علماے اسلام کو بہت سے مذہبی امور کے بیان مین دیگر علوم سے مدد لینی پڑتی ہے اور دیگر علوم ہمارے ہان کے موجودہ کتابون مین صرف یونانیون کی تقلید سے بھرے ہوئے ہین اور پورے طور پر زمانہ حال کی ترقی کے مطابق موجود نہین ہین اور جن مسائل مین اختلاف بوجہہ اختلاف خیال کے ہوگئے اور جو امور تحقیق سے کسی طور پر غلط ثابت ہوگئے ہین وہ بھی ہماری

کتابون مین ہین اور بہت سے مسائل اون سے متفرع ہین اسلئے ہمکو مذہب کے لئے کسی یوروپ کی
زبان کے ذریعہ سے اون علوم کے حاصل کرنیکی ضرورت پڑی ہے یوروپ کے علوم حکمت مشاہدہ و تجربہ
سے ثابت ہوتے ہین نفرضی و وہمی خیالات سے اسلئے اونسے وہی بعد جاننے کے انکار کرسکتا ہے
جو اپنی آنکھ کے دیکھی ہوئی چیزون سے بعد جاننے کے انکار کرے ہمارے ہان کے علما اسکو
نہین مانتے اسلئے کہ اونکو معلوم نہین ہے کہ علوم نے کسقدر ترقی کی ہے نہ وہ یہہ جانتے ہین کہ
یوروپ کے زبان مین جو کتابین ہین اونمین کیا لکہا ہے نہ وہ یہہ جانتے ہین کہ علوم جدیدہ سے
یونانیون کے اور ہمارے اگلے علما کے علوم پر کیا مشکلین واقع ہوئی ہین اور جہانتک وہ مشکلین
مسائل اسلام سے متعلق ہین وہ کیونکر حل ہون گی اگر اونکو یہہ معلوم ہوتا تو یوروپ کے کسی زبان کو
تحصیل کرنا وہ فرض کفایہ بلکہ فرض عین سمجھتے چھوٹے چھوٹے ابتدائی اسکولون کے لڑکون کے
حساب اور تاریخ و جغرافیہ و دیگر علوم سے اور اون علوم سے جو عربی کے بڑی بڑی کتابون مین مندرج
ہین مقابلہ کرو تو حال ظاہر ہو جاویگا وہی جغرافیہ جو بطلیموس کا ہے اوسکو دیکھو اور حال کے جغرافیہ
کو دیکھو تو زمین و آسمان کا فرق ظاہر ہوگا لیکن جو کچہہ کہ اگلے زمانہ مین معلوم ہوا وہ معلوم کرنیوالون
کی لیاقت پر دال ہے اسلئے اونکی قدر دلسے بھی کیجاتی ہے مگر اسسے یہہ لازم نہین آتا کہ اوس دانا
حکیم بطلیموس کو جسنے ایسے وقتمین ایسا جغرافیہ لکہا ہم قابل تعریف سمجھتے ہین تو اس زمانہ مین اوسکے
مسائل بہی مانے جاوین کیونکہ تعریف اوس زمانہ کے اعتبار سے ہے جواب بدل گیا ہے بطلیموس
کے جغرافیہ سے اوسکے زمانے کے حالات معلوم ہوتے ہین اسلئے اوسوقت کی تحقیقات کا مددگار
ہوسکتا ہے نہ اس زمانیکا جسمین بہت سے جزایر و ملک معلوم ہوئے ہین وہ رہنما سمجھا جاوے - کتابون
مین اصطلاحات علمی کلی طور سے لکہا رہنا اسبات کی دلیل نہین ہے کہ علم بہی موجود ہین بلکہ
مشاہدہ و تجربہ پر اس زمانہ کے علوم کی بنیاد ہے اگر کوئی ہمارا بڑا عربی دان کسی انجن کو دیکھے تو
اوسکے پرزونکا حال نہین بتا سکتا بے شمار کلین ایجاد ہوگئی ہین جنکا پہلے وجود بہی نہ تہا اسیطرح
ہر علم مین ترقی ہوئی ہے - علاوہ اسکے اب دنیوی ضرورتین بلکہ لوازم زندگی ایسے پیش آئے

ہین کہ بدون تحصیل اون علوم کے کوئی کام دنیا کا چل نہین سکتا اسلئے ہندوستان کے مسلمان بھی طوعاً او رکرہاً اسبات پر مجبور ہوئے ہین کہ انگریزی زبان سیکھین اور ایسی زبان مین علوم حاصل کرین جسمین علوم جدید ہ ہون - مگر ادہر روزمرہ کے اخراجات بڑھ گئے ہین اور ادہر اخراجات تعلیم مین بہت زیادتی ہوگئی ہے جو ذیمقدور ہین اونکو تعلیم کا خیال بھی نہین ہے اور اگر کوئی تعلیم دلوانا بھی چاہے تو اوسکی اولاد تعلیم سے ایسی بے پروا اور دل برداشتہ ہوتی ہے کہ مطلق اوسپر توجہ نہین کرتی اور کسی مدرسہ مین داخل ہونے پر بھی عمر ضایع کرتی ہین جو متوسط درجے کے لوگ ہین اونکو بھی خیال نہین ہے کیونکہ وہ ایسے رسومات اور اخراجات لغو و بیہودہ مین مبتلا ہین اور ہر طرح زیر بار ہیں اوسمین خرچ کرتے ہین کہ اولاد کی تعلیم کا کچھ بندوبست نہین کرسکتے - ذیمقدور و متوسط درجے کے لوگ غربا کی مدد بھی نہین کرتے - علاوہ اسکے جن لوگونکو تعلیم کا خیال ہوا ہے وہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا بنانا اور قومونکو متفرق ہونا چاہتے ہین اونکا عمل سیتن مین اقتضام نہین ہے پس سمجھہ مین نہین آتا کہ ایا یہہ بیل کیونکر منڈھے چڑہیگی اور انجام کیا ہوگا بعض فلاسفر قسمت کے قائل ہوئے ہین وہ کہتے ہین کہ جو امور ظاہر ہوتے ہین بلاشبہہ اونکے اسباب پائے جاتے ہین مگر وہ اسباب کیونکر پیدا ہوگئے اسکا پتا نہین چلتا یہی قسمت ہے جو اون اسباب کو پیدا کردیتی ہے یہہ خیال صحیح ہو یا غلط مسلمانون کے تعلیم پر تو بالکل صادق آتا ہے اسبات کے اسباب تو موجود ہین کہ قوم کو تعلیم کا خیال پیدا ہوگیا ہے مگر اسکا سبب گویا مخفی ہے کہ کیون اونکے دلمین یہہ بات سمائی ہے کہ قوم کے لئے اعلیٰ درجے کی تعلیم کا سامان متفقہ کوشش سے مہیا کرنیکے بدلے چہوٹے چہوٹے ناقص اور بے سود مدرسے قایم کرکے اونکی عمر کو ضایع کرتے اس نامعلوم سبب کو قسمت سے تعبیر کیا جاسکتا اور کہا جاسکتا ہے کہ مسلمانونکو بدقسمتی نے گہیرا ہے اور وہ بدقسمتی اونکو تعلیم پانے نہین دیتی - غالباً یہہ خود غرضی کا نتیجہ ہے اور چونکہ ہر شخص اپنے ہی اولاد کو تعلیم دینا چاہتا ہے اسلئے متفقہ کوشش کو چہوڑکر مسجد ضرار بنانیکی فکر کرتا ہے اور نہین سمجھتے کہ اس طریقے سے نہ یہہ انجام کو پہونچیگا نہ وہ - دوسرے مستقل سرمایہ جمع

کرنیکی کوشش نہین کرتے بلکہ زبانی چندو نپر تعلیم گاہ قایم کرنا چاہتے ہین جو نازک تر تار عنکبوت سے ہوتا ہے جہان کہینے چندہ بند کیا سامان درہم برہم ہوگیا اور وصول کرنیمین اوس سے زیادہ نقصان ہوتا ہے جو بصورت نہ وصول کرنیکے ہوتا کیونکہ فساد زیادہ ہوتا ہے اور ہرج پڑتا ہے اور جس لیئے تعلیم ہوتی ہے وہ مقصد ہی خراب جاتا ہے۔ تعلیم کا مسئلہ نازک ہے اور اس زمانہ مین اور زیادہ نازک ہوگیا ہے خصوصاً جو مسلمانون سے تعلق رکہتا ہے وہ سب سے زیادہ نازک ہے جو علوم جدید نکلے ہین اور جو قدیم علم اعلے درجہ کی ترقی پر پہونچگئے ہین اونکے حاصل کرنیکا ہمکو کوئی ذریعہ نہین ہے بجز اسکے کہ یوروپ کی کسی زبان کے ذریعہ سے سیکہین خواہ علم کو علم کی نظر سے اور خواہ پیٹ کے خیال سے یوروپ کی مدد کے بغیر نہین سیکھ پڑہ سکتے ہین زبان صرف اون علوم کے حاصل کرنیکا ذریعہ ہوتی ہین اور تعلیم یافتہ ہونا اوس سے بھی بالاتر ہے۔

باب سوم رغبت طبعی کی شناخت و تعلیم تصفیۃ العمل کی فضیلت کی حقیقت مین

بچون کے قیافہ اور افعال و اطوار سے معلوم ہوجاتا ہے کہ مقتضائے طبیعت اونکی کسطرف ہے ایک فرانسیسی عالم کا بہت صحیح قول ہے کہ بچونکی انواع انواع قسم کی قدرتی خواہشون کو پورا کرنا اور اون کے اس قسم کے اشتیاق کے پورا کرنے ہی کو ترقی تعلیم کا ذریعہ بنانا چاہیئے اور جو ہین بچے کے چہرے سے بیدلی اور ماندگی کی علامات ظاہر ہونے لگین پڑہنا پڑہانا وغیرہ بند کردینا چاہیئے پس جو لوگ بازی ہی کو مقدم سمجھتے ہین اور بچونکا کہیلنا اور دیگر اشغال اونکے جنکی طرف اونکی رغبت ہوتی ہے ناپسند کرتے ہین وہ سخت غلطی کرتے ہین۔ تعلیمی فرائض مین سب سے زیادہ تصفیۃ العمل یعنی اسبابکا فیصلہ کہ مین کیا ہونگا اور کیا کرونگا انسان کے لیئے ضرور ہے اور بچپن کیحالت مین جب اس امر عظیم کا بچہ فیصلہ کرنیکے لایق نہین ہوتا تو اوسکے مربیونکا فرض ہے کہ وہ اوسکے لیئے فیصلہ کرین اور جب وہ خود اس امر کے فیصلہ کے لایق ہو تو اوسکو اختیار ہوگا کہ خود اوس فیصلہ کو بحال رکہے خواہ منسوخ کرکے دوسرا فیصلہ کرے۔ ایک اہل پیشہ اپنے بچون کے

کی نسبت فیصلہ کر لیتا ہے کہ جو ہم ہیں وہی وہ ہونگے مگر اشراف اگر یہی فیصلہ کریں تو بہت
بڑی غلطی ہے اور حقیقتاً کسیکا خواہ وہ اہل پیشہ ہو خواہ عالم خواہ جاہل خواہ اشراف ایسا
فیصلہ اپنے بچوں کی نسبت کرنا احمقی ہے بہت سے طالبعلم جو تعلیم شروع کرتے پھر گھبرا کر
چھوڑ دیتے ہیں اونکا بڑا سبب درحقیقت یہی ہوتا ہے کہ بخوبی فیصلہ نہیں کرتے اسی سبب
سے اونمیں عزم جزم پیدا نہیں ہوتا جو تمام مشکلات کا آسان کرنیوالا اور ہر ایک موقع پر غالب
آنیوالا ہے جو کہ وہ طور سے سمجھے و فیصلہ کئے نہیں پیدا ہوتا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک
ہی پیشہ والے بعض غریب ہوتے ہیں اور بعض آسودہ خوشحال کیواسطے قانون پیشہ کو منتخب
کرتے ہیں اونمیں بعض نہایت مفلس ہیں یہانتک اونکے گھر کو اپنے قرض کیلئے گھیرے رہتے
مکان کا کرایہ تک اپنے کل آمدنی کیوجہ سے ادا نہیں کرسکتے برخلاف اونکے بعض ایسے ہونگے
کہ لاکھوں روپیہ جمع ہوگا عالیشان مکانات میں رہتے ہونگے غرض دنیا بھر کی اور ترقی آدمی
کے سبب سے سب سامان اونکے پاس مہیا ہونگے یہاں یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے کی
نسبت دوسرے کو کامیابی کیوں ہوئی اگرچہ شاذ و نادر اتفاقات سے بھی کامیابی اور
ناکامیابی ہوتی ہے لیکن ایسا ہونیکے لئے اکثر اور وجہہ بھی ضرور ہوتی ہے اور وہ یہہ ہے
کہ مفلس کیواسطے انتخاب صحیح طور پر نہیں ہوا اور اوسکی رغبت و مناسبت طبعی کے اندازہ کا
خیال اور یہہ لحاظ نہیں کیا گیا کہ اوسکی طبیعت کس طرف مناسبت رکھتی ہے اور قانونی
پیشہ میں وہ داخل کر دیا گیا یعنی ایک کی طبیعت اوسکے پیشہ کے فرائض کے بخوبی لائق ثابت
ہوئی اور دوسرا بدقسمتی سے اپنی غلط فیصلہ کرنیکے سبب نالائق ہوا اور اس فرق گذشتہ
سے بہت نتائج پیدا ہوئے غرضکہ ہر شخص کی تنگدستی اور صحیح حالی اور زوال و کمال بہت
زیادہ رغبت طبعی کے سمجھنے پر موقوف ہے جیسا کہ کل ممالک و قوم کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے
وہ ہمیشہ تصفیہ کر لیتے ہیں۔

باب چہارم خلوت و جلوت و مصاحبت نیک و بد و تربیت ذاتی و قومی و بورڈنگ ہوس کی فضیلت و حقیقت و اعتدال احوال انسانی

ایک مصنف کا قول ہے کہ ہمکو تنہائی اور سوسائٹی کی ایسی ضرورت ہے جیسے گرمی و
سردی کی دن اور رات کی کام و آرام کی دوسرا مصنف کہتا ہے کہ جو تنہا نہین رہ سکتا
اوسپر حیف ہے تیسرا کہتا ہے کہ تنہا نشین عالی دماغ ہوتے ہین اسمین کچھ شبہہ نہین
کہ تنہائی سرگرمی کی دایہ اور سرگرمی ذہانت کی مان ہے میکائیل انگلو (وہ خدا کی دیوانہ
جیسا کہ ایک بچوسر نے اوسکی تصویر پر لکھدیا تھا) جب کبھی علم غور پر متوجہ ہوتا چاہتا
تو آمد و رفت کا دروازہ بند کر لیتا ایک دوست نے جو اسکا سبب پوچھا تو اوسنے کہا ہنر
نے مجھے دنیا سے لیلیا ہے - کوپر صاحب سالہا سال اسی کوشش مین مصروف رہا
کہ کوئی خلوت ایسی ملجائے جہان کتون کے بھونکنے کی اور لڑکون کے چلانے کی آواز
اوسکے مستغرق علمی خیال مین حارج نہو سکین اور بہت سی مثالین اس بات پر شاہد
ہین کہ غور کیلئے اکثر اوقات تنہائی کی سخت ضرورت پڑتی ہے لیکن اسمین بھی کچھ شک
نہین ہے کہ تنہائی کی افراط سے بجائے خوشی کے ناقابل برداشت تکلیف بھی عاید ہوتی ہے
گبن مشہور مورخ ان اقوال کو چھوڑ گیا ہے کہ مین خیال کرتا ہون اور ہمیشہ کرتا رہونگا
کہ تنہائی اور خلوت نشینی سے گو مطالعہ و تخیل کے باعث تسکین پانے کی کوشش کیون
نکیجاوے پر زندگی کی ایک بڑی بے آرام حالت ہے اور جسقدر اوسمین اضافہ ہوتا جاویگا
اوسیقدر زیادہ تکلیف دہ ہوتی جاویگی اسکے بعد اوسنے اپنے دوست کو لکھا کہ آپکی ملاقات
مجھے اسبات کی یاد دلانے مین کار آمد ہوئی ہے کہ انسان اگرچہ اپنے خلوت خانہ ہی
مین محو تماشا ہے تاہم تنہا رہنے کیلئے نہین بنا ایک مشہور حکیم سنیکا بہت خوب
کہتا ہے کہ تنہائی و ہم نشینی دونونکو اپنی اپنی باری لینی چاہئے ایک اونمین سے ہمین
نوع انسان کی محبت اور دوسرا اپنی ذات کی محبت پیدا کرتی ہے جیسا ہم مجالست سے

تھک جاتے ہین تو تنہائی ہمارے تسکین خاطر کا باعث ہوتی ہے اسیطرح جب
تنہائی سے گھبرا اوٹھتے ہین تو گفتگو دل بہلاتی ہے غرضکہ ایک دوسرے کا
معالج ہے سعدی فرماتے ہین بحث علم و درس و تنزیل کہ باشد نفس انسان را
کمالے چون نماند شعر و شطرنج و حکایت کو کہ خاطر را بود دفع ملالے کہ غذا ایست
آنکہ ذات بیشائش کو نگرد و ہرگز از حالے بحالے کو اور یہی تعبیر حضرت عمر
کے قول کی ہے کہ تم سب اپنا اپنا حصہ عزلت مین لیلو یعنی جو کام عزلت
مین ہوسکے اوسکو اوسمین انجام دو بقیہ صحبت مین کرو۔ شیخ سعدی رحمۃ
فرماتے ہین کہ ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ تصوف کسے کہتے ہین
جواب دیا کہ پچھلے لوگ ظاہر مین پریشان تھے باطن مین دلجمع اور اب
وہ لوگ ہین کہ ظاہر مین خوشحالی کرتے ہین اور دلمین پریشان ہین چو ہر ساعت
از تو بجائے رود دل کو بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی کو ورت مال و جاہ ست
و زرع تجارت کچو دل با خدا ایست خلوت نشینی کو صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ
بشکست عہد صحبت اہل طریق را گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود تا کردی اختیار
از آن این فریق را گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج وین جہد میکند کہ بگیرد
غریق را۔ اور فرماتے ہین دو کس را حسرت از دل نرود تاجر کشتی شکستہ
و وارث با قلندر نشستہ۔ طریقت ظاہر درویشی ژندہ ست
و موے سترده و حقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ نہ آنکہ بر در
دعوے نشیند از خلقے۔ وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد۔
آدمی پر صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے لوگ ہون یہ کم اور بوجھ اوٹھان اور بیچان
پر زیادہ مستقل پر فرد اور غیر مستقل پہ پہاڑ کمزور سے کمزور شخص کا
اثر اوسکے جلیس اور ہمنشین پہ پڑتا ہے اگرچہ محسوس نہوتا ہو۔

لارڈ بروک اپنے دوست سر فلپ سڈنی کی تعریف مین لکہتا ہے کہ
اوسکی فہم و فراست میری طبیعت پر ایسی غالب ہوئی کہ اوسنے نہ مجہے بلکہ اوروں کو
بہی صرف لفظ و خیال ہی مین نہین بلکہ لوازمات زندگی مین بہی عمدہ اور اعلی حد تک پہونچادیا تہبوکی
موت پر اوسکا دوست فرینک پرنس لکہتا ہے کہ افسوس ایسے شخص نے وفات
پائی جسکی دہشت سے ہر قسم کی بد ایمان اور گناہ دفع ہوتے تہے ایسا
شخص گذر گیا جو راستبازی و ایمانداری کا حامی تہا اور خاص کر نوجوانون
کی اوس سے اصلاح ہوتی تہی اور دوسرے موقع پر بیان کرتا ہے کہ اوسکے
تصویر کے مشاہدے سے بہی برے خیالات دفع ہوجاتے ہین کیونکہ اوسکی حیات
مین بہی مذموم خیالات ہمارے ذہن مین نہین آنے پاتے تہے۔ سینٹ بیر نے اپنے
شاگردون سے کہا کہ تم اپنی اپنی پسند ظاہر کرو تو مین بتاؤن کہ تمہارا مذاق اور چال چلن
کس قسم کا ہے اگر تم ذلیل آدمیون کو پسند کرتے ہو تو ذلیل الفطرت ہو اور اگر دولتمند
کو پسند کرتے ہو تو دنیا کی پست ہمت مخلوقات سے ہو اگر تم اوس طبقے کے لوگون کو پسند
کرتے ہو جنکے بڑے بڑے خطاب ہین تو کچہ شک نہین کہ تم خوشامدی و چاپلوس ہو اور اگر
تمہین ایماندار بہادر اور دلیر آدمی عزیز ہین تو تم خود بہی ایماندار بہادر و دلیر ہو۔ قاعدہ
ہے کہ ریچہ ریچہ کے ساتہہ اور بندر بندر کے ساتہہ ملجاتا ہے اسیطرح شریف شریف کیساتہہ اور شریر
شریر کیساتہہ ہوجاتا ہے جسطرح خربزہ خربزہ کو دیکہکر رنگ پکڑتا ہے اسیطرح ایک آدمی
دوسرے کی صحبت سے اثر قبول کرتا ہے صحبت مین ایک ایسی مقناطیسی تاثیر ہوتی ہے کہ اپنے ہمجنسونکو
بہت کچہ اپنا سا کرلیتی ہے وزیر باتدبیر دشمنفہم نظام الملک کو سب جانتے ہین وہ جیسا عالی دماغ سخن سنج لائق
و فائق امانتدار و دیانتدار تہا اتفاقاً مال کثیر کے لئے اوسکا مصادرہ کرنا چاہا ایک دانشمند کے
بتانے سے کہ صحبت ناجنس مین اوسکو رکہو تاکہ اقرار دینے کا کرلیوے ایک حیوان
صورت نادان سیرت غافل لاالعقل کے ساتہہ اوسکو مقید کردیا سو جہہ سے وہ نہایت

کبھی اونکی صحبت مین گانا بجانا، کبھی مسخرہ پنکے ہنسنا ہنسانا، کبھی پہبتیان کہکے انعام پانا، کبھی چہیڑکر گالیان سبکے کہانا، یہہ کام اور بھی کرتے ہین پر نہ ایسے کہ مسلمان بھائی سے بن آئے جیسے اور شیخ سعدی فرماتے ہین کہ ہرکہ با بدان نشیند اگر طبیعت ایشان در واثر نکند بفعل ایشان متہم شود - بہیڑیے کی دوستی بھی ہے کہ نوچے اور پہاڑ ڈالے جو آہن گر کے پاس رہتا ہے آخر کار جلے ہوئے کپڑے لیکر نکلیگا جو قوت سے محبت رکہنا ریچھ سے بغلگیر ہونا ہے - گدہے کی دوستی بھی ہے کہ لاتین مارے - فرمایا آنحضرت نے مثال برے ہمنشین کی بہٹی کی سی ہے کہ اگر تجھکو اپنی چنگاری سے بچا دیوے تو اوسکے دہوئین سے ضرور بچیگا - اور مثال نیک ہمنشین کی عطر کی دوکان کی سی ہے کہ اگر تجھکو عطر نہ ملے تو اوسکی خوشبو سے معطر ضرور ہوگا بخاری و مسلم - حضرت عمر فرماتے ہین کہ برے آدمیون کے ملنے کے بہ نسبت ہجرت مین آرام ہے - ابو درداء فرماتے ہین کہ اون لوگون کی صحبت سے احتراز کرو جو اونٹ پر سوار ہون تو اوسکی پیٹھ زخمی کرین اور اگر گہوڑے پر سوار ہون تو اوسکی کمر لگا وین اور ایماندار کے دلمین جگہہ کرین تو اوسکو خراب کرین اچھی صحبت ملجانی ہزارون بد چلنون کی صحبت سے بہتر ہے کسی لنوار دکو کسی قابل اعتبار نیک چلن آدمی کا ملجانا بہت سے ایسے آدمیون سے خوبتر ہے جو بد خلق ہون تجربہ کار کی صحبت سے معلومات کو وسعت اور قوتونکو فرحت ہوتی ہے اور نہ وہی خوبیان معلوم ہوتی ہین جو اوسمین ہین بلکہ وہ باتین بھی معلوم ہوجاتی ہین جسکو بُری سمجہکر اوسنے چہوڑ دیا ہے اور ان سب کا معلوم ہونا بہت فیض بہا ہے وہ لوگ نہایت قابل تعریف تہے جنہون نے نیکون کی صحبت کیلئے تکلیفین اوٹہائین مصیبتین جہیلین - ہیڈن کو باربرا کی خدمت و صحبت سے مستفید ہونیکا ایسا شوق تہا کہ جس محلی مین باربرا رہتا تہا وہان کے صاحب خانہ سے اجازت لیکر باربرا کے خدمتگارونمین داخل ہوا اور جوتا کوٹ وغیرہ صاف کرنے لگا باربرا کا غیظ و غضب مہربانی کیساتہہ بدلگیا جب اوسنے اپنے مصنوعی خدمتگار کی قابلیت کا اندازہ کرلیا چنانچہ اوسکی تعلیم سے ہیڈن کو ایسی لیاقت حاصل ہوئی کہ اوسکی بڑی شہرت و ناموری ہوئی اسیقسم کے بہت سے نظایر ہین کبھی

صحبت کیلئے ادنیٰ ادنیٰ حکام لوگون سے ملنے گئے اور آخرکار اونکی نہایت قدر ہوئی اور فایز المرام ہوئے
اہل مقدور کو ایسے فقیہ عالم و یانت دار و اقفکار کی صحبت زیادہ مفید ہے کہ امر معروف و
نہی منکر کرسکے ؎ ہمنشین تو از تو بہ باید ۔ تا ترا عقل و دین بیفزاید ۔ چنانچہ قدمائے اسپر
عمل کیا ہے اور سخت تلخ نصیحتین سنی ہین ۔ ہارون رشید سے شقیق بلخی نے کہا کہ خدا کا
ایک گھر ہے کہ اوسکو دوزخ کہتے ہین تجھکو اوسکا دربان کیا ہے اور تین چیزین تجھکو ایسی دی
ہین کہ اونکے ذریعہ سے خلق کو اوس مکان سے باز رکھے ایک مال کہ محتاجونکو اوسکے سبب
فاقے سے بچاوے تاکہ محرمات شرعیہ نکرنے پاوین دوسری تلوار کہ ظالمونکو اوسکے قتل کرے
اور مسلمانونکو اونکے شر سے بچاوے تیسرا تازیانہ کہ اوسکے ذریعے فاسقونکو تادیب
کرتا رہے کہ اپنے فسق و فجور سے باز آوین اگر تونے ٹھیک کیا تو خود بھی نجات پائیگا اور خلق کو
بھی بچایا اور اگر خلاف کیا تو سب کے پہلے تو دوزخ مین جائیگا اور دوسرے لوگ تیرے پیچھے جاوینگے
ہارون بادشاہ اسپر رویا اور شقیق کا ہاتھ چوم لیا ؎ ترکیب طالع چو لکالم تو وے ہست ۔
تو داد یکن اگرچہ ہر دم سے ہست ۔ با اہل خرد نشین کہ اصل من و تو ۔ گر دے و منزارے و نسیمے
و نے ہست ۔ با مردم پاک اصل و عاقل آمیز ۔ وز نا اہلان ہزار فرسنگ بگریز ۔ گر زہر دہد ترا
خردمند بنوش ۔ ور نوش دہند ز دست نا اہل بریز ۔ چال و چلن کا ابتدائی درسگاہ گھر ہوتا ہے
مکان ایسی جگہ ہے جہان انسان اعلیٰ درجہ کی تعلیم بھی پاسکتا ہے اور بدترین خصایل بھی اوسکی
طبیعت مین جاگزین ہوسکتے ہین گھر پر جو ایک قسم کی قدرتی اور لازمی تعلیم ہوتی رہتی ہے اوسکا
اثر سن رسیدہ ہونے پر بھی بالکل جاتا نہین رہتا بجائے اوسکے دوست و احباب کی صحبت اور
اونکے اشغال اور مدارس کی تعلیم کا اثر اگرچہ ہمیشہ پڑتا رہتا ہے لیکن گھر کی تعلیم مین تغیر و
تبدل بہت کم ہوتا ہے بلکہ اکثر وہ اوسکی تمہید ہوتی ہین کیونکہ صحبت کا اثر بچپن مین بہت
ہی قوی پڑتا ہے چھوٹے سے چھوٹا خیال جو ابتداءً ذہن نشین ہوجاتا ہے وہ آیندہ زندگی
مین مثل قواعد مسلمہ عام کے ہوجاتا ہے تہذیب کیواسطے گھر مثل ایک بڑا شہر مدرسے کے بلکہ

معلوم - اس بیان پر جو اعتراض ہوسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ بہت ایسے شخصون نے جنہون نے
بھیک مانگ کر وقت اوٹھاکر علم حاصل کیا تھا بڑے بڑے عزت و غیرت و عالی ہمتی کے
کام کئے تو کس طرح یہہ بات کہی جاسکتی ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ تحصیل علم تریاقی معجون ہے
اوس معجون مین اگر ایسی زہریلی دوا ملائی جاوے کہ تریاقیت کو بالکل زایل تو نکرسکے لیکن
اوسکے اثر کو کمزور کردے تو وہ زہر کیواسطے کچہہ نکچہہ ضرور مفید ہوگا اون عالی ہمت اور معزز
طالب علمونکو وہی مرکب معجون زہر ملا ہوا دیا گیا اگر اونکو خالص اور مصفا معجون دیا جاتا تو
اسمین کچہہ شک نہین ہے کہ اوس سے زیادہ شایان کام وہ کرتے جیساکہ وہ کرچکے ہین مگر افسوس
کہ اونکے ساتہہ یہہ ناہنجار سلوک کیا گیا ایسی تلخ زندگانی کا ثمرہ کچہہ طالبعلمون اور اونکے خاندان
ہی کو نہین بھگتنا پڑا بلکہ تمام قوم اور ملک اور آنے والی نسل تک کو بہی پہونچا کیونکہ وہی تلخ
گذران دوسرون کے دلی یادہانی ہوئے اور دوسرے تمیز کو اونمین سے چونکے
کو اوسکی خوبو پہونچائی غرضکہ کسی نکسی حیلہ اور کسی نکسی طور سے بوسایط انسان کو اوس زہر کا
اثر پہونچا اگر اوسمین زہر ملا ہوتا تو بجاے ترقی کے تنزل کیون ہوتا علاوہ اسکے اوس قسم کا
طریقہ جب ہی مفید ہوتا ہے جب قوم نے اعلیٰ سے اعلیٰ سامان قومی تعلیم کا مہیا کرلیا ہو اور
جب تک یہہ صورت نہین ہوئی تب تک وہ بات بہی نہین پیدا ہوئی خوب سمجہہ لینا چاہئے
کہ بچالت کا اعظم مقصد یہہ ہے کہ خواہش فضول و غضب نامعقول اور عادت نامقبول سے
بچے اچہی طرح بچے اور اچہی طرح مرے - انسان پر ہر لحظہ و ہر ساعت صحبت کا اثر پڑتا رہتا ہے
اور اوس سے وہ کسی طرح نہین بچسکتا اور نہ اوسکو بچنا ہی چاہئے جیساکہ ہم ثابت کرچکے
ہین کہ کسیکو رہبانیت نچاہئے کوئی صحبت اس سے بدتر نہین ہے کہ آدمی خود آپ اپنا
ہمنشین بجز خاص ضرورتون کے ہو پس جبکہ صحبت مین رہنا اور اوسکا اثر پڑنا مقتضائے
امور سے ہے اور اس سے اوسکا اثر بہت اور بچون پر سب سے زیادہ پڑتا ہے تو دانشمندی
یہہ ہے کہ اچہی صحبتو نکا کیا بچون کیلئے اور کیا بڑون کیلئے انتظام ضروری سمجہا جاوے تربیت قومی

کے بننے کیلئے ایسی ہے جیسے جان بدن کیلئے اور بغیر اوسکے قوم بننا محالات سے ہے اس مطلب کیلئے اول ہمارا
کام یہہ ہونا چاہیئے کہ قوم کے بچونکو جسقدر ہوسکے ہم ایکجگہہ جمع کرین وہ ساتھہ رہین ایک جگہہ کہاوین
ایک جگہہ پہوین ایک وضع رہین ایک جگہہ سوئین ایک جگہہ کہیلین اور اونکی تربیت کا کافی سامان
مہیا ہو۔ بڑے بڑے فلاح کے کام اور قومی محبت صرف درسی کتابون کے پڑہنے اور فقط
امتحانون کے دینے سے سرانجام نہین ہوسکتے۔ طلبا کی تعداد کا کثیر ہونا ضرور ہے کیونکہ
جب کسی مقام مین بہت سے چھوٹے لڑکے ساتھہ رہتے ہین تو اونکی سمجھہ بہت بڑہ جاتی ہے
اور ہمدردی و محبت کا دایرہ وسیع ہوجاتا ہے اور جس مقام مین طالب علم کم ہوتے ہین خواہ
اوسکا انتظام کتنا ہی اچھا ہو لیکن اوسکا اثر طلبا پر اچھا نہین ہوتا برخلاف اوسکے جسمین طالب علم
کثرت سے ہون اور اوسکا انتظام بھی اچھا ہو اور جو طلبا کے طبیعتون کو عمدہ باتون کیطرف
رجوع کرتا ہو تو وہ تعلیمی مقاصد کیلئے سب سے بہتر ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ کوئی شخص اسکا دعوی
نہین کرسکتا کہ وہ ہزارون نوجوانون کے خیالات اور خواہشون کو اپنی مرضی کے بالکل
تابع کرلیگا۔ ہم انسان کے خیالات کو جو اپنے احاطۂ غیر متناہی مین لاانتہا پہونچ سکتے
ہین کبھی اسطرح سے اپنا مطیع نہین کرسکتے جسطرح ایک فوجی افسر قواعددان سپاہیون
کی ایک جماعت کو اپنے حکم کا تابع رکھتا ہے اسلیئے ہماری یہہ خواہش ہونی چاہیئے کہ ہم
اپنے طلبا کیواسطے اسباب مہیا کردیوین اور اونکی تعلیم و تربیت کیلئے ایسی عمدہ صحبتین پیدا کردیوین جس سے
اونمین نیکی کیطرف رغبت اور برائی سے نفرت پیدا ہوتی رہے اس قسم کے بہت ذریعے ہین جو اس نیک
مقصد کی تکمیل مین مدد کرسکتے ہین اگرچہ اونمین سے کوئی ذریعہ خود بالذات ایسا قوی نہین ہے جس سے
ہمارا مدعا نکلتا ہو لیکن اون تمام ذریعون کے مہیا کردینے سے وہ باتین ضرور پیدا ہوجاوینگی جو نوجوانون
کو اچھی باتون کیطرف رجوع اور ہمارے مقصد کو پورا کردینگی۔ انگلستان کے کالجومین ایک افسر ہوتا ہے
جسکو ڈین کہتے ہین اوسکا یہہ کام ہوتا ہے کہ اپنے کالج کے طلبہ پر نظر رکھے کہ کوئی راستی کی راہ سے
علحدہ تو نہین ہوا اگر اوسے معلوم ہوتا ہے کہ فلان طالب علم اپنے مذہبی فرایض مین غفلت کرنے لگا

ہے تو وہ اوس سے علیحدہ طور پر گفتگو کرتا اور اوس سے بحث کرکے سمجھا کر جس طرح ہو سکتا ہے
اوسکے مذہبی خیالات کی کمی کو پورا کر دیتا ہے وعظ و پند کے ذریعہ سے وہ طلبا مین عالی خیالات
پیدا کرتا اور اوسکو اوس مقابلہ کیلئے زیادہ قوی کر دیتا ہے جسمین برائی سے بچنے کیلئے ہر ایک نوجوان
کی زندگی کا سب سے زیادہ سخت حصہ ہوتا ہے۔ ہندوستانی انگریزی خواندونپر اگر کچھ الزام لگائے
جاتے ہین اور بالفرض اگر صحیح بھی ہین تو اونکا کیا قصور ہے اونکی تربیت کیلئے کوئی عمدہ ذریعہ
نہین ہے جو پروفیسر اونکو معلم ہین بجز اسکے کہ اوقات معینہ پر پڑھا دین خصلت پر کافی اثر نہین ڈال
سکتے بلکہ وہ تو طلبا کو پہچانتے بھی نہین پس الزام قوم پر ہے نہ طلبا پر اعلی تعلیم ہو یا اعلی تربیت
مذہبی و دینی تعلیم ہو یا نہ ہو دینی ارکان کی حفاظت اوسکے لئے نیک سوسایٹی یعنی نیک
صحبت ضرور ہے اگر سوسایٹی اچھی ہے تو وہ بھی اچھے ہون گے اور اگر بری ہے تو لاکھ منتر
کرو ہزار سر مارو برے ہی ہونگے اور اوسکا اثر نیک کچھ بھی نہوگا عمدہ سوسایٹی ہی انسانکو انسان
بناتی ہے۔ الا ماشاء اللہ سر اکلینڈ کالون کو علیگڈہ مین جو ایڈرس دیا گیا تھا اوسمین یہ بیان
تھا کہ "اسکے (یعنی علیگڈہ کالج کے) قایم کرنیوالے تعلیم سے زیادہ تربیت کو عزیز سمجھتے ہین تجربہ
سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ عمدہ بورڈنگ ہوس مین طلبا کا جمع ہونا جہان پر وہ ایک دوسرے کے
ساتھ ملتے جلتے اور اپنی خاص ایک چھوٹی سی دنیا مین ایک دوسرے کو اپنے خیالات و تجربات
سے مطلع کرتے رہتے ہین ایک نہایت کارآمد ذریعہ تعلیم و تربیت کا ہے"۔ انریبل اسٹریٹ
صاحب نے بجواب ایڈرس علی گڈہ کالج کے یہ کہا تھا کہ "اے طلبا یہ مت خیال کرو کہ
جسوقت تمنے کالج کا دور ختم کر لیا اور ایم اے یا بی اے یا بی ایل کی ڈگری حاصل کر لی
اوسوقت تمہاری تعلیم ختم ہو گئی۔ گو تمنے تہذیب کی کتابین یا بغیر تہذیب کے پڑھا ہو گو تمنے مفید
یا غیر مفید علم کے ایک ذخیرہ کو جمع کر لیا ہو گو تمنے ممتحنون کے امتحانات کو بخوبی بڑی
طرح سے پورا کیا ہو لیکن میری اس بات پر یقین کرو کہ اصل تعلیم اوسوقت تک شروع نہین
ہوتی جب تک تم دنیا کے سامنے نہین جاتے ہو اور اپنے پیرونپر نہین کھڑے ہوتے ہو

تمکو دل شکستہ نہین ہونا چاہئے اگر اون تصویرون نہین جو تمہارے خیال نے کہینچی ہین اگر تصویرین
غائب ہوجاوین اور وہ خیالات جو تمنے باندہے ہون وہ عملی زندگی کیلئے لطف اور غیر
ہمدردانہ اثر سے باطل ہوجاوین تو تمکو معلوم ہوگا کہ جو عقلی اور اخلاقی اور جسمانی تعلیم و تربیت
تمنے یہان حاصل کی ہے وہ تمہاری طبیعتون اور خصلتون کے قایم کرنیکے واسطے بیش بہا
ہین لیکن یہہ امر ضرور ہے کہ تجربہ کے مدرسہ مین اوسکو بہت کچہہ ترقی و پختگی دیجاویگی
یہہ بڑی ہمدردی اوس شخص کیساتہہ نہین کرتا ہون جو محض لغت دان یا کتاب کا
کیڑا ہو اور جو تنہائی مین آدہی رات کیوقت تیل جلاتا ہے اور اپنے ہم جنسون کی صحبت
مین نہین ملتا ہے اور نہ اپنی عقل کو وسعت دینے کیلئے اون سبقونکا حاصل کرنا چاہتا ہے
جو تجربہ سے اوسکو حاصل ہوسکتے ہین اور نہ میری یہہ رائے ہے کہ جوان آدمی یا نوجوان
شخص پارلیمنٹ کے ایکٹ یا قوانین کے اون مجموعون کے ذریعہ سے جو علم اخلاق کے
نہایت صادق پروفیسر اونکے رہنمائی کیواسطے طیار کرین عمدہ اور نیک آدمی بن سکتے
ہین بلکہ اونکو اپنی خاص عمر کے لوگون کیساتہہ کندہا رگڑنا چاہئے اور خواہ تختہ زندگی کے
وسیع راہون مین یا جماعت کے کمرے اور کہیل کے میدان کے زینہ و فرش پر کیا جاوین وہ
بات سیکہنی چاہئے جو واجبی اور سچی اور معززانہ ہو۔ میرے نزدیک اس ایسوسیشن کی یہہ
ایک بڑی صفت ہے کہ جس حالت مین یہان تمکو ایک عمدہ تعلیم دیجاتی ہے تو اوسکے ساتہہ ایک
ایسا خاندانی سلسلہ تعلیم و تربیت کا بہی موجود ہے جو لڑکون کے درمیان کامل اختلاط اور
دوستانہ میل جول کو ترغیب دینے سے اس مختصر دنیا مین جسکے وہ رہنے والے ہین ایک ایسی
معقول اور عمدہ و نیک اوپینین کے پیدا ہونیکا باعث ہوتا ہے جو نہایت صاف صاف طور
سے اوس چیز کی تائید کرتی ہے جو واجب ہے اور اوس چیز کو رد کرتی ہے جو غیر واجب ہے
جذبات میلان خواہشین سب مین پائیجاتی ہین صرف علم ہی ایک ایسا میدان ہے جسمین
تمام لوگ جمع ہوسکتے ہین۔ جہالت و نا تربیتی وبا کے مانند ہوتی ہے جب تک تمام شہر اس

بدہوا سے پاک نہیں ہوتا کوئی گہرا اوس سے نہیں بچ سکتا اگر کوئی شخص چاہے کہ ایک پرفضا
باغ کی سیر کرے اور اوسکے گل بوٹوں اور سایہ دار درختوں اور لہراتی ہوئی نہروں کا لطف
اوٹھاوے تو اوسکو ضرور باغ بنوانا پڑیگا دو چار گملے شوقنگو رکھکر ویسا تماشا ناممکن ہوگا
تعلیم وتربیت کی مثال کمہار کے آوے کی سی ہے کہ جب تک تمام کچے برتن ترتیب ایک جگہہ
نہیں چنے جاتے اور ایک قاعدہ دان کمہار کے ہاتھ سے نہیں لگائے جاتے کبھی نہیں پکتے
اور سیدھے نہیں اوترتے پہر اگر کوئی چاہے کہ ایک ہانڈی کو آوے میں رکہکر پکائے تو
بیوقوفی ہوگی اسیطرح تعلیم وتربیت اگر کوئی بلا بہت لڑکوں اور ہوشیار معلم وصحبت نیک کے
چاہے تو پوری اور سیدھی نہیں ہوسکتی - جو بورڈنگ ہوس صرف طلبا کے رہنے کی جگہہ
ہی ہو اور جن میں اور سرا سے میں کچھ فرق نہیں اونمیں سمجھو وہی جنمیں تربیت بھی ہوتی ہو اور جنمیں
وہ ذریعے بھی ہوں جنسے تعلیم کیساتھ [illegible] تہذیب انسانیت سچائی صفائی پاکیزگی
ہمدردی صحت جسمانی دلیری اور ایمانداری راست کرداری اور جرأت کی بھی ترقی ہوتی
جاوے پہر ونیز بڑوں اور چہوٹوں کے تعلقات صرف لکچر روم ہی میں محدود نہ رہنے پائیں
پس جو مہربانی کا اثر اسطرح ڈالا جاوے تو بہ نسبت تمام اخلاقی سبقوں کے بہت زیادہ نفع بخشتا
دیتا ہے کالج اسکولوں نے ضرور کسی غفلت کے باعث سے تنزل کیا ہے اور سبب اسکا
متوالے ہیں اسلئے توجہ کو اسکی طرف مائل کرنیکی ضرورت ہے ورنہ اوس تربیت کے حاصل کرنیکے
قابل نہو سکینگے جو انکے ہاتھ سے جاتا رہا ہے پس اسکی بہت ضرورت ہے جسکے ذریعے زندگی
کی کشمکش میں اپنے ہمعصر قوموں سے سبقت لیجاویں - جو نتائج ہیں اون سبکا خلاصہ
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم وتربیت درست طور پر نہیں ہوتی کاروبار کی کامیابی کتابی علم ہی
پر منحصر نہیں ہے بلکہ جسمانی قوت اور اپنی ذات پر بہروسا رکھنے اور عام معاملات کے سمجھنے
کی لیاقت کے باعث سے ہوتی ہے - انگریز بلحاظ علمیت کے بڑا درجہ نہیں رکھتے لیکن
بلاشبہہ اونمیں وہ صفتیں موجود ہیں جو کاروبار زندگی میں کامیابی کا سبب ہوتی ہیں چنانچہ

بیہ صفتین دولت و اختیار کے حاصل کرنے مین اچھی طرح ظاہر ہوئی ہین اور دنیا کے ہر حصہ مین جہان
کہ انگریز جاتے ہین ظاہر ہوتی ہین - مثلاً انگلستان کا ایک لڑکا تو امریکہ یا آسٹریلیا مین کاشتکاری
یا کان کنی ہونیکے واسطے مدرسہ چہوڑتا ہے دوسرا ہندوستان وافریقہ کو آتا ہے اور ایک
صوبہ پر حکمرانی کرتا ہے اور تیسرا ایک بڑے تجارتی کارخانہ یا کوٹھی کا انتظام لیتا ہے وہ
انگریزی مدرسون مین کاشتکاری یا کان کنی کا بھی پیشہ نہین سکھائے جاتے اور ایک
صوبہ کے گورنر ہونیکا تو ذکر کیا ہے بلاشبہ ان علوم کی ٹکنکل تعلیم اونکو نہین دیجاتی مگر انگلستان مین
پبلک اسکول اور یونیورسٹی کے انتظام کے باعث سے ایک لڑکیکے اس عادت کو کہ اپنی ذات
پر بہروسا رکہنا چاہیئے بہت کچہہ ترغیب ہوتی رہتی ہے اور اوسکی عام سمجہہ زیادہ ہوجاتی ہے
پس اول یہہ دیکہنا چاہیئے کہ انگریز کس وجہہ سے ایسے ہوتے ہین اور ان بیشبہا صفتونکو کسطرح
حاصل کرتے ہین دوسرے کسطرح مسلمان اوسکو کرسکتے ہین مین یقین کرتا ہون کہ انگریز ان تین
صفتونکو منتخب کرنیکے جنکی وجہہ سے وہ ایسے کامیاب ہوتے ہین - ۱ - طریقہ بورڈنگ ہوس
- ۲ - دلیرانہ جسمانی ورزشین و کہیل - ۳ - کلب و سوسائٹیان جو خود رائی اور خیال کے مادہ
کو ترقی دیتی ہین - بورڈنگ ہوس مین ٹیچرون کے اوستادون کا اچہا اور ہر قسم کے عمدہ
سامانونکا مہیا ہونا اور مجموعی طور سے تعلیم ہونی عمدہ آثار پیدا کرتے ہین اور بغیر انکے کامیابی
نہین ہوسکتی - جسمانی ورزشون اور کہیلون سے دو طرح کے فائدے ہوتے ہین اول تو
اونکے باعث نہایت صحت بخش مشق جسم کو دیجاتی ہے حاصل ہوتی ہے کیونکہ لڑکے ایک
کہیل کے خوشی اور جوش مین بہ نسبت اسکے زیادہ ترکان و محنت برداشت کرلیتے ہین جبکہ
وہ صرف تفریح کی طرح برداشت کرتے دوم اونکے ذریعہ سے بیش بہا صفتین جیسے دلیری ایکی
مستعدی جلدی فیصلہ کرنیکی قوت مستقل اطاعت علمی ہمدردی آخر کار لڑکپنا اپنے تا ہمہ
سکا ہر کرنا حاصل ہوتی ہین - سوسائٹیون کے ذریعہ سے مجہی عقلی ترقی و تفریح و مذہب اپنی دنیا
کے حالات سے واقفیت وغیرہ حاصل ہوتی ہین جو لڑکے ان سبکے فوائد سے واقف ہین

ہین وہ کم قدری نکرینگے اگر میرا یہہ قیاس صحیح ہے کہ انگریزی طریقہ تعلیم کی خاص خوبیونکا سبب
بڑا حصہ انہی تین باتون پر منحصر ہے اور انہی کی وجہ سے بتدریج اونکو ایسی نمایان ترقی ہوتی ہے
تو مسلمانون کو بہی انہی سبکو اختیار کرنا چاہئے اور جب فوائد ثابت ہوجاوینگے تو لوگ خود
توجہ کرینگے مسلمانون کی قسمت کا فیصلہ اجلاس محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مین اسطرح پر
ہوا کہ مسلمانون مین اعلی درجہ کی تعلیم پائے اور عمدہ تربیت حاصل کئے اور قومی ہمدردی
پیدا ہوئے بغیر قومی ترقی ناممکن ہے یہہ تینون باتین بغیر اسکے کہ ایک نہایت
اعلی درسگاہ ہو جسمین نہایت اعلی درجہ کے یوروپین اور ہندوستانی پروفیسر ہون
اور اوسکے ساتہہ وسیع بورڈنگ ہوس ہو جسمین مسلمان طالب علم کثرت سے یکجا رہ سکین
حاصل ہونی غیر ممکن ہے ایسی درسگاہ کا جسمین یہہ سب چیزین موجود ہون بغیر اسکے کہ
قوم اپنی قوتون کو ایک جگہہ جمع کرے اور متفق ہوکر ایسی درسگاہ قایم کرے بنیاد قایم ہونا
ناممکن ہے پس مسلمانون کی قسمت کا یہہ فیصلہ ہے کہ اگر قوم ایسا نہین کریگی تو مسلمانون
کی قومی ترقی سے مایوسی ہے

کوئی قوم تہذیب و شایستگی اور عزت قومی کے درجہ پر نہین پہونچ سکتی جبتک اوس قوم مین
ایک گروہ معتدبہ اعلی درجہ تعلیم یافتہ کا ایسا پیدا نہو جسمین سے کوئی کسی علم مین اور کوئی کسی علم
مین دستگاہ کامل رکہتا ہو اسیطرح تمام علوم ضروری کے کامل لوگ اوس قوم مین موجود ہون
جنکی عقل و فہم اور سعی و کوشش سے علوم و فنون کو روز بروز ترقی اور قوم کو [illegible] ہو پہر ان لوگونکی
تعداد بہی ایسی ہو جسپر اطلاق النادر کالمعدوم کا نہو اسکے علاوہ ایک بہت بڑا گروہ متوسط التعلیم
تربیت یافتہ درجہ کے لوگونکا ہونا چاہئے جو عالی رتبہ مصنفون کے علمی تصنیفات کو نہایت خوبی
سے جانتا اور ہر ایک دقیقہ اور باریک اصول سے بخوبی واقف ہو اور ہر قسم کی عقلی و روحانی
واخلاقی تعلیم و تربیت سے فایدہ [illegible] ہو اور [illegible] اپنی قوم پر اثر [illegible] ذریعہ سے [illegible] سکتا اور
ہو اس گروہ کی تعداد ایسی ہونی چاہئے کہ بلحاظ قومی تعداد کے بلحاظ ملکی تعداد کے ایک مناسب

رکہتی ہو اسکے بعد ادنی درجہ تعلیم کا ہے جسمین تین قسم کے گروہ ہونکا ہونا ضرور ہے ایک گروہ
ایسا ہو جو کل قوم سے تعداد مین ایک مناسبت معقول رکہتا ہو اور اوسنے اسقدر تعلیم پائی
ہو کہ خاص اپنے عقل و علم سے کامونکو انجام دیسکے اسکے بعد ایسا گروہ بہ تعداد کثیر ہونا چاہیے
جو اپنے دنیوی ضروری کامونکا انجام بخوبی تمام کرسکتا ہو اور جو کہ یہہ لوگ محض جاہل
نہین ہونیکے تو ضرور اسقدر تعلیم یافتہ و تربیت گرفتہ ہونا چاہیے کہ جو ترقیان علوم و فنون مین
ہوتی جاتی ہون اون سے مستفید ہوسکین اوسکے بعد اون لوگونکا درجہ ہے جو جسمانی محنت
کرسکے اور تندرست رہنے کی لیاقت رکہتے ہون اور آسان آسان کتابین اور چہوٹے چہوٹے
اخبار اور مذہبی مسائل پڑہ سکتے اور تہوڑا بہت اپنا مطلب لکہہ لیتے اور حساب کرسکتے ہون
جن قومونمین ایسے لوگ نہین اونکو قومی ترقی نہین ہوسکتی اور نہ دوسرے قوم کی نگاہ مین
وہ کبہی عزت حاصل کرسکتی ہین - اچہی صحبت سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی کس طرح اور کیسے
کرسکتا ہون خصوصًا جہان تہذیب کا دور ہو وہان ترقی کی مختلف حالتین اور چالین
ہونگی اور لوگ کم و بیش سد ہرتے جاتے ہون گے کیونکہ ترقی خط مستقیم مین نہین ہوتی
بلکہ منحنی طور پر ہوتی ہے جسکا زاویہ بڑہا ہوا رہتا ہے اسلئے خیال زیادہ رجوع ہوتا ہے
برخلاف غیر ترقی یافتہ و غیر ترقی پذیر ملک و قوم و بری صحبت کے کہ اونمین خیال ہی نہین
پیدا ہوتا - اخبار و آثار صحبت کے گذر چکے ہین - پہلی جلد ونکو دیکہو ــــ

باب پنجم مشورہ کی حقیقت و فضیلت و اعتدال و احوال و آثار مین -

ممکن تکیہ بر ملک و گنج و سپاہ ؛؛ ز فرزانگان رائے و تدبیر خواہ ؛؛ رو ہیچ از مشورت
زیرا کہ ارباب خرد - مشورت را پیشکار اہل دولت گفتہ اند - مدد خواہ از خردمندان
آگاہ - کہ تا یابی سوئے مقصود خود راہ - صحبت کا بہترین فایدہ مشورہ بہی ہے اسلئے اوسکا
ذکر یہان کرتے ہین تاکہ اوسکے لئے بہی تعلیم و تربیت حاصل کیجاوے - مشورہ سے معلومات
کو ترقی ہوتی ہے جسکی وجہہ سے فیصلہ کرنیکا موقع ملتا ہے جو بات معلوم نہین ہوتی وہ

حاصل ہوجاتی ہے ع دو دل یک شود بشکند کوہ را۔ جس بات مین عزم بالجزم نہین ہوتا
مشیرون کے تحریک و تقاضا سے مصمم ہوجاتا ہے فرمایا اللہ تعالی نے وشاورہم فی الامر
فاذا عزمت فتوکل علی اللہ یعنی مشورہ کیجیے اون لوگون سے پھر جب عزم ہوجاوے تو
اللہ پر بھروسہ کیجیے اس سے معلوم ہوا کہ عزم کیلئے مشورہ عمدہ شی ہے دنیا مثل ایک
بے پایان دریا کے ہے جسمین بڑے بڑے طوفان اوٹھا کرتے ہین انسان کی کشتی
اوسمین عبور کرنیکے لیے چھوڑ دیگئی ہے دوسرے انسان مثل ناخدا کے ہین جو ایک دوسرے
کو مدد دیتے اور بلکہ بیڑا پار کرا دیتے ہین اور جو کچھ نہ سمجھتا ہے اوسکو بتلاتے اور جو تھک
جاتا ہے اوسکی مدد کرتے ہین جو مدد نہین چاہتا وہ مثل اوس کشتی کے سوار کے ہوتا
جو تنہا پار ہوجانا چاہتا تھا پر غفلت اور تھکن سے ڈوب مرا پس بغیر مشورہ کے سیدھے ہو
چلنا بیوقوفی ہے لیکن جسطرح عاقل ناخدا اصلاح سے کام کرتے ہین اختلاف آرا کو دخل
نہین دیتے اوسیطرح کو وقت اپنے اعلی افسر کے سامنے اپنی راے بیان کردیتے ہین
پس وہ مختار ہوتا ہے کہ جسپر چاہے کاربند ہوجاوے اور جب وہ اپنی ذمہ داری سے
کام کرتا ہے تو سب اوسکی تبعیت کرتے ہین اوسیطرح مشورہ مین ہونا چاہیے کہ دوسرے
کی راے کو دوستانہ اور تحمل اور انداز سے سنے اور کاربند ہو بصورت اختلاف افسر ذمہ دار
کی راے کی متابعت کیجاوے اور اختلاف نہ کیا جاوے بلکہ ایک دوسرے کی مدد کرین
اور جسطرح ڈوبتے ہوئے کو کوئی بچانے جاوے اور خود ڈوبنے لگے تو باہم ایک
دوسرے کو مدد دینا عقلمندی ہوتی ہے نہ یہ کہ دو لپٹ کر جو قوتی کرکے ڈوب مرین اسیطرح
ایک دوسرے سے مشورہ ہونا چاہیے پس مشورہ کو ٹھنڈے دل سے سننا اوسکے بعد اعتدال
سے فیصلہ کرلینا چاہیے بہت مشورہ کرنا فیصلہ کو خراب کرتا اور اختلاف اور ضد پیدا کرتا
ہے لہذا بقدر ضرورت و اعتدال کے اوسکو استعمال مین لانا چاہیے فرمایا آنحضرت نے
المستشار مؤتمن جس سے مشورہ کیا جاوے اوسکو امانتداری لازم ہے چاہیے کہ وہ ہوکا

ندے اور اوسکے بہروسہ کا لحاظ کرے مشورہ ایسی عمدہ چیز ہے کہ آدمی کے خود رائی
و بہروائی کے کبر کا پہر کترتا اور فضلنا بعضکم علی بعض کو ثابت کرتا ہے اور آدمی اوسمیں
سمجھ لیتا ہے کہ دوسرے اوسکے بنی نوع بہی اوسیکی مانند دماغ رکھتے ہیں۔ سقراط کہتا ہے
کہ جو شخص مفلس ہو جاوے اوس سے صلاح نکرنا چاہئے غالباً وجہ اسکی یہہ ہے کہ جو شخص
غریب ہو جاویگا وہ اپنی سود بہبودی کیواسطے ہوگا اور اگر اتفاقاً ہوگا تب بہی پریشان
ہوگا اسیطرح نادان سے بہی مشورہ نکرنا چاہئے اسلئے کہ وہ فریب دیگا مشورہ سے صرف
راہوں کے معلوم کرنیکا اور نیک اصول مقصود تک پہونچنے کی غرض ہوتی ہے نہ یہہ کہ
بہت آدمیوں کی رائے سے صحت معلوم ہو جاتی ہو بلکہ صحت جبہی ہوتی ہے جب بات
صحیح ہو جاوے پس مشورہ کرنیوالیکو اپنے نیک و بد کو سمجھ لینا چاہئے کثرت رائے سے صرف
قوت حاصل ہوتی اور زبان طعن بند ہو جاتی ہے کیونکہ جس سے مشورہ کیا جاتا ہے وہ ہمراہ
ہو جاتا ہے اور طعن نہیں کرتا اور مدد دیتا ہے اور ارادہ ثابت اور غور کیواسطے
اکثر مقدمات بہی صحیح ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلعم اکثر مشورہ فرماتے تھے آپ سے خدا نے انکو
لئے مشورہ بہی کیواسطے حکم فرمایا تہا۔ ایک بڑے مشہور مشرقی مدبر نے خوب بیان
کیا ہے کہ مشاورت کی کثرت نہایت ابتری ہے۔
فرمایا اللہ تعالی نے واجعل لی وزیرا من اہلی ہرون اخی اشدد بہ ازری
و اشرکہ فی امری طہ ۲۸۔۳۲ آیت ترجمہ اور دے مجھکو ایک کام بٹانیوالا میرے گہر
کا ہارون میرا بھائی اوس سے مضبوط میری کمر اور شریک کر اوسکو میرے کام کا
اور فرمایا اللہ تعالی نے واخی ہرون ہو افصح منی لسانا فارسلہ معی ردا
یصدقنی ۳۴ آیت القصص ترجمہ اور میرا بہائی ہارون اوسکی زبان چلتی
ہے مجھسے زیادہ سو اوسکو بہیج میرے ساتھ مدد کو کہ مجہکو سچا کرے حضرت
موسی جیسے پیغمبر تھے اونکو صلاح و مشورہ و مدد کے لئے ساتھی کی ضرورت ہوئی۔

باب ششم یورپ مین بچے کے پیدا ہونیکے وقت سے تعلیم و تربیت کے اصول اور اوسکے اعتدال و احوال و آثار و فضیلت مین۔

ابتدائی تعلیم یہہ ہے کہ بچے کے سامنے ایسے عمدہ نمونے پیش کیجاوین جسکی تقلید کرنے سے (کیونکہ یہہ مادہ اوسوقت اونمین فطرتی زیادہ ہوتا ہے اور سیکھنے کے وہ ازحد مشتاق ہوتے ہین جسکو وہ اپنے چہرون کی متغیر حالتون اور کیفیتون سے ظاہر کرتے ہین) وہ مناسب باتین سیکھین جب بچہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو گویا وہ دنیا کے پہاٹک مین ابھی پہونچا ہے آنکھہ کہولتے ہی اوسکو اپنے گرد صدہا قسم کی عجیب و غریب چیزین نظر آتی ہین پہلے تو اوسپر اوسکی صرف حیرت انگیز نگاہین پڑتی ہین لیکن رفتہ رفتہ اون عجائبات کو غور سے دیکھنا خیال کرنا مقابلہ کرنا سیکھتا ہے اوسکے بعد دماغ مین خیالات و تصورات پیدا ہونے شروع ہوتے ہین پس اگر اس حالت مین دانشمندانہ تعلیم ہو تو فی الحقیقت اوسکی قدرتی ترقی جلد اور بہت ہی تعجب انگیز ہو جاوین۔ لارڈ بروہم کا قول ہے کہ جسقدر ضروری چیزین اور اصول چار برس کی سن تک بچہ سیکھہ لیتا ہے اوسقدر وہ اپنی بقیہ زندگی مین بہی حاصل نہین کرسکتا اس عالم طفولیت مین جو معلومات بچونکو حاصل ہوتی اور خیالات دماغ مین متمکن ہو جاتے ہین وہ اسقدر قوی الاثر ہوتے ہین کہ اونکو کالعدم فرض کرلینے کے بعد بھی کسی کیمبرج یا اکسفورڈ کے ڈگری یافتہ کی قابلیت اونکے سامنے کچہہ حقیقت نہین رکہتی ہے۔ وہ لڑکپن ہی کا زمانہ ہے جسمین خیالات فوراً ذہن نشین ہو جاتے ہین اور بہت خفیف اشتعال و اشتغال سے روشنی پیدا ہو جاتی ہے پس جس خاندان مین عمدہ فرائض جاری ہین جہان عقلمند پسے طبیعت و دماغ کی تربیت و پرورش کیجاتی ہے جہان روزانہ زندگی مین نیکی اور ایماندار کا برتاو ہے اور جہان دانشمندی مہربانی اور محبت اور اخلاق اور عام ہمدردی کی تعلیم ہوتی ہے اوس خاندان کے بچے بلاشبہہ لایق و دانشمند ہونہار اور فیضرسان ہوتے ہین اور برعکس اسکے جس خاندان مین جہالت بیوقوفی اور خودغرضی سختی کجرفتاری

پہیلی ہوئی ہے اوسمین اولاد بھی جاہل ناشایستہ اور غیر مہذب و مکار ہو جاویگی۔ کسی خاندانکا
بچہ ہو وہ اپنی مان کی گود مین پیدا ہوتا ہے پس اوسکی آیندہ زندگی اور اوسکی تعلیم و تربیت
اوسکی اوس تاثیر بخش معلم کی تمثیل و تقلید پر بہت کچھہ منحصر ہے جب باپ بد چلن اور آوارہ
ہوتا ہے اور مان زیرک و ہوشیار تو لڑکے اکثر خراب نہین ہونے پاتے لیکن جب برعکس
حالت ہوتی ہے تو اکثر برعکس نتیجہ بہی پیدا ہوتا ہے۔ بچونکی تعلیم و تربیت اوسی زمانہ سے
شروع ہو جاتی ہے اور ہونا بہی چاہیئے (اگرچہ بالقصد نکرتے ہون) جسوقت سے کہ بچہ
اس عالم اسباب کو دیکہنے لگتا ہے کیونکہ اوسوقت بہی اوسکے پاس اور اوسکے قبضہ مین وہی
قوی ہوتے ہین جو آیندہ تعلیم و تربیت کے کافی ذریعہ اور وسیلہ ہوتے جاتے ہین اسقدر فرق
ضرور ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین وہ کمزور اور اونکی معلومات ایک حد معین تک محصور ہوتی
ہین بچے تین برس کے سن کے درمیان مین جبکہ زبان بند ہوتی ہے اسقدر الفاظ اپنے
مادری زبان کے سیکہ جاتے ہین کہ بعد کے زمانہ مین بہت سالونمین بہی نہ سیکہ سکتے یہی
وجہ ہے کہ زبان کہلتے ہی بہت سے الفاظ کہنے لگتے ہین کیونکہ اون سے طبیعت کو لگاوٹ
ہوتی ہے اور گوش زدہ بلکہ یاد شدہ ہوتے ہین صرف اونکو اوسے تحریک کی ضرورت
ہوتی ہے جسکے ذریعے اوسوقت کافی موجود ہوتے ہین بعض دفعہ جو لوگ ایسی زبانین بولنے
لگتے ہین جو کبہی نہین سیکہی اور پڑھی تھی اوسکا سبب یہہ ہوتا ہے کہ بچپن کیحالتین کسی سے وہ یا
اور کسی سے کسیطرح سن لیا ہوگا اور وہ خیال مین موجود و جاگزین ہو گئے ہونگے اور طبیعی تغیر
و تبدل نے اوسکو یاد دلا دیا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلمان یا غیر قومون کے لڑکے کبہی کبہی
قرآن بے تعلیم پائے پڑھ دیتے ہین اکثر بچے جب تین برس کی عمر کو پہونچ جاتے ہین تو اونکے
متواتر کہیل اونکو بہکانے لگتے ہین اگر خاص سادہ قسم کی تعلیم اونکو نہ بچاوے تو یقیناً شرارت
و ناتراشیدگی اونکے مختصر و چہوٹے دلونمین جگہہ پکڑ جاتے اور نافرمانبرداری کی عادت اونمین
پیدا ہو جاوے اور تہوڑی کند ہو جاین جو بعد کو اوراخر عمر مین ایک کٹہ وا پہل لادیگی پہر

تعلیم و تربیت مشکل ہے ہو سکیگی کیونکہ قوی یہ ہین کہ کند ذہن و نا تراشیدہ کی عادی ہو جاوینگے کہ انکو ناشایستہ اہل فہم سمجھینگے ہمیشہ بہولی اور علوم ایسے
سے بڑے بڑے نتایج پیدا کرینگے اور انکو نہایت دانشمندی اور عقلمندی و کمال غور سے مفید ترین مطالب مین استعمال کرنے
ہین ایسے بچہ کہ جنکی زبان بند ہوتی ہے اور جو ابھی گہوارہ مین ہوتا ہے یہہ طریقہ تعلیم
تربیت کا مروج ہے کہ ایک بڑے شیرین کلام بچے کو اوسکے پاس بٹھلا دیتے ہین جو فصاحت
و بلاغت و خوش بیانی سے کچھہ بولتا اور الفاظ دوہرایا کرتا ہے جس سے فایدہ یہہ ہوتا ہے
کہ زبان کہلتے ہی بچہ شیرین گفتار و نیک کردار خوشگو و خوش خو ہو جاتا ہے اور
اسکی عادت و اطوار پر کافی اثر پڑتا ہے ہمارے ملک مین اس باغ کی ہوا بہی نہین پہونچی اور
ان پہولون کی بو بہی نہین پہونچی اگر ان باتون کو بیفایدہ خیال کرین تو عجب نہین ہے
لیکن اس قاعدہ کے مفید ہونے مین تجربہ کے رو سے شک نہین رہ گیا ہے اہل انگلستان کی
اسقدر لیاقت و ثروت کا حال سب جانتے ہین دیکہو وہ بچپن ہی سے ایسے فاضل معلم کے
سپرد کرتے ہین جو پرورش و تعلیم ہی کرنیکے لئے نہایت ہوشیاری سے منتخب ہوتے ہین
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہفتہ یا دو ہفتہ مین بچے ایکبار اپنے والدین کو دیکہنے پاتے ہین ورنہ ہر وقت
اونہی کے پاس رہتے ہین تین برس کی عمر کے بعد جو با قاعدہ تعلیم عموماً بچونکو دیجاتی ہے
اوسکے سب سے بڑے تین اصول ہین یعنی بذریعہ تصویرون اور کہلونون اور حکایتون کے
تعلیم دیجاتی ہے جب بچہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ کہلونون اور تصویرون اور کہانیون
سے فایدہ حاصل کر سکے تو خوشنما کہلونے اور عمدہ تصویرین اور دلچسپ حکایتین منتخب
کرتے اور انکو استعمال کراتے ہین جس سے انکی امیدونکو بلندی قلب کو فرحت معلومات کو وسعت
ذہانت کو ترقی ہوتی ہے وہ ہماری طرح نہ خود بے عقل ہین اور نہ بچونکو بے عقل بنانا
بلکہ جس طرح خود آزاد و نیک نہاد ہوتے ہین اوسیطرح اپنے بچونکو بہی معقول و معقول پسند
بنانا چاہتے ہین اور جہوٹی اور لغو کہانیان اور بیہودہ پریونکی حکایتین نہین سناتے اور اسلیے
جہوٹ کے مجرم نہین ہوتے بلکہ دنیا کی سچی اور تاریخی باتین بطور حکایت و کہانی کے

اونکے سامنے بیان کرتے ہین جس سے عبرت و نصیحت حاصل کر سکین تصاویر و کہلونے
بہی نہایت عمدہ اور دلچسپ تماشے سے منقش اور بہترین اور عمیق و سچی مضمونون سے مصنوع
ہوتے ہین جسکی خوبی و خوش اسلوبی کیوجہ سے یورپ آج مشہور اور ممتاز ہے اور جو بہ حیثیت
ایک فن ہونیکے یورپ کا ایک شغل خاص ہو گیا ہے اور جسمین اونکو دلچسپی عام ہو گئی ہے
ہمارے یہان کے کہلونون اور تصویرون کیطرح بیہودہ اور مضحک اور غیر واقعی و فرضی تصاویر
دکہلانے نہین ہوتے جنکو دیکہکر کبہی نفرت معلوم ہوتی ہے اور باطل خیالات ذہن نشین ہو جاتے
ہین اور جسکا دینے والا بہی اوسکی واقعی کیفیت اور دینے کے فوائد معقول و درست نہین
بیان کر سکتا پس جنکا بچون اور تماشا بین پر کہلونون سے مطلب حاصل نہ ہو طبیعت خوش ہوتی
اور رغبت حصول تعلیم و تہذیب کی پیدا ہوتی ہے جسکا نتیجہ ہمیشہ ثابت ہوتا ہے اوسکو
اہل یورپ انعام بہی دیتے ہین اور یہہ ہدایت کرتے ہین کہ اوس انعام کو اپنے ہاتہہ سے
خیرات کرے جس سے وہ ایک قسم کی خوشی بہی حاصل کرتا ہے اور فیاضی کی بہی
عادت اوسمین پڑتی ہے اور اسیقسم سے تحفہ وغیرہ سے بہی ترغیب دیجاتی ہے —
امام غزالی فرماتے ہین کہ بچونکو پہلا مکتب وہ گہر ہے جسمین وہ پرورش پاتے ہین پس اگر
وہ گہر اچہا نہین تو بچونکا شباب اچہا نہوگا۔

باب ہفتم کتب اور اُسکے مطالعہ کی فضیلت و حقیقت اعتدال احوال آئین تازہ

مفید کتابین عمدہ ترین اشیا ہین جنکی دوستی مین کبہی خلل نہین ہو سکتا وہ اعلی درجے کے
مستقل اور زندہ دل رفیق ہین جو تکلیف و مصیبت کے وقتمین بہی ساتہہ چہوڑنا نہین چاہتے
بلکہ مہربانی سے پیش آتے ہین اون سے ابتدا مسرت اور واقفیت حاصل ہوتی ہے اور بالآخر
اطمینان اور آسایش خلوت کے کم و بیش مونس جلوت کے مددگار و غمگسار ہوتے ہین — کتابون
کے مضامین سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے زمانہ مین کیا گذرا اور ہمیشہ اچہی طرح عقلمند کو

مطالعہ اوس سے کہین زیادہ اوسکو یہہ دونون باتین حاصل کرا دیتا ہے ایک طالب علم کو
اوسکا مطالعہ ہمیشہ راحت دیتا اور نازک خیالی کے وسیع میدان کو طے کراتا ہوا چلا جاتا ہے
کتابونکی صحبت تمام شایستہ دنیا مین زندگی کا خاص لطف تصور کیگئی ہے بیشک ایسے لوگ
موجود ہین جو یہہ کہینگے کہ یہہ ایک ایسا لطف ہے جسکے باعث زندگی قابل گذر ہو جاتی ہے
کتابون کی محبت کو رو پیون اور اکثرون کی محبت سے قطع نظر بھی کرو تب بھی جب وہ ترقی
پا جاتی ہے تو اسقدر ضرور ظاہر ہو جاتی ہے کہ ایک ایسا جذبہ کے شمار کیجاتی ہے جو خوشی بعض
شخصونکو اپنے چار ورق کتابون کے جمع کرنے سے ہوتی ہے وہ اکثر دوسرونکی سمجھہ مین
نہین آتی اونکو بلاشبہ اپنے بے زبان مگر فصیح رفیقون مین ایک ایسا لطف معلوم ہوتا ہے
جسکو دوسرا شخص نہین سمجھہ سکتا بعض اوقات جب کوئی اونسے کتاب مستعار لیتا ہے اور
بُرے طریقے سے اوس کتاب کے ساتھہ سلوک کرتا ہے تو اونکو سخت تکلیف پہونچاتا
اونکا عزیز شکار ہی کسی بہتر طرح پیش آئے اونکے نہایت خوبصورت عربی گھوڑے
کیساتھہ بدسلوکی کرو لیکن اونکی کتاب کے ساتھہ ہرگز نکرو وہ اپنی خالص محبت کیوجہ سے
اوسکو ہرگز گوارا نکرینگے۔ ان عزیز متحمل رفیقون کی پشت پر روشنائی کے دہبے تیل کے
داغ ورق کا پریشان رکھنا اور اونکو توڑنا وغیرہ افسوسناک تماشا ہے اور انسانی
ناشکرگذاری کی ایک ایسی مثال ہے جو وقاحت آمیز ہے یہہ عمداً بدسلوکی اور قابل الزام غفلت
اور کم التفی و بے عقلی کی نشانی ہے کیونکہ قیمت کے لحاظ سے بھی اگر عمدہ کتابونکا اندازہ کیا جاوے
تو معلوم ہوگا کہ وہ کسیطرح ارزان نہین ہین اور اونکے حاصل کرنیکے لئے ایک بڑی دولت درکار
ہوتی ہے کتب ہی ایسی چیز ہین کہ اونکی مدد ہمیشہ ملسکتی ہے اور وہ بالبدیہہ خفا نہین کرتین
جسوقت دوست و عزیز سرد مہری کرتے ہین اور دلی دوستون کی گفتگو بد خلقی اور عام
مایوسی سے مبدل ہو جاتی ہے اوسوقت بھی کتابین ساتھہ دیتی ہین اور ہماری امید دہین ہمکو
دہوکا نہین دیتین ہیرو فیسر بلیکی نے کتاب کو تمام معلومات کا خلاصہ کہا ہے۔ تمام شایستہ

قوتوں میں وہ معلومات اور عقل کی خاص کان خیال کیجاتی ہین ایک آدمی اپنی معلومات کو زمانہ کے
بڑے بڑے موجودہ و گذشتہ صاحب الراے لوگون کے تجربہ سے کتب ہی کے ذریعہ سے وسیع
کرسکتا ہے بشرطیکہ اوسکا یہہ طریقہ ہو کہ سخن طریقہ سے اوسکی آزمایش کر لینا اور صرف حسن ظن ہی
پر اکتفا نکرتا ہو چند منٹ کے روزانہ و متفرق وقت کے مطالعہ سے انسان بہت خوش رہ سکتا ہے
اور بڑی مفید اور عمدہ تصنیفات کر سکتا ہے پس یہہ عادت مستقل رکھنی چاہیئے کہ کچھہ نکچھہ ضرور روزانہ
مطالعہ کرے - اگرچہ کتب خانہ ہین الماریان کتب سے بھری ہون مگر چند ہی مشہور کتاب اصل ہوتی
ہین جنکے مقابل اور کتابین بطور تفسیر یا شرح کے ہوتی ہین اور اون کتابون سے اصل کو اکثر اوسیطرح
مضرت پہونچتی ہے جس طرح بیل اوس شاخ کو نقصان پہونچاتی ہے جسکے گرد وہ لپٹی ہے اسلیئے مناسب
ہے کہ اصل ہی کتاب کو مطالعہ کرین اور شرح کو بقدر ضرورت دیکھین کیونکہ وہ کبھی کبھی اونکے مقصد ہین
کو روشن کردیتی ہین - ہزارون ایسی کتابین ہین کہ اگر اونکی ضرورت کا زمانہ گذر نگیا ہوتا تو وہ
قابل مطالعہ نہین اور بیشمار کتابین اسقدر بیہودہ و بیکار ہین کہ اونکے دیکھنے سے ہمیشہ نقصان
ہوتا ہے پس اس مثل پر یقین کرنا مناسب ہے کہ پہلے انڈون سے جو تازہ بچے نکلتے رہتے ہین
اوسکے معاینہ ہین احتیاط اور مشہور اور عالی ہوئی کتابون پر اکثر قناعت کرنی چاہیئے بعض کتابین کسی
خاص پیشہ یا علم کے متعلق ہوتی ہین اسلیئے وہ ہر شخص کو جو اون پیشون یا علمون سے تعلق نرکھتا ہو
مفید نہین ہوتین - لارڈ بیکن کہتے ہین کہ بعض کتابین چکھنے کیلیئے اور بعض نگلنے کیلئے اور بعض جگالی کر
اور بعض ہضم کیے اور بعض چبا چبا کر کہانے کیلیئے ہوتی ہین غرض اونکی یہہ ہے کہ بعض کتابون کا بعض
حصہ کو دیکھنا اور بعض کو اوپر سے طور سے پڑھنا اور بعض کو نکرنے نہ ہو شوق سے دیکھنا اور بعض کا
خلاصہ یاد کرلینا اور بعض کو بالکل بہلا دینا اور بعض کو یاد کرکے بیان کرنا اور بعضکو کچھہ چھوڑنا اور بعض
نکرنا غرض جس طرح پڑھنا مناسب ہو اوسیطرح مطالعہ کرنا اور جیسی کتاب سامنے آوے ویسا اوسکا
انتخاب کرنا چاہیئے - پڑھنا کامل بناتا ہے مشقدار لکھنا صحیح بناتا ہے - پس اگر ایک آدمی کم لکھے تو اوسکو
قوی الحافظہ ہونا اگر کم محنت کرے تو طبع رسا رکھنی اور اگر کم پڑھے تو شگفتہ طبیعت رہنا چاہیئے

والشتون کہتا ہے کہ پہلے ہر کتاب کا دیباچہ وضمیمہ پڑہنا چاہئے کیونکہ وہ کتاب کے حالات کے آئینہ ہوتے ہین شیخ بوعلی سینا بہی اکثر کتابون کے مشکل مقامات ہی کو دیکہہ لیا کرتا تہا۔ جو لوگ کتب بینی کی عادت رکہتے ہین وہ چند ہی صفحے کے اوٹ پہیر سے سمجہہ لیتے ہین کہ اوس کتاب کو کس طرح دیکہنا چاہئے گبن کہتا ہے کہ اس غذا کو ہضم ہونے مین دیر نہین لگتی۔ سلمیشن اوسیقدر پڑہتا تہا جسقدر کہ گروٹس نے بلکہ اوس سے زیادہ مگر دونون کے مختلف طریقون نے ایک کو مہذب فیلسوف بنایا اور دوسرے کو تکبر اور فضیلت کے بیچ گہمنڈ سوا اور کچہہ نہ حاصل ہونے دیا۔ پس ہمکو باقاعدہ طور پر پڑہنا اور پڑہنے کا خاص مقصد قرار دینا چاہئے۔ جو لوگ جلد بین نقشبند ہوتے اور ایک مضمون سے دوسرے مضمون پر بالائی نظر ڈالتے چلے جاتے ہین اور خیالات کو جمع نہین کرتے اونکو نقصان ہوتا ہے اور بجائے شگفتگی کے آشفتگی اور اونکی کتب بینی بیفائدہ ہوتی ہے۔ انسان تواریخ سے دانا شاعری سے شگفتہ ریاضی سے تیز فہم نیچرل فلسفہ سے گہرا اخلاق سے سنجیدہ منطق سے پیچیدہ ہوتا ہے نظم مین جو لطافت و شیرینی ہے تواریخ مین جو عجائبات و معلومات ہین صحیفہ فطرت مین جو سبق ہے فلسفہ مین جو دوربینی ہے اخلاق مین جو راستی ہے منطق مین جو حفاظت ہے طبیعات مین جو فائدے ہین ریاضی مین جو صداقت ہے نیچرل سائنس مین جو عمدگی ہے سوانح عمری مین جو اثر ہے کون شخص ہے جسنے انکا مزہ چکہہ لیا ہو پہر کتب بینی چہوڑنے پر راضی ہوگا اور کون شخص ہے جو کل دنیا کے عوض مین بہی اوسکو دیگا افلاطون کا قول ہے کہ علم اخلاق صداقت و حلم و دیانتداری پیدا کرتا ہے۔ لامال ملٹن اپنی ابتدائی عمر مین کاہلی کیوجہ سے بدنام تہا جب بیلاب کے اشعار سنے تو ایسا جوش مین آیا کہ چلا اوٹہا کہ مین بہی شاعر ہون اور اوسیوقت سے شاعری کیطرف اوسکی طبیعت کو مناسبت ہوگئی۔

ایڈیسن کتاب کے دیکہنے مین مصنفون کی ذاتی چال چلن کا خیال رکہتا تہا کہ اونکی تاریخ کیا ہے تجربے کیا ہین طبیعت و خصلت کیسی ہے اونکے حالات اونکی کتابون سے مطابق ہین یا نہین اقوال عمدہ و نیک ہین یا نہین کتابون کے اثر سے جو تغیر ہوتا ہے وہ جنگ عظیم سے بہی زیادہ اثر رکہتا ہے

معلوم ہوتے ہین — وہ حکما جنہون نے علم القوم مین عمرین صرف کی ہین کہتے ہین کہ قومین بہی مثل حیوانون
کے نظام مولف ہین اور ہر قوم کے مختلف فرقے اوس قوم کے زندہ رکہنے کے سبب ہوتے ہین اسلئے
تاریخ مین بیان ہونا چاہیئے کہ قومی زندگانی کی بقا و ترقی کیلئے کون فرقہ انتظامی کام دیتا تہا
اور کون غذائی اور انتظامی فرقہ مین کتنے گروہ تہے اور غذائی فرقہ مین کتنے ہر فرقہ کی [illegible]
کیا تہی اونکے افعال کیا تہے اور باہمی رابطہ کیا تہا قوم مین خبیث القوم کے افعال و عادات
کیا تہے قوم مین فرقہ ناظم کون تہا اوسکی شناخت کیا تہی شخصی حکومت تہی یا فرقہ ناظم کی
یا اور قسم کی انتخاب کرنیوالونکو کیا صفت درکار تہی ایک حکمران ہوتا تہا یا نسل کے چند لوگ اور
ان سب کے اسباب کیا تہے — پاک نصیحتون کے ذہن مین رکہنے سے زیادہ تر کارآمد و مفید
یہہ ہے کہ دنیا کے اعلی بزرگون اور بہادرونکی شبیہ آنکہون کے سامنے رہے دوسرے الفاظ
مین یون کہنا چاہیئے کہ بزرگ داخل ہونیکے لئے دنیا مین اسکے بہ نسبت کوئی کامل و درست طریقہ
نہین ہے کہ نیک و بزرگ لوگون کی سوانح عمری کسی مین اور ہمیشہ واقفیت حاصل کیجاوے
اس سے زیادہ اور کوئی نصیحت نہین ہوتی ایسے کامونکو جو ہمارے خواب و خیال مین نہ تہے
دیکہتے ہین اور اس سے ہمکو شب و روز دلی نصیحت نیکی کرنیکی ہوتی ہے اور اگر اوسکے برابر نہین
تو کسیقدر اوسکے موافق ضرور جوانمردی و ثابت قدمی ظاہر کرسکتے ہین — سوانح عمری مین ایک شخص
کے حالات لکہے جاتے ہین اور تاریخ مین متعدد اشخاص کے اول مین استنجاب بہت ہوتا ہے
اور وہ زیادہ مشہور کارآمد ہوتی ہے خواجہ الطاف حسین صاحب حالی فرماتے ہین کہ بیوگرفی اون
بزرگونکی لازوال یادگار ہے جنہون نے اپنی نمایان کوشش سے دنیا مین کمالات اور نیکیان
پہیلائین اور جو انسان کی آیندہ نسلون کیلئے اپنے مساعی جمیلہ سے عمدہ کارنامے چہوڑ گئے خصوصا
جو قومین کہ اعلی ترقیات کے بعد پستی و تنزلی کے درجہ کو پہونچ جاتی ہین اونکے لئے بیوگرفی ایک
تازیانہ ہے جو اونکو خواب غفلت سے بیدار کرتا ہے جب اپنے اکابر و اسلاف کی زندگی کے
حالات اور اونکے کمالات دریافت کرتے ہین تو اونکی غیرت کی آگ حرکت مین آتی ہے اور

اپنی کہوئی ہوئی عزت و بہتری کے دوبارہ حاصل کرنیکا خیال اونکے دلونمین پیدا ہوجاتا ہے دنیا مین ایسے لوگ
بہت گذرے ہین جنہون نے بڑے بڑے آدمیون کے زندگی کیحالات صرف کتابونمین پڑہ پڑہ کر اپنے کو نہایت
کے اعلی درجہ تک پہونچایا تہا انہین مشہور و معروف لوگون کی زندگی ہمکو ہدایت کرتی ہے کہ ہم اس دنیا
مین نیک ہون اور جب دنیائے فانی کو چہوڑین تو یادگار صفحۂ روزگار پر چہوڑ جاوین کسقدر صداقت سے
یہہ بات اون لوگون کی نسبت کہی جاسکتی ہے جو دنیا کے تاریخ مین اپنا نام روشن کرگئے اور تہذیب و
شایستگی کی وراثت چہوڑ گئے ہین کہ اونکے عادات و اطوار طریق تمدن و طرز معاشرت کلام و گفتگو
مقولات و تمثیلات عظمت و نیکیان سب ہمارے لئے فواید و واقفیت سے مالامال ہین جنکے ذریعہ سے ہم
بہترین مخلوقات کیطرح اور اونکے ساتہہ زندگی بسر کرسکتے ہین اور عمدہ ترین سوسائٹی مین داخل ہوجاتے
ہین۔ قصص شوق سے پڑہے جاتے ہین جو خیال ہی خیال ہوتے ہین ڈراما ذوق سے دیکہے جاتے ہین
جو نقل ہی نقل ہوتے ہین تو حقیقی واقعات اور اصلی تجربات کے سچے خاکے سے بشرطیکہ اوسکا بیان
مثل قصون و ڈراما کے پُر اثر لکہا گیا ہو کیون نہ محبت ہوگی یہہ امر ناممکن ہے کہ نیک آدمیکا ذکر دیکہا
یا سنا جاوے اور ترغیب و تحریک اونکے ساتہہ محبت کرنیکی اور اونکے مثال ہونیکی نہ پیدا ہو ادنی
فطرت کے لوگ تو متاثر ہو ہی جاتے ہین اعلی کیون نہون گے کسی نامور یا مقتدا کے حالات کو لکہو تو
اوسکے وہ خصایل بہی ضرور لکہنا جسمین انسانی فطرت کی جہلک نظر آتی ہے اس سے اونکے اچہے کامون
کی تقلید کرنیکی رغبت پیدا ہوگی بخلاف اسکے اگر بالکل فرشتہ بناکر پیش کروگے تو لوگ شاید پرستش
کرنے پر آمادہ ہوجاوین لیکن ریس کرنیکا خیال ہرگز نہ پیدا ہوگا۔ پلوٹارک کی مصنفہ سوانح عمریان
ایک تو اسلئے زیادہ متنوع و مفید ہوئین کہ وہ بڑے بڑے لوگون کے حالات کو لکہتا تہا دوسرے
اونکے لباس اور اونکے خیالات پسند اور اون کے خصائل کا بہی ذکر کرتا تہا۔ نپولین وغیرہ اوسکی لکہی ہوئی
سوانح عمری کے نہایت شایق تہے اور وہ لوگ اپنے مین ویسی ہی خوبیان پیدا کرنا چاہتے تہے جیسا کہ
پلوٹارک کے ہیرو مین اچہی سمجہتے تہے یہی وجہ ہے کہ اون لوگون نے تاریخ مین اپنی شہرت و نام کو
سکہ بٹہایا۔ بنتہم لکہتا ہے کہ کسلمبسکی کتاب پڑہنے سے مجہکو ایسا جوش ہوا کہ مین نے خیال کیا کہ مین

کیون وہی ہو جاؤن ڈاکٹر جانسن بیان کرتا ہے کہ کوچہ مین کوئی شخص ایسا نہین گذرنے پاتا تہا جسکی لائف
اسکاٹ کا یہہ خیال نہوتا تہا کہ وہ اوسکی سوانح عمری سے واقف ہوجاوے اور اوسکے زندگی کے تجربات
صعوبات و تکلیفات و کامیابی و ناکامیابی سے آگاہی نہ پیدا کرلے - کلام مجید مین بہی انبیا و
صلحاے سابقین کی گویا سوانح عمری بیان کیگئی ہے - جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے
الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرهم ولهم عذاب الیم ذلک بانه کانت
تاتیهم رسلهم بالبینت فقالوا ابشر یهدوننا فکفروا وتولوا واستغنی الله والله غنی حمید
(تغابن آیت ۵) ترجمہ کیا پہونچا نہین تمکو احوال اونلوگوں کا جو منکر ہوچکے ہین پہلے پہر چکہی
سزا اپنے کام کی اور انکو دکہ کی مار ہے یہ اسپر کہ لاتے تہے ان پاس انکے رسول نشانیان
پہر کہتے کیا آدمی ہمکو راہ سوجہاوینگے پہر منکر ہوئے اور منہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی کی اور
اللہ بے پروا ہے سب خوبیون سراہا - اور فرمایا - وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی
الیهم فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون آیت انبیا - ترجمہ اور پیغام نہین بہیجا ہمنے تجہسے پہلے
مگر مردونکے ہاتہہ کہ حکم بہیجتے تہے ہم انکو سو پوچہو یاد رکہنے والونسے اگر تم نہین جانتے اسفار سیاحت کا تذکرہ
جو ہمت اور غیرت کا ہے افسوس ہمارے حق مین وہ سرمایہ خواب پریشان ہے - ہماری کلفتین
سب دور ہوجاتی ہین یہہ سنکر کہ دنیا آج تک اسلام کی ممنون احسان ہے - لنترانیان ہین ہمکو
عیب اپنے خوبیان بن گئے - ہم اپنے جہل کو یہہ بہی سمجہتے ہین کہ عرفان ہے - ضرورت اب یہہ کہ
ہمکو تو بس ہے اون بزرگونکی کہ جنہین خبر ہے کچہ کرو کہا نہ کہے بہی ہون جوہر - فقط آپکے
جہگڑو نہین تم اوس سے کام لیتے ہو - وہ جو درستی اور دیانت جسمین اب بہی تم ہو نامور اور —
تمہین جو کام ہین درپیش گو مشکل سے مشکل ہین - مگر کیجے ارادہ تو بڑا آسان سے ہے آسان تر
ڈاکٹر اسپرنگر جو ایک نامور عربی دان جرمن قوم کا گذرا ہے اوسنے ابن حجر عسقلانی کی تصنیف
کی ہوئی ایک کتاب کے چہاپتے وقت دیباچہ لکہا ہے جسمین وہ عالم لکہتا ہے کہ مسلمانون کے
لٹریچر کو اپنے عالمون کے احوال نویسی سے بڑا فخر ہے دنیا مین کوئی ایسی قوم نہ موجود ہے

نہ کبھی ہوئی جیسے اپنے ہاں کے بارہ صدی کے علماے کبار کی سوانح عمری تحریر کی ہے مسلمانوں
کی سوانح عمری کی کتابیں اگر ہم جمع کریں تو ہمکو غالباً معلوم ہوگا کہ اونمیں پانچ لاکھ مشہور اور نامآور
اشخاص کا حال ملیگا اور یہہ پایا جاویگا کہ کوئی قرن وہ سال مسلمانوں کی تاریخ کا ایسا نہیں ہے
اور کوئی مقدم مقام اونکے ملک کا ایسا باقی نہیں ہے کہ جسکے نام آور لوگونکا ذکر اور سوانح عمری
نہ ہوا ہو اور میں کہتا ہوں کہ یہہ تحقیقات کے بجاے پانچ لاکھ کے اوس سے زیادہ تخمینہ ہوگا
تحقیقات مسلمانوں کی بہ نسبت یونان [illegible] ہے —

باب ششم مطالعہ و حافظہ کے استعمال احوال و آثار میں

مطالعہ میں جو تم کو ترقی دینا چاہیئے اوسمیں حافظہ بھی بہت دخل رکھتا ہے جمع کرنے سے کیا فایدہ اگر ہم
اوسکو حفاظت سے نرکھ سکیں جسکو سیکھا ہے اور جو کچھ سیکھنا ہے اوسکو ہم یاد نرکہیں تو فضول ہے خصوصاً
اون خیالات میں بڑی احتیاط خبرداری چاہیئے جو کہ آلہ ہوں جو لوگ اشیا کی بیرونی سطح
پر بیٹھے ہیں اور معلومات کے حفظ سے رکھنے کی تکلیف نہیں گوارا کرتے اونکی محنت مفت رائیگاں
جاتی ہے یاد رکھنے کیلیے باتوں کی اصلیت کو بخوبی سمجھ لینا چاہیئے انسان کو ہرگز وہ بات یاد نہیں
رہ سکتی جسکو کہ اوسنے ایکدفعہ سرسری طور پر خیال سے چہوڑ دیا اور بخوبی نہ سمجھا ہو جب بہت
سی باتیں ذہن میں ایک ساتھ بھری ہوتی ہیں تو وہ سب یاد جاتی ہیں لہذا مناسب ہے کہ بہت
باتوں کی ایکبارگی اضطراب کیساتھ یاد رکھنے کی کوشش نکیجاوے بلکہ ایک ایک بات بخوبی
ذہن نشین رکھیجاوے — ترتیب و صف بندی سے بھی حافظہ کو بہت مدد ملتی ہے علیحدہ علیحدہ چیزیں
تو بہت بھول جاتی ہیں مگر قسم وار کرنے سے کم بھولی جاتی ہیں اسلیے قسم وار کرلینے سے یاد جلد ہو جاتی
ہے بار بار دوہرانا زیادہ مناسب ہے اگر ایک چوٹ کے مارنے سے میخ اندر نہ دہنسے تو
اور مارتے جاؤ اور مارتے ہی چلے جاؤ جب تک کہ وہ بخوبی نہ گڑ جاے ثابت قدمی کے سامنے
کوئی مشکل باقی نہیں رہ جاتی چند عادتوں کی باتیں بھی ذہن کی مدد کرتی ہیں مثلاً ایک

طالب علم اس تدبیر سے یہہ یاد رکہتا ہے کہ فلان مقام کے فلان کنارے پر فلان مقام واقع ہے دونون نام الف سے شروع ہین مگر یہہ تدبیر صرف نیم تربیت یافتہ کے لئے ضرور ہے مضبوط طبیعت والیکے لئے نہین ہے اس قسم کے لغو قاعدے قابل اطمینان کے نہین وہ ذہن مین اسقدر لغو و فضول نشانات بہر دیتے ہین جو دماغی قوتونکے ترقی کرنیکے مخل ہوجاتے ہین تواریخ مین سنہ و سال یاد رکہنے کیلئے اکثر یہہ تدبیر کیجاتی ہے مگر اکثر اعلی نامون کے یاد رکہنے سے تاریخ کا سلسلہ بخوبی یاد رہتا ہے مثلاً ہم یاد رکہتے ہین کہ سقراط نے جب زہر کا پیالہ پیا اوسوقت فلاطون کی عمر ۲۹ سال کی تہی اور اسی فلاطونکا شاگرد ارسطو مقدونیہ کے پادشاہ کے مشہور بیٹیکا اوستاد تہا یہہ کہنا ضرور ہے کہ گو یاد رکہنے کے لئے کیسی ہی آسانیان موجود ہون تاہم تحریری مدد کو حقیر سمجہنا لازم نہین ہے اپنی تعلیم کو ایکہی کوٹہری مین جمع کرنیکی کوشش نکرو بلکہ حافظہ و یادداشت مین تقسیم کرڈالو بالشک کاغذکے بہروسے قوت حافظہ کا بہروسہ کم ہوجاتا ہے پر وہ بہی ایک مفید اور با احتیاط کام ہے اور حافظہ کی غلطیون کے دور کرنیکے لئے عمدہ ذریعہ ہے حافظہ کو بچپن سے تہوڑا تہوڑا اور آہستہ آہستہ یاد کا متحمل بنانا چاہیے بعض لوگون نے اسقدر ترقی کی ہے کہ ایکہی دفعہ کے سن لینے سے بڑے بڑے طویل مضمون یاد کر لئے ہین جو لوگ کم یاد کرتے ہین اور سمجہنے ہی پر اکتفا کرتے ہین وہ جلد بہول جاتے ہین اور جو تہوڑا یاد کرتے ہین وہ تہوڑے ہی دیر مین محو کر دیتے ہین - مطالعہ کرتے وقت جدید معلومات اور قدیم کے اتصال پر اگر لحاظ رکہا جاوے اور جو دلیل جہان جہان کی ہو وہان وہان اوسکو خیال کرتے جاوین تو یاد کیلئے زیادہ کارآمد ہے -

صحت محنت سے صرف زندگی کی تمام مسرتین زایل ہی نہین ہوجاتین بلکہ اون سبکا سرچشمہ یعنی تندرستی بہی ضایع ہوجاتی ہے اگر تحصیل علم مین صحت کو تباہ کیا جاوے تو سخت غلطی ہوگی اور علم کا حاصل کرنا بیفایدہ ہوگا اکثر مطالعہ اگرچہ بہت لوگون نے جایز رکہا ہے لیکن تحقیق یہی ہے کہ اکثر محقق ڈاکٹر جایز نہ دیونگے خصوصاً گرم ملک مین گرمی کے دنون مین اور نیند کے گہنٹون کو

مطالعہ کے لئے چُرانا ہرگز جایز نہین ہے مطالعہ سے خون دماغ مین جاتا ہے اسلئے لیٹ کر نہ کرنا چاہئیے اوسکے
افراط اور بیقاعدگی سے اعضا مین شورش پیدا ہوتی ہے اور نامرتب خیالات کا سلسلہ اور دُشواریون ہمت
وخلل دماغ و درد سر پیدا ہوجاتے ہین اور آخر کار نیند نہین آتی اور امراض لاعلاج ہوکر موت کا سبب ہوتے ہین
جو طلبا یونیورسٹی کے امتحانات مین اپنے کو ممتاز کرتے اور اس امتیاز کو اپنی تندرستی کا اسقدر نقصان
اوٹھاکر حاصل کرتے ہین کہ وہ دنیاوی کاروبار کو کمزور جسمون کے ساتھ شروع کرتے ہین وہ بہت سے
کامون کے انجام دینے کیواسطے ناقابل ثابت ہوجاتے ہین اور اونکی یہہ کامیابی ناکامیابی سے بھی بدتر
ہوجاتی ہے حافظہ بھی وہ قوت ہے جس سے دوسری بہت سی قوتونکو آبیاری ہوتی ہے اگر وہ کند و
پابند ہوجاوے تو نہ صرف اوسکو بلکہ دوسری قوتونکو بھی ہرقسم کا نقصان پہونچیگا جیسے کہ ذہنون کی
محنت سے شگفتگی جاتی رہتی اور تعلیم کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے تعطیلون مین محنت و کتب بینی سے ہمیشہ
طلبا کو باز رہنا چاہیئے کیونکہ وہ تفریح کیلئے ہوتی ہین جو اون اصلی مقاصد کے برلانیکا سبب ہوتی ہین
جنکی لئے کتب بینی کیجاتی ہے۔ جو دیکھتے ہو کہ بڑے بڑے پڑھے ہوئے دنیا کو ترک کرکے بیٹھ گئے ہین
اونکا سبب کتابونکا کثرت سے پڑھنا ہے سخت محنت نے اونکو دنیا کے کام کا نہین رکھا کلیات ذہن مین ہین
پر جزئیات مین عمل نہین کرسکتے یاد اور عمل سے فرق ہے بہت سی چیزین یاد ہوتی اور وہ اونکو بہت اچھی معلوم
ہوتی ہین مگر وہ بالکل ناقابل عملدرآمد ناشدنی ہوتی ہین افلاس نے اونکی ہمت کم کردی ہے اسلئے
روٹی کمانے اور پیٹ پالنے کیلئے گوشہ نشین ہوگئے ہین علم کا یہہ نتیجہ ہونا چاہئیے تہا کہ اوسکو اپنے توشہ اور
اختلاط اور دوسرون کے لئے اذہین لانیکا آلہ قرار دیتے اونکی مثال اوس کاغذ کی سی ہے جو
آقا کے جہاز کو کرایہ پر کرکے ع: یاد اشعار ایک کشتی پر ہوا نحوی سوار پوچھا کشتیبان سے نحوی نے کہ یار سخن
کبھی آئی ہے تجھکو ابھی زبان - بولا کشتیبان نہین مین نحو دان - نحوی بولا افسوس عمر یہ ہوا تو نے اپنی کہو دی
اور کہا ہی تہا پہر وہ کشتی جا پڑی گرداب مین - تہا ہر ایک اوسوقت پیچ وتاب مین - پوچھا کشتیبان نے
نحوی سے کہ پیرنا آتا ہے تجھکو یا نہین - یون کہا نحوی نے باسوز جگر - مین ہون مطلق اس سے بیخبر - کشتیبان
کہ تو نے اپنا افسوس کی عمر ساری رائگان - غرق کشتی ہوگی اب گرداب مین - مینے ڈالا یکا آب مین

دوسرے الفاظ مین یون کہنا چاہیئے کہ اپنے طالبعلمی کی ابتدائی تعلیم سے جو اوس زبان مین سیکھتے ہو بولنے کی کوشش کرو یاد رکہو کہ زبان کتاب و مفرد سے بہت زیادہ تعلق نہین رکہتی بلکہ کان اور زبان سے ہے۔

۳- اسم کی نہایت سادہ گردان اور صیغونکو حفظ کرو۔

۴- جب اون اسمونکا فاعل و مفعول وغیرہ سیکھ لیا ہو تو کسی عام فعل کو صیغہ متکلم مین قواعد کے مطابق گردانو جیسے مین سورج کو دیکھتا ہون۔

۵- اس مشق کو اسمونکے ساتھ صفت لگا کر بڑہاؤ جیسے مین اوس سورج کو دیکھتا ہون۔

۶- اسطرح سے برابر اون فعلون کے ماضی و مستقبل حفظ کرتے جاؤ یہ مشق سے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔

۷- جب اسم و فعل و سادہ فقرونکی بندش و گردان سیکھ لو تب زیادہ پیچیدہ گردان شروع کرو

۸- جب کوئی قاعدہ یاد کرو تو ضرور اوسکو فقرون مین استعمال کر لو۔

۹- عام قواعد کی مستثنیات جب پڑہو تو اوسکو حفظ کر لو۔

۱۰- کوئی آسان جملہ یا گفتگو پڑہنا یا چاہیئے اگر تو ہرگز خیال نکرو کہ بولنے اور غور کرنیکی ضرورت نہین ہے بولنے کی مشق کیلیے یہ زیادہ مفید ہوتا ہے کہ غیر ملکی چیزونکو سادہ فقرون مین بلا مادری زبان کے دخل کے اوسی زبان مین لے آؤ جسکو سیکھنا چاہتے ہو۔

۱۱- پڑہنے اور بیان کرنیکی مشق کی بار بار دہرانا چاہیئے اور اوس کتاب کو جو زبان سیکھنے مین اول پڑہائی گئی ہے بار بار پڑہنا چاہیئے۔

۱۲- جہانتک ممکن ہو ایسی کتابین پڑہو جنکے مطالب سمجھنے مین اور اوس جگہ جس بیان کو پڑہو اگر اوسکی نسبت کچھ معلوم ہو تو سمجھنے مین زیادہ آسانی ہوگی۔

۱۳- پڑہتے وقت غیر زبان و مادری زبان کے محاورونکا مقابلہ کرو اور قلم یا پنسل سے نشان اور اوسکا ترجمہ مادری زبان مین اور چند روز بعد اوسی ترجمہ کو اوسی اصلی زبان مین کرو اسطرح سے محاورے ذہن نشین ہو جاوینگے۔

۱۴ — اس سب مشق کے بعد صرف و نحو سیکھنا چاہیئے۔

۱۵ — قواعد ہی پر اکتفا نہ کرنی چاہیئے بلکہ اصول قواعد کے دریافت کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے دفعہ چودہ مین قواعد یا انکا ذکر کیا ہے قواعد کسی زبان کے ہون وہ وہی ہوتے ہین جو بولنے والون سے استقرا کئے گئے ہین ابتدا مین مشکل ہوتے ہین جبتک وہ مواقع اور تعلقات جنمین قواعد وضع کئے گئے ہین سامنے نہون گے تب تک انکا یاد کرنا پھیکا اور بے ربط و بدمزہ معلوم ہوگا جو ایک نئے سیکھنے والے خصوصاً بچے کیلئے نہایت دشوار ہوگا قواعد باعث ترقی و لیاقت زبان کے نہین ہوتے بلکہ وہ صرف تکمیل تحصیل کا فایدہ دیتے ہین پس بعد کسیقدر تکمیل کے انکا پڑھانا خوشگوار و فایدہ رسان ہوتا ہے۔

۱۶ — یہ غور کرنی چاہیئے کہ دیگر زبانون سے وہ زبان کیا نسبت رکھتی ہے اس سے زیادہ محنت سے بچ جاؤگے۔

۱۷ — ہر صورت مین مشق مقدم ہے اولاً زبان سے بخوبی واقفیت حاصل ہونی چاہیئے جو ہمیشہ پڑھنے اور گفتگو کرنے سے حاصل ہوتی ہے جبکہ کوئی شخص گفتگو کرنے والا نہ ہو تو تم از خود گفتگو کرو کان اور زبان کی تربیت ہونی چاہیئے نہ آنکھ اور سمجھ کی۔

۱۸ — عمدہ عبارت پڑھنے اور بولنے اور ترجمہ کرنے اور ترجمہ کے ترجمہ کرنیکی کوشش کرو مشق مین ضرور ہے کہ ایک عمدہ نمونہ کے مطابق انکی نقل کیجاوے۔ اول ایک کتاب چنو جو ایک خاص اور عمدہ قسم کی عبارت کی ہو اور اسکے محاورے و جملے یاد کرلو اور خود بھی اسیقسم کی تحریر کی کوشش کرو۔

۱۹ — قبل اسکے کہ غیر زبان سے زبان مادری مین بکامیابی ترجمہ کرنیکی کوشش کرو بہتر یہ ہے کہ غیر زبان کے لہجہ کو سیکھ لو۔

۲۰ — جب مطالعہ کرنے کے لایق ہو تو پہلے مطالعہ کرو۔

۲۱ — مطالعہ کا نتیجہ پہلے استاد کو سُن لینا چاہیئے۔

۴۲ — بعد سننے کے جو مناسب ہو شائستہ طور پر سمجھا دینا چاہیئے۔

۴۳ — مدرسہ کو جیلخانہ اور لڑکوں کو مجرم بنا کر نہ بند کرنا چاہیئے معلم کا صورت بنانا اور بید ہلانا بچوں کیلئے ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ باد صرصر کے جھونکے کا اثر نرم و نازک پودوں پر۔

۴۴ — اونکے چہرہ سے لالہ و زعفران نہ کھلانا اور بدنکو مضروب نہ بنانا اور فرزانگی کیساتھ مردانگی سکھانی اور راحت و فرحت کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ اور ہر وقت معلم کو لازم ہے کہ جب تک یہہ یقینی نہ سمجھے کہ بچوں میں جسمانی یا عقلی یا اخلاقی نقص آجاویگا تب تک سزا نہ دیوے اور اونکی ہمت کو بڑھنے و شگفتہ ہونے دیوے پر بالخصوص جب کذب یا بے ایمانی اونسے صادر ہو تو ضرور تنبیہ کرے۔

۴۵ — طلبا کو نازک دماغ نہ ہونے دینا چاہیئے کہ چڑیا کی آواز سے پریشان ہوں اور بغیر دوا کہائے اور سوڈا واٹر کی بوتل اوڑائے کہانا نہ ہضم ہو جسکا دماغ ایسی دیوانگی کا ہوگا وہ تعلیم سے کیا فایدہ اوٹھاویگا۔

۴۶ — معلم و متعلم کی لیاقت میں ایک اندازہ مناسب ہونا چاہیئے نہ یہہ کہ غذائے نا ملایم کیطرح ثقیل ہو جاوے اگرچہ اندازہ مناسب کا مقرر کرنا دشوار ہے لیکن جو صاحب فہم و ذکا ہیں وہ جسقدر چاہیں اپنی قابلیت کو کم کر کے متعلم کے مناسب کر سکتے ہیں۔

۴۷ — جھگڑے کے علوم کے اختلاف میں شاگرد کو نہ پڑنا اور اختلافی علم نہ سکھانا بلکہ علوم متفقہ پڑہانا چاہیئے استاد و شاگرد کی مثال طبیب و مریض کی سی ہے۔ وہ سبب حیات باقی کا ہوتا ہے۔

۴۸ — معلم کو چاہیئے کہ بچوں کو صحبت بد سے بچاوے اور اونکا نگران رہے اور اخلاقی و عقلی و جسمانی حالت کی نگرانی و حفاظت و تربیت کرے خصوصاً آنا اور عمدہ و مناسب کہیلوں کی ترغیب ضرور دے اور روزانہ حتی الامکان نگران اور شامل رہے جسمیں پابندی نہ چہوٹے۔

۴۹ — معلم اوسکو ہونا چاہیئے جو تعلیم کرنے سے محبت رکھتا اور اپنے فرائض اور تعلیم کرنیکے فوائد سے آگاہ ہو۔

۵۰ — معلم کو طلبا کی طبیعت سے واقف ہونا چاہیئے اگرچہ کثرت طلبا میں ایسی واقفیت مشکل ہے تاہم ہوشیار معلم اندازہ کر لیتے اور یادداشت اور رجسٹر قابلیت کا بنا لیتے ہیں۔

۱۳۱- معلم کو خوش خلق و شیرین گفتار و خوش کردار ہونا چاہئے اسلئے کہ طلبا پر اوسکا بہت بڑا اثر ہوتا ہے۔

۱۳۲- آپسمین معلم و متعلم مین بزرگانہ و خوردانہ اور مصاحبانہ و بے تکلفانہ و مربیانہ برتاؤ ہونا اور طعن و تشنیع طرفین سے نہونا چاہئے۔ ذہین و محنتی و استعداد طالب علم پر خفا ہونے سے بڑا صدمہ ہوتا ہے وہ قریب المرگ ہو جاتے ہین جیسا کہ نپولین کا حال ہوا تہا کہ مدرسہ مین اگر وہ ٹوپی جسسے اوسکو ذلت ہوتی تھی اوتار نہ لیجاتی تو بےہوش تو ہو ہی گیا تہا مر جاتا ابوامامہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت نے جس نے ایک آیت قرآن مجید کی کسی بندہ کو سکھلائی تو وہ اوسکا مولی ہے سزاوار ہے کہ اوسکو شرمندہ نکرے اوسپر فوقیت نہ ڈہونڈے اور جس نے یہہ کام کیا اوسنے گویا اسلام کے دستون مین ایک دستہ کو توڑ ڈالا۔

۱۳۳- سلسلۂ تعلیم کے شکست ہونیسے جو نقصان ہوتا ہے وہ وہی جانتے ہین جنہون نے اوس سے نقصان اوٹھایا ہے تعلیمی فرایض مین اس سے زیادہ کوئی بدی اور کوئی خرابی نہین ہے کہ سلسلۂ تعلیم قایم ہوکر ترک ہو جاتا ہے یا اوسمین تغیر و تبدل ہوتا رہے بخلاف اوسکے صرف سلسلۂ تعلیم کے قایم رہنے سے دوگنا اور بہت فایدہ ہوتا ہے۔

۱۳۴- ہر قسم کا سامان تعلیم کے لئے مہیا ہونا چاہئے شکستہ و بوسیدہ ہونے سے نہایت پریشانی و دقت ہوتی ہے لڑکونکو فکرمند رہنے سے خواہ وہ فکر اون اسبابون وغیرہ کی ہو جو تعلیم کے لئے ضروری ہین یا دوسری قسم کی نہایت نقصان ہوتا ہے اور وہ تعلیم کے حق مین زہر قاتل ہین۔

۱۳۵- تحریر تعلیم کا ایک جزو اعلی اور اوسکا بہت بڑا رکن ہے اوسکو ابتدا ہی دلچسپ اور سادہ طور سے سکھلانا چاہئے۔ اہل یورپ اس قسم کی ترغیب و تحریص کرتے ہین جسمین نہایت فایدہ ہوتا ہے کہ اگر لکھہ لوگے تو فلان عزیز و فلان شخص سے خط و کتابت کر سکوگے اور فلان کہیل کی فلان بات لکھہ لینے سے نہ بہولوگے صرف جو اس مٹھائی پر مین لکہہ لو تو وہ مقدار مٹھائی تمہاری ہے خصوصاً شارٹ ہینڈ اور خوشنویسی اس زمانہ مین نہایت ضروری ہین بلکہ ہمیشہ ضروری تہین اور

غالباً زہن اب اوسمین حروف سے اشارہ نہین کرتے بلکہ لکیرون اور نقطون سے سمجھ لیتے ہین پندرہ دن کی محنت مین شارٹ ہینڈ جدید سیکہ سکتے ہین وہ کچہہ مشکل نہین صرف مشق چاہیے۔

۳۶۔ خوش آوازی و لہجہ کو طریق تعلیم و تقریر و نیز روزانہ کی گفتگو مین بڑا دخل ہے اور وہ اثر ڈالنے اور راغب کرنیکا بہت اچہا ذریعہ ہے بخلاف اسکے بدآوازی اور مکروہ الصوتی نفرت پیدا کرتی اور بات کے سمجھنے مین دقت ڈالتی ہے اسلئے ابتدا ہی سے اوسکی تعلیم مقدم سمجھکر کرنی چاہیئے کیونکہ اگر بچپن مین عادت نہین ڈالی جاتی تو قوتون کے استوار ہو جانے کے بعد اوسکا حاصل ہونا قریب محال کے ہوتا ہے اور جو حاصل بہی ہوتی ہے تو ویسا اچہہ عمدہ نہین ہوتا جیسا کہ بچپن سے مشق کرنے سے ہوسکتا تہا اور تمام عمر کیلئے ایک قسم کا نقص ہوجاتا ہے۔

۳۷۔ تعلیم کرنے سے صرف یہی فایدہ نہین ہے کہ اپنی مدد آپ کرنیکا وہ بہت اچہا طریق ہے بلکہ دوسرونکی مدد کرنیکا سب سے بہتر طریقہ بہی یہی ہے اور یہی ہر سب کا اعلیٰ انسانی فرض ہے ہم اس دنیا مین اپنے ہی لئے نہین جیتے اور نہ ہمکو صرف اپنے ہی خاطر جینا چاہیئے یہہ خودغرضی اور خفیف الحرکاتی ہے اسلئے اوستاد کو تعلیم کرنے سے محبت رکہنی چاہیئے۔

۳۸۔ اوستاد کا مفید مضامین کا زبانی بتلانا بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔

مختصر ایک الوداعی تقریر ہم لکہتے ہین اوس سے اوستادی و شاگردی کے تعلقات ظاہر ہونگے

اوستاد۔ آج مین تمکو اپنے اور اپنے مکتب کے لڑکون کیطرف سے الوداع کہتا ہون آج اوستادی و شاگردی اور ہم مکتبی کا خاتمہ ہوگیا مین تمکو مثل اپنے لڑکونکے جانتا اور پیار کرتا تہا اور جانتا اور کرتا ہون اور جب تک دنیا مین ہون ہذا لئے چاہا اور کرونگا مگر اوستادی و شاگردی کا ایسا خاتمہ ہے کہ مجھکو اس محبت کا بدلہ اوستادی کے ساتہہ کرنا پڑتا تہا کبہی کبہی مین نے تمکو تمہاری غلطیون پر متنبہ کیا ہوگا بلکہ شاید کسی بات پر ملامت بہی کی ہو سو وہ تنبیہ و ملامت سب تمہارے فایدے تمہاری اصلاح اور تمہاری بہتری کے واسطے تہی۔

جب دو آدمی دنیا مین کسیطرح کا تعلق رکہتے ہین چاہے وہ تعلق ہمسائگی اور ہم وطنی اور انسانیت

ہی کاکیون نہو مگر بہت سے حقوق ایک کے دوسرے پر ہوتے ہین وہ تعلق جو مجھکو تمہارے ساتھہ
تہا مین کہہ چکا ہون کہ تعلق پدرانہ و پسرانہ کے قریب قریب تہا ہر چند مین تمہارے حقوق کے
ادا کرنے مین اپنے مقدور بہر کوشش کرتا رہا ہون لیکن ممکن ہے کہ مجھسے تمہارے کسی حق کے
ادا کرنے مین کچہہ فروگذاشت ہوئی ہو سو آج مین اس بہرے مجمع مین تمسے معافی چاہتا ہون
اسواسطے کہ مین آدمی ہون اور آدمی کو کبھی یہہ دعوے نکرنا چاہیے کہ اوسنے اپنے فرایض
انسانیت کو پورا پورا ادا کیا ہے دو چار دفعہ کی صاحب سلامت سے آدمی کی محبت
ہو جاتی ہے اور جنسے تو اسقدر عرصہ کی مخالطت اسقدر ایام تک رہی تعلقات بعد جدائی کے
خود بخود ضعیف ہو جاتے ہین جدائی کوئی انوکہی بات نہین ہے پس کیا انکو سمجہا لینا کوئی
بڑا کام ہے کہ پہلے ہی سے تعلقات کو ضعیف فرض کر لیا جاوے تمہاری حالت مین جو انقلاب
عظیم ہونیوالا ہے مجھکو امید ہے کہ تم اوس سے بیخبر نہین ہو اور تمکو شکر کرنا چاہیے کہ جس امتحان کے
لئے تم بلائے جاتے ہو تمکو اوسکے واسطے طیاری کرنے کی اچھی خاصی فرصت و فراغت حاصل
ہے جو کچہہ تمنے پڑہا و لکہا اور سنا اس امتحان مین تمہارا صلاح کار اور مددگار ہوگا جو شخص
تمہاری طرح کتابونکا ذخیرہ پاس رکہتا ہے وہ اپنے تئین تنہا یا بے یار و مددگار خیال کرے
تو اوسکی غلطی ہے ابتک تو جو کچہہ تمنے پڑہا تمکو قصہ و کہانی معلوم ہوا ہوگا لیکن وہ کہانی
ابتک جگ بیتی تھی اور اب آپ بیتی ہوگی کتابین اگرچہ تہوڑی ہین مگر غور کرنے اور عمل
کرنیکو بہت ہین اور مین تمہارے فایدہ کی نظر سے یہہ نصیحت تمکو کرتا ہون کہ تم انتظام کے
ساتھہ کتب بینی کرتے رہنا۔ اگر تم اپنی سابقہ حالت اور حال کی حالت سے موازنہ کروگے
تو تمکو معلوم ہوگا کہ تعلیم نے تمکو کیا کیا فایدے پہونچائے اگرچہ تم ایک طور پر جدا ہوتے ہو مگر
میرے اور اپنے ہم مکتبونکے دلونسے ہمیشہ نزدیک ہوگے اور وقتاً فوقتاً جو فایدہ تمکو
اس مکتب سے پہونچنا ممکن ہے پہونچتا رہیگا جو عمدہ مضمون ہم یاد دینگے اوسکے پڑہنے مین تمکو
بھی شریک کر لیا کرینگے۔ صرف ایک بات اور کہہ لینے دو اگر یہ تمکو نہ کہونگا تو گویا تمہارا فرض

وہ ارض ہے اور جو چیز ہمکو اپنے سر پر دکہائی دیتی ہے وہ آسمان ہے اور کوئی شک نہین کہ عرب قدیم نہون نے سبکے پہلے ان الفاظ کو وضع اور استعمال کیا تہا جب تک کہ یہہ الفاظ علمی الفاظ نہین ہوے اسقدر سے زیادہ اور کوئی معنی اون لفظون کے نسمجہے ہونگے اور اونکے خیال مین کبہی دوسرے معنی نہون گے کیونکہ علمی خیالات اوسوقت نہین پیدا ہوے تہے اور ہمنے قدیم سے وہ زمانہ مراد لیا جبکہ صرف تخت و فوق پر اوسکا استعمال ہوا ہو کیونکہ وضع زبان کا وہی وقت لینا موزون ہے جبکہ سوسایٹی قایم ہوئی ہو ہان یہہ کہا جا سکتا ہے کہ جو لفظ علمی خیالات یا غلط فہمی کیوجہسے غلط یا صحیح ماہیت پر وضع یا دوسری زبان سے معرب ہوے وہ ضرور اپنی ماہیات و تشخصات پر دال ہین۔ شرح مواقف مین بحث اس بحث سےکہ دلائل نقلیہ جنسے مطلب پر استدلال کیا جاتا ہے مفید یقین ہین یا نہین اسباب کی دلیل نقل ہے کہ جن الفاظ سے استدلال کیا جاتا ہے اونکی نسبت جاننا چاہیے کہ وہ انہی معنون کیلئے وضع کئےگئے ہین جو معنی اون سے لئے جاتے ہین اور اسباب کا بہی جاننا چاہیے کہ یہی معنی اون سے مراد بہی ہین۔ پہلی بات کے جاننے کے اصول تین ہین لغت و صرف و نحو اور تینون اصول روایت احاد سے ہم تک پہونچے ہین مثلاً اصمعی و خلیل و سیبویہ سے اور اگر وہ صحیح بہی ہون تو ممکن ہے کہ خود اہل عرب نے اسمین غلطی کی ہو اسلئے کہ امرالقیس جو سب سے مشہور شاعر زمانہ جاہلیت کا تہا اوسنے کئی جگہہ ان باتون مین غلطی کی ہے اور ان اصول کی فروعات قیاس پر مبنی ہین اور روایات احاد و قیاس دونون ظنی دلیلین ہین انتہے۔ پس اس دلیل سے لغت و صرف و نحو اور اونکی فروعات قیاسیہ ظنی ثابت ہوتے ہین کہ لوگون نے استقرا کیا اور اونکے استقرا و قیاس سے جب یہہ معلوم ہوا کہ یہہ الفاظ اسطرح پر آئے ہین اور دوسرے طور پر اونکو نہ ملے تو اونہون نے قواعد بنا دیے یا اس قیاس پر کہ جو اونکو یا اونکی زبانکو گران معلوم ہوا اور بلغا و فصحا کے کلام مین اونکو نہ ملا تو اونہون نے اوسکو غیر فصیح و غیر بلیغ لکہہ دیا لیکن صرف اونکا استقرا ہی اور اونکو نہ ملنا ہی دلیل کافی نہین ہوسکتی باوجودیکہ یہہ صورت بہی ہے کہ اہل زبانون سے بہی غلطی ہوئی اور یہہ کسیطرح ثابت نہوا کہ واضع نے بہی اوسکو غیر صحیح قرار دیا تہا عام اہل زبانونکا محاورہ و عام ذوق

صرف تائید اسکی کرتا ہے کہ ایسا رواج نہین ہے لیکن کسیکو اتفاقاً اسبات پر مجبور نہین کرتا کہ وہ
استعمال ہی نکرے کیونکہ واضع کی تقلید اور رعایت اور دوسرونکی روایات اور جب معنی بہ سبب وضع
کے کم و بیش ہوئے تو اوسکو وضع ثانی سمجھنا چاہیئے اور اس صورت مین ہر شخصکو اختیار ہوگا کہ
وضع اول کو اختیار کرے یا عدول کرکے ثانی کو اور جسکو بہتر سمجھے اوسکو انتخاب کرے۔ بلکہ فصحاء و بلغا
اہل کلام کو یہہ اختیار حاصل ہے کہ وضع کردہ الفاظ کے معنی وسیع یا تغیر و تبدیل کرین قواعد زبان کے
مرتب کرنیوالے صرف چند اشخاص ہوتے ہین اسکو چاہئے دو کہ انمین باہم اختلاف بھی ہوتا ہے
اسلئے اونکی ہمیشہ تقلید کرنا بیجا ہے حالانکہ اونکا مذہب ابھی قیاس کی حدتک ابھی تک نہین پہونچا
اور ابھی تک قیاس و روایات ارادہ پر مبنی ہے۔ مثلاً واضع نے قول کا لفظ اور صدق کا لفظ علحدہ
جدا وضع کیا اب اگر کوئی قواعد بنانیوالا کہے کہ دونون ملا کر یعنی صدق قول کے لکھنے سے فصاحت
جاتی رہتی ہے اور نہ بولنا چاہیئے کیونکہ اہل زبان کے کلام مین نہین آیا اور مخارج مین گران ہے
تو اسکا تسلیم کرنا ضرور نہین ہے کیونکہ ہم کہینگے کہ فصحائے اہل زبان کے کلام مین نہ آنا کچھہ اشکال پیدا
نہین کرتا واضع نے تو وضع کیا ہے وسعت زبان کو کیون رد کیا جائے اگر بالفرض وہ حروف قریب المخرج
آجاتے ہین تو اونمین کسیطرح کم و بیش تقلیل و تغیر کرلو کہ کثرت استعمال کے لایق ہوجاوین اور کوئی
نشان فرض کرلو تاکہ اسکے تغیر پر دال ہو نہ یہہ کہ اوسکا الغا منع کرو اور زبان کی وسعت کو روکو کیونکہ اکثر
زبانون مین بعض الفاظ مین دو حرف ایک ہی قسم کے متصل آگئے ہین اور واضع نے اون الفاظ کو
وضع کیا ہے۔ غرض ہماری اس بیان سے یہہ ہے کہ زبان کو وسیع کرنا چاہیئے نہ قواعد کے
شکنجے سے کسکر تنگ کرنا۔ دوسرے قواعد زبان کے ظنی ہوتے ہین اور مثل وضع ثانی کے ہوتے
ہین اسلئے اوسکی تقلید ایک فصیح اور بلیغ پر ضرور نہین ہے اور کسی فصیح پر اسقسم کے قواعد کی بنا پر
اعتراض کرنا بیجا ہے صرف جو کوشش ہونی چاہیئے وہ یہی ہے کہ سہل المخارج ہوجاوین نہ یہہ کہ
استعمال ہی خلاف فصاحت و بلاغت سمجھا جاوے پس جو لوگ کتب بینی کرتے ہین اونکو لازم
ہے کہ ہمیشہ وضع الفاظ اور اونکی دلالت پر خیال رکھین اور تقلیداً کسی لفظ سے معنی وضعی معنی سمجھین

لیوین جیسی تعلیمی مسائل میں بہت نقصان پیدا ہوتا ہے۔

باب دوازدہم سفر کی فضیلت و حقیقت اعتدال احوال و آثار میں

سعدی ہند خواجہ الطاف حسین حالی سلف کے سفا کی تعریف میں فرماتے ہیں اشعار

سدا اونکو مرغوب تھا سیر و سفر ۔ ہر ایک براعظم میں اونکا گذر تھا ۔ کہنگالا ہوا اونکا سب بحر و بر تھا
جو لنکا میں تھے اونکا بربر میں گھر تھا ۔ وہ گنتے تھے یکسان وطن اور سفر کو ۔ کہ گھر اپنا سمجھے تھے ہر دشت و در کو

سفر کرنے سے عجائبات قدرت اور غرائبات فطرت دیکھنے میں آتے ہیں اور مختلف قسم کی عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے اور ان لوگوں سے صحبت ہوتی ہے جو اپنے ملک میں نہیں ملسکتے اسطرح جو خوبیاں اپنے ملک میں نہیں ہوتیں وہ حاصل ہوتی ہیں۔ تعصب کم ہوتا اور دوسروں کے نیک افعال و اطوار کے اختیار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ عقل کو روشنی خیالات کو وسعت و ترقی اور مختلف قسم کے تجربے حاصل ہوتے ہیں جو بغیر اسکے کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتے غرضکہ ہر شخص کو سفر سے بہت فائدہ ہوتا ہے السفر وسیلۃ الظفر مشہور مقولہ ہے تجربہ کار لوگوں کی رائے ہے اور اہل یورپ بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ باہر کی تعلیم زیادہ مفید ہوتی ہے اول گھر کی محبت شفقت سے باز رکھی جاتی ہے اور گھر میں نگرانی معقول نہیں ہو سکتی امیروں کے بچوں اور بہو بیٹیوں کا لحاظ و محبت اور نوکروں کی مختلف قسم کی خاطر داری کے اثر سے بچوں کی اخلاقی تعلیم کو بہت نقصان پہونچاتے ہیں اور سوسائٹی کی اچھی نہیں ہونے دیتے۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جو لوگ مدینہ میں پیدا ہوئے تھے اونمیں سے ایک مرد مدینہ میں فوت ہوا تو آنحضرت نے بعد اوسپر نماز پڑہنے کے فرمایا کاش اپنی پیدائش کے مقام کے سوا اور کہیں مرتا لوگوں نے سبب پوچھا فرمایا مردہ جب پردیس میں مرتا ہے تو اوسکے لئے اوسکے مولد سے اوسکے آخر نقش قدم تک جنت سے اندازہ کیا جاتا ہے سفر جتنا کیا جاویگا اوسکے مطابق اوسکا ثواب ہوگا مثلاً کوئی شخص اوس علم و اقتضا کے حاصل کرنیکے لئے جو اوسکے ملک میں نہو سفر کرے

تو اسکا ثواب زیادہ ہوگا اور اگر وہ فرض ہوگا تو اور ثواب ہوگا اسیطرح بتفاوت
مراتب ثواب ملیگا۔ حج کیلئے سفر کرنا اسلام مین بصورت استطاعت ضروری ہے اگر دین کے اندر
تشویش ہو اوسکی وجہ سے سفر کرے تو اوسکا ثواب بہت ہے کیونکہ ہر قسم کے فوائد اوسمین
حاصل ہونگے۔ بعض اوقات بیماری و گرانی وغیرہ کیوجہ سے سفر کرنا ضرور و مستحب ہوتا ہے کما اشار
الیہ امام الغزالی فی الاحیا۔ فرمایا اللہ تعالی نے قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المجرمین
(نحل) تو کہہ پہرو ملک مین تو دیکہو کیسا ہوا انجام گنہگارونکا اور فرمایا قل سیروا فی الارض فانظروا کیف
بدء الخلق ثم اللہ ینشئ النشاۃ الآخرۃ ان اللہ علی کل شئ قدیر (عنکبوت) تو کہہ پہرو ملک
مین پہر دیکہو کیونکر شروع کی ہے پیدایش پہر اللہ اوٹھاویگا پچھلا اوٹھان بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے
افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا او آذان یسمعون بہا فانہا
لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔ حج ۱۴۴۔ آیت کیا پہرے
نہین ملک مین پہر اونکو دل ہوتے جنسے بوجہتے یا کان ہوتے جنسے سنتے سو کچہ آنکہین اندہی نہین
ہوتین پر اندہے ہوتے ہین دل جو سینون مین ہین۔ آنحضرت نے تنہا سفر سے منع فرمایا (احمد)
اور فرمایا کہ بہتر ساتھی چار ہین ابوداؤد و ترمذی و حاکم غالباً چار سے یہہ فائدہ ہے کہ حفاظت سامان
و پہنچنے پر ایک کام کریگا دوسرا سامان کیلئے جاویگا اور تیسرا اور چوتہا ملکر سیر کو نکلینگے کیونکہ
تنہا پریشانی بہت ہوتی ہے اور چار آدمی سے اکثر حفاظت بہی ہوتی ہے اور فرمایا سفر مین
جب جاؤ تو ایک کو اپنا حاکم کرلو طبرانی بروایت ابن مسعود اور اکابر سلف نے ایسا ہی کیا ہے
اور کہا کہ یہہ وہ امیر ہے جسکو آنحضرت نے امیر کیا ہے بزاز و حاکم بروایت عمر فاروق
اور ضرورت امیر کی اسلئے ہوتی ہے کہ مشورون اور راہون اور سفر کی منزلون کے تعین
مین رائین مختلف ہوتی ہین اسلئے ایک رائے فیصلہ کریگی۔ سفر مین سات رخصتین
امام غزالی نے لکہی ہین۔ قصر نماز، افطار روزہ، موزون پر مسح کرنا، تیمم، دو فرض نمازونکا
جمع کرلینا، نماز نفل سواری پر اور پا پیادہ چلنے مین ادا کرلینا۔ چونکہ سفر سے محبت و سہولت

کسب یا غور وہر قسم کا علم و تجربہ اور سب چیزین حاصل ہوتی ہین لہذا اوسکا ذکر یہانپر کیا گیا اور سفر مین
نوجوان کا ہونا اور بلا غور کے بات کرنا سخت تکلیف دیتا اور مختلف قسم کی ذلت و نقصان کا سبب ہوتا ہے
اور کمزور و بیمار آدمی کے لیے سب سے زیادہ مضر ہے بعض لوگون نے سفر کو سقر سے تشبیہ دی ہے
اور اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ بعض اوقات وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے خصوصًا زمانہ قدیم مین بہت دقت
تھی اور اب ریل و تار و ڈاکخانہ وغیرہ کے زیادہ جاری ہو جانے سے سفر مین بڑا آرام ہو گیا ہے
خصوصًا اہل یورپ بکثرت سفر کیا کرتے ہین اور جہازون اور ریلون اور ہوٹلون کی کروڑہا روپیہ
کی آمدنی ہو گئی ہے اور تجارت و معاشرت کو بیحد فایدہ اوسکے سبب سے پہونچتا ہے ۔

باب سیزدہم تجربہ کی فضیلت و حقیقت و اشغال و احوال و آثار مین

بلاشک علم کی تحصیل مین کتابین نہایت مفید اور کار آمد ہوتی ہین اور کسیقدر حصول کمالات و فنون کے
سیکھنے مین کام آتی ہین مگر صرف کتابین ہی اصلی و حقیقی ذریعہ تعلیم و تربیت کا نہین ہین بلکہ خاص کر
اون علوم کی تعلیم مین بھی جسمین وہ نہایت ضروری سمجھی جاتی ہین صرف وہی ذریعہ اونکی تحصیل
کا نہین ہو سکتین کیونکہ کسی صورت مین وہ قوت کی پیدا کرنیوالی نہین ہین بلکہ صرف آلات و اوزار ہین
اور وہ اوزار بھی مصنوعی جو قدرتی طور پر ہمارے بناوٹ کے جزو نہین بلکہ خارجی و بیرونی ہین اور
علاوہ اون اوزارون کے ہین جو قدرتی طور پر ہمارے تن بناوٹ کیا ہوا ہین - اور یہ اون مصنوعی
اوزار کی مدد کے لئے بھی بہت زیادہ کار آمد ثابت ہوئے ہین مثلًا اگرچہ دوربین و خوردبین کے
ذریعہ سے عجائبات نظر پڑتے ہین مگر اونکے ہونے سے یہہ ضرور نہین ہے کہ ہم اپنی آنکھون سے اونکا
کام بلا اون کے نہ لین یا آنکھون کو کم قدر سمجھین اصل ذریعہ غور اور تجربہ اور کام کا کرنا ہے جب
انسان ان ذریعون سے حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے تو کتابین وغیرہ دیگر کمی کو پورا اور غلطیون کو درست
اور ناقص کو کامل کر دیتی ہین اور جانچ و پرتال کا سبب ہوتی ہین بغیر تجربہ کے کتابین مثل اوس بارش
اور دھوپ کے ہین جو بلا جوتی ہوئی زمین پر پڑتی ہے جس طرح معدنیات کے بابت کتاب اوس

کرتے ہین پر حقیقت یہہ ہے کہ بوڑھے علی العموم ضعیف العقل و ضعیف القویٰ ہو جاتے ہین
اسلیے بڑبڑا اوٹھتے ہین۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے خوب فیصلہ کر دیا ہے کہ بزرگی بہ عقل است
نہ بسال ایک شخص جسکا ذوق سلیم ہو تھوڑے ہی عرصہ مین ایسا تجربہ حاصل کر سکتا ہے
جو احمق کو عمر طبیعی مین بھی نہ حاصل ہو سکتا۔ یہہ ایک کڑوی بات ہے اور ممکن ہے کہ بوڑھے
بوڑھے ناراض ہون اور چھوٹی تاویلین بیان کرین مگر اس سے کچھہ چارہ نہین ہے سچ بہی کہنا
اور انکی ناراضی سے بھی بچنا۔ این خیال است و محال است و جنون۔ وہ اپنے استحقاق کو خلاف
اپنے تجربہ کے کام مین لاتے ہین اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود نا تجربہ کار ہین ولیم پٹ کے زمانہ
وزارت جسکی عقل بالغ اور ذہن رسا کی نسبت انگریز عموماً اور کل دنیا کے نوجوان خصوصاً ناز کر سکتے
ہین ایک شہادت کافی بیان سابقہ کی ہے کہ اوسنے ایک عظیم الشان سلطنت کے اہم معاملہ وزارت
کو جبکہ وہ ۲۴ سال کا جوان تھا نہایت خوبی سے انجام دینا شروع کیا تھا مجرب الحکما المذہبۃ قابل
یاد رکھنے کے ہے۔ لغت مین تجربہ کے معنی آزمانے کے ہین اور اصطلاح مین ایک باضابطہ عمل کا نام ہے جسکے نتائج
سے واقفیت و یقین حاصل ہو جاوے اگرچہ طمانیت قلبی بلا عمل کے بہی حاصل ہو جاتی ہے لیکن کلی
یقین بہ تجربہ کے ہوتا ہے۔

باب چہاردہم علم کیلیے سوال کرنے کی فضیلت و حقیقت و اعتدال احوال اوقات مین

علم سوال کرنیسے بڑہتا ہے اور اہل علم و ہنر سوالکا جواب بخوشی دیتے ہین مختلف اشخاص سے بذریعہ
سوال کے اونکے ہنر و پیشہ کے خاص خاص تجربات معلوم ہو سکتے ہین اسلیے جو بات نہ جانتے ہون اوسکے
پوچھنے اور سیکھنے مین شرم نہ کرنی چاہیے لیکن ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے سوال کرنا چاہیے
کہ مجیب کو گران نگذرے یہہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ سوال کرنیوالون کی لیاقت مین بہت جلد
ترقی اور وسعت ہو جاتی ہے اور جزوی جزوی امور اور چھوٹی چھوٹی باتون سے کلیات اور بہت مفید
باتین معلوم ہو جاتی ہین۔ بیکن نے لکھا ہے کہ ترقی علم کا مدار تجربہ اور مشاہدہ پر ہے جب تک اشیائے

خارجی کا سرمایہ ذہن میں جمع نہو جاوے تبتک قوت متفکرہ کے عمل سے کچھ نتیجہ و ثمرہ حاصل نہین
ہوتا ہے - اور مین کہتا ہون کہ قوت متفکرہ عمل ہی نہین کرسکتی جبتک جزوی امور نہ معلوم ہون
اصول کا فیصلہ نہین ہوسکتا اور کلیات ٹھیک طور سے متفرع نہین ہوسکتے کیونکہ جزئیات سے کلیات
صحیح نکلتے ہین اور جبتک سرمایہ ذہن میں جمع نہو جاوے تفکر عمل کر ہی نہین سکتا -
مذکورہ بالا بیکن کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی انسان کے سادہ پیدا ہونیکا قایل ہے سوال مین [illegible]
شرم نکرنا چاہیے اور جو بات معلوم نہو کہدینا چاہیے نہ کہ بناکر واقفیت ظاہر کیجاوے یہہ کوئی برائی
نہین ہے کہ کوئی بات معلوم نہو سب باتین کوئی نہین جانسکتا -

باب پانزدہم فصاحت و بلاغت کی تعریف و تقریر و مناظرہ و بحث و مباحثہ و وعظ کے بیان و کرنیکے فواید و قواعد و نظایر اور اون کی فضیلت و حقیقت و امثال و اقوال و آثار مین -

تقریر کرنا بجاے خود ایک کمال ہے وہ کبھی سوال کرنے مین استعمال ہوتی ہے اور کبھی جواب دینے
مین کبھی اوس سے وعظ و پند مقصود ہوتا اور کبھی خاص آدمیون پر اثر ڈالنا پڑتا ہے کبھی وہ مجامع عام
مین کیجاتی ہے اور کبھی چند خاص لوگون مین لہذا اوسکا بیان یہی یہان مناسب ہے فصاحت
کی ایک لغت [illegible] یہہ شگفتگی ہے کہ وہ کسی کام کے کرنیکے لیے آدمی کو آمادہ کرے افلاطون
نے یہہ کہا ہے کہ وہ ایک فن خوشامد کرنے اور فریب دینے کا ہے اسمین شک نہین ہے
کہ عوام اوس سے بہت دہوکا کہاتے ہین مگر عاقل دہوکا نہین اوٹہا سکتے لیکن اکثر
تیغ زبان سے بہ نسبت تیغ نیام کے زیادہ کام نکلتا ہے اور جو قوت کہ دوسرون کی فہم کو [illegible]
فیصلہ اور دوسرون کے خیالات کی رہنمائی کرتی ہے اور آدمیون کے دلپر قوی اثر ڈالنیکا
سبب ہو وہ نہایت بیشبہ لطیف قوت ہے بشرطیکہ اعتدال کیساتھہ برتی جاوے انسان
بولنے والا پیدا ہوا ہے اور بولنا وہ کمال ہے جو دماغی قوتون کی ترتیب اور ترقی سے

حاصل ہوتا ہے اور زبان اوسکو ظاہر کرتی اور روشنی مین لاتی ہے جو شوق اوس چیز کو
کہ دماغ کے پوشیدہ و تاریک کردن اور عمیق گڈھو نمین متمکن ہو باہر لاوے وہ نا چیز
نہین ہے اتفاقیہ اشارات اور واقعات اور گفتگو سے بڑا سے مفید خیالات یاد آجاتے
ہین اور مباحثہ سے دلی ولولے شگفتہ ہوتے ہین باہمی خیالات کے تبدل سے سمجھنے اور
فیصلہ کرنیکا موقع ملتا ہے اور بہت سی رائین جو تنہائی مین سمجھ مین نہین آسکتین وہ
صاف ہوکر قایم ہو جاتی ہین جو طالب علم مکتب کی قید مین ہوتے ہین اوس قید سے جب
اونکی روح پر ایک قسم کا زنگ آجاتا اور ایک گونہ ناتراشیدگی اونمین پیدا ہو جاتی ہے
تو سنجیدہ گفتگو اور مناظرے سے اونکے خیالات روشن اور شگفتہ ہو جاتے اور مضمون کو لباس
پہنا سکتے ہین جسکو ایسی خوبی سے ظاہر کر سکتے ہین جو انسانی حالتین انقلاب عظیم اور
بڑی بڑی اصلاح کا سبب ہوتے ہین اور معترضکو معترض بنا دیتے ہین ۔ کالجون مین مخالف لائل
کے ساقط اور مناظرہ اور اوسکے سلسلہ کے قایم کرنیکی ضرورت پڑتی ہے اسلئے اوسکے ذریعہ
سے قوت منطقی کو قوت حاصل ہوتی اور مجمع عام مین گفتگو کرنے اور عام کاروبار مین ورزشکا
ملکہ حاصل ہوتا اور عقل کو جودت اور شوق اور توجہ کو وسعت ہوتی ہے اور ایسی عمدہ مشق
حاصل ہوتی ہے جو اون طالب علمون کے حق مین نہایت مفید ثابت ہوئی ہے جنسے امید
ہو سکتی ہے کہ آیندہ انجمنی سوسائٹیون اور دیگر جماعتون کے نیک ممتاز و کارآمد ممبر ہون کے
اوس سے تعلیم و تربیت کو بہت زیادہ فایدہ پہونچا ہے اور یورپ کا ایک شغل خاص ہو گیا
ہے ۔ فصاحت کو ایک قدیم زمانہ کی شاعر شیرین زبانی کا ملکہ کہا ہے جن لوگون نے اپنے آپکو اس ملکہ
سے آراستہ کیا ہے وہ دنیا کے سب سے بڑے عظیم الشان و نمایان کام کرنیوالے ہوئے ہین
اونہون نے حب وطنی اور اصلاح انسانی کے خیالات کے جنگل مین ایک چنگاری ڈالکر شعلون کو
بھڑکا دیا اور لوگون کے دلو نمین حقیقی جوش اور سرگرمی کے چراغ کو روشن کر دیا اور اوسنے لوگون کو
اور بدکاریون کو پچھاڑ دیا اور مروجہ عیوب کی اصلاح کی جہالت و گمراہی کے اندھیرے مین تھے

وہدایت کی مشعلین روشن کردین مذہبی عقاید کے بحر عظیم مین تاطوفان وطلاطم پیدا کر دیا ہے
یا اوسکے ناخدا ہو گئے ہین جدال وقتال کے فتنہ خوابیدہ کو جگا دیا یا سلا دیا اونکا کرتب رہا ہے
اسلیئے یہہ استحقاق ہے کہ بمقابلہ کام کرنے والون کے لفظون کے آدمیونکا بھی کچھہ نکچھہ نام لیا جاوے
ایک بزرگ نے کہا ہے کہ گویائی قوت ہے اور خاموشی ضعف ۔ نہ موجودہ اشخاص ہی کو فصاحت
وبلاغت سے فایدہ پہونچتا ہے بلکہ آیندہ نسلونمین بہی وہ انقلاب عظیم اور بڑی شہرت کا
سبب ہوتی ہین اوسکی قدر و قیمت اور اوسکی عزت و فضیلت کا اندازہ ہم اون خیالات سے
کرسکتے ہین جو ہمارے دلونمین گذرے ہوئے مصلحین و مجددین اور فصیح مقررون اور کتابونکی
نسبت موجود ہین اور جو قدر حال کے فصیح و بلیغ لوگون کی نسبت کرتے ہین اوس سے بہی کچھہ نکچھہ اوسکی
قدر کو سمجھہ سکتے ہین پس فصاحت کیا ہے لوگون کے دلونپر موزون الفاظ اور موزون استعارات
اور سچے بیانات سے اثر ڈالنے کی قوت ہے چراغ فصاحت کیلیئے تیل درکار ہے اور اوسکے اگسانے
کیلیئے جوشش تب وہ جلتا اور روشنی پہیلاتا ہے اسلیئے اسبات مین زیادہ احتیاط چاہیئے کہ وہ تیل
ایسا ہو کہ ضرورت کے موافق روشنی پہیلاسکے ۔ زمانہ قدیم مین فصاحت کی تین قسم قرار دیگئی تہین
ایک جس ذریعہ سے تعریف یا مذمت کا کام لیا جاوے دوسرا جس وسیلہ سے پند و نصایح کیجاوین
جو عام مجمعونمین مستعمل ہوتا تہا تیسرا ملزم بنانے یا جوابدہی کرنیکا ذریعہ تہا جو عدالتونمین مستعمل
ہوتا تہا اب یوروپ مین پانچ قسم قرار پایا ہے پہلا مذہبی وعظ کا دوسرا عدالتونکا تیسرا مجامع
عام مین تقریر کا چوتہا پارلیمنٹ مین گفتگو کرنیکا پانچوان مختلف قسم کے تقاریر کا اور حقیقت مین
یہہ قسمین عمدہ ہین اور ضرور ہے کہ ہر قسم کے موافق بولنیکا طریقہ اختیار کیا جاوے ۔ ایک دانا
کیطرح سوچو مگر عام آدمی کیطرح عام فہم بولو تقریر و تحریر مین یہہ فرق ہوتا کہ تقریر مین تکرار اور جملہ معترضہ
سمجہانیکے لیئے ہوتے ہین اور تحریر مین اسقسم کی باتین قابل حذف ہوتی ہین ۔ سسرو نے ایک
مقرر کیواسطے یہہ اوصاف بیان کیئے ہین کہ مقرر مین منطقی کی تیز فہمی فلاسفر کی دانائی ایک شاعر
کی زبان ایک قانون دانکا حافظہ اور ایک عمدہ ایکٹر فصیح کی حرکات ہونے چاہئین ظاہر ہے کہ

اسی سبب سے دنیا مین لائق مقرر کا قحط ہے کیونکہ یہہ اوصاف جو مقرر کیلئے بیان کئے گئے ہین متوسط
معمولی آدمی مین نہین ہو سکتے بلکہ وہ سب ایک اعلی درجہ کی مکمل حالت مین پائے جا سکتے ہین مختلف
قسم کی قابلیتین ہوتی ہین ایک شخص سمجہانے کی باتون کی دوسرا برانگیختہ کرنیکی تیسرا تماثیل مین
چہرہ اداتارینکی قابلیت رکہتا ہے پس اول کو معلمی اور ثانی کو مقرری اور ثالث کو ایکٹر ہونے
کیلئے انتخاب کرنا چاہیئے ایک مقرر مین ہر حالت مین ہر ایک حالت کے موثر ہونیکی قابلیت ہونی
چاہیئے - بولنے مین جس چیز کو بولنا چاہتے ہین پہلے اوسکے معنی ذہن مین آلیتے ہین پہر زبان
پر الفاظ دکہلے جیسے بادل کے منجمد ابخرات تقاطر کیوقت مینہ بن جاتے ہین ویسا ہی اسکا بھی حال
ہوتا ہے پس وہ قوت جو اندرونی انفعال پر اسطرحکی تاثیر پیدا کرتی ہے اوسکا نام فہم ہے اور
اوسکے اچھی طرح اور جلد تاثیر پیدا کرنیکا نام تیز فہمی ہے یہہ قوت صرف کلام کے تجویز کرنے مین کام
نہین آتی بلکہ ترتیب کرتی اور سلسلہ ترتیب الفاظ کے قایم کرنیکا بھی وسیلہ ہوتی ہے مقرر مین
اسکا بہی ہونا ضروری ہے عقل سلیم کا ایک شغل وہ بھی ہے جس سے ایک شخص تیزی خیالات
اور عمدگی مذاق سے یہہ معلوم کرلے کہ ایک خاص مقام پر کون سی چیز قابل کہنے اور کونسی چیز قابل
نہ کہنے کے ہے یہہ بہی مقرر کیلئے ضرور ہے - سرگرمی سے اپنے آپکو اسطرح ظاہر کرنا اور ایسی حرکات
خوشنما کرنا کہ جس سے یہہ معلوم ہو کہ جو بیان کرتے ہین وہ بالکل درست ہے یہہ صفت بہی مقرر
مین ہونی چاہیئے جیسا کہ ایک تماشا گیر کہا کہتا ہے کہ ہم تماشا کو مانند سچ کے ظاہر کرتے ہین جس
کا اثر ہوتا ہے - جو باتین آگے بیان کرنیکی ہون وہ آگے بیان کیجاوین اور جو پیچھے کی ہون وہ
پیچھے رکھیجاوین یہہ قوت بہی مقرر کیلئے ضرور ہے -
تقریر کیوقت بعض لوگ ایسے حرکات خوشنما کرتے ہین کہ مضمون کی وقعت بہت بڑھا دیتے ہین
ہے اور مطلب کے زیادہ واضح کرنیکا سبب ہوتا ہے -
کسی خاص زبان کی فصاحت و بلاغت کی تفریق و تعریف یہہ ہے کہ فصاحت کلمہ و کلام و عبارت
و متکلم سب مین اور بلاغت صرف کلام و متکلم مین ہوتی ہے پس لفظ مفرد کو بھی فصیح کہتے ہین

اور کلام کو اوس شخص متکلم کو بہی اور کلمہ کو بلیغ نہین کہتے صرف کلام و متکلم کو بلیغ کہتے ہین اسلیے فصیح
اوسکو کہتے ہین جسمین الفاظ ثقیل و شاذ و غریب و تعقیدی نہون کہ جنہین عاقل و معتبر و سلیم ذوق
رکہنے والے اہل زبان نہ سمجہین اور اونکی سماعت و تلفظ مین گرانی و دشواری ہو - بلاغت یہہ
ہے کہ کلام فصاحت کے ساتہہ مطابق مقام و حال کے بولا جاوے - تقریر کا فن اعلی مقررون
اور ہوشیار بولنے والون کی تحریر و تقریر پر لحاظ و مطالعہ کرنے اور مشق کرنے سے حاصل ہوتا ہے
ڈیماسٹہز وہ شاعر ہے جو مشہور شاعر ہومر کا مقابل بلکہ بعض لوگون کے خیال مین اوس سے
بہتر ہے جب اوسکو فن تقریر کے سیکہنے کا شوق ہوا تو اوسنے کوشش شروع کی مگر ابتدا مین سواے
ناکامی اور ہیبت اور ڈرونی صورتون کے اوسنے کچہہ نہ دیکہا اوسکی زبان مین لکنت اور کافی جرأت
و طاقت نہ تہی جب ایک مجمع مین کہڑا ہوکر بولنا چاہا تو پشیمان ہوکر اوسکو واپس آنا پڑا مگر استقلال
و ہمت نہ ہارا تاریک غار کے گوشہ مین تنہا جا بیٹہا کہ بے خلل مطالعہ کرسکے سمندر کے کنارے پر جہان
کہ پر شور و شور لہرون کے شور و غل تہے اوسنے زور سے بولنا شروع کیا تاکہ اپنی آواز کو بلند اور
شور و غل کے مجمعون کے موافق کرے اور ناموافق آوازون کا عادی بناوے اوسنے اپنے منہہ مین سنگریزے
بہرے تاکہ لکنت اور آواز کے نقص کو دور کرسکے اوسنے اپنے سر اور کندہون پر تلوار لٹکا کر مشق کی
تاکہ بد نما حرکات کی عادت چہوٹ جاوے اور آخرکار اوس ثابت قدم جوانمرد نے وہ دن دیکہا
اور دنیا کو دکہا دیا کہ تواریخ کے صفحون پر فن تقریر و فصاحت کی فہرست مین اپنے نام کو سب سے ممتاز
لوگو نمین بنالیا اور اس مملکت کے بے بہا سرداری کے تاج پہننے کا سزاوار ہوگیا جب ہم اس جرأت
بخش قصہ کو پلوٹارک کی زبان سے سنتے ہین تو فن تقریر کے حاصل کرنیکے باب مین تقویت ہوتی ہے
اور ہم سیکہتے ہین کہ اطمینان اور ثابت قدمی کے سہارے سے ہم اوس حالت تک پہونچنے کی امید
کرسکتے ہین جو ابتدا مین محال اور ناممکن الحصول معلوم ہوتی ہو - شریڈن پہلی دفعہ پارلیمنٹ مین اسپیچ
دیتے وقت ایسا ناکامیاب ہوا کہ اوسکے دوستون نے صلاح دی کہ دوبارہ کوشش نکرے مگر اوسنے
نمانا اور جواب دیا کہ بخدا یہہ میرے اندر ہے اور ضرور باہر آئیگا اور آخر جس درجہ کا مشہور مقرر ہوا سب

جانتے ہین سابرٹ ہال جب اپنی باری پر کھڑا ہوا تو کچھہ بولکے چپ ہوگیا اور آخرکار اپنا مونہہ ڈھانپ
لیا اور کہنے لگا کہ مین بے حواس ہوگیا ہون اور دوسری بار بہی اوسکی کوشش کا یہی نتیجہ ہوا آخر کو
کوشش سے مشہور واعظ ہوگیا - لارڈ بیکنسفیلڈ نے جب پہلی دفعہ ہوس آف کامنز مین اسپیچ کیا
لوگ بہت ہنسے تو وہ بیٹھہ گیا اور یہہ پیشینگوئی کی جو آخرکار پوری ہوئی کہ ایک وقت آئیگا جب
تم میری تقریر سنوگے یعنی جیسے کہ اسوقت کی تقریر پر ہنستے ہو ویسے ہی اوسوقت اشتیاق سے سنوگے
بہت سے نظایر موجود ہین کہ صرف کوشش ہی سے لوگون نے فن فصاحت و بلاغت کو حاصل کرلیا
حالانکہ وہ بالکل ناقابل معلوم ہوتے تہے اور اونکی نسبت نہ دوست نکوئی اور یقین کرتا اور صلاح دیتا
تہا کہ اوسمین مشغول ہون - ایک لفظ کیجگہہ دس لفظ کہنے اور تشبیہون و استعارون سے بافراط
کام لینا اصل مطلب کی خوبی کو کہو دینا اور لوگون کو پریشان کردینا اور محض لغو و فضول ہے جو لوگ کہ ہنسی
مقرری کو جیسی تقریرونکو پسند کرتے ہین وہ معنی پر خیال نہین کرتے اور نہ ایسی الفاظ نہین سمجھتے
بلکہ اثر اونسے بہت آہستہ نکلے یہی سمجھتے ہین الفاظ ایسے ہونے لازم ہین جو ایسے مختصر عمدہ وسیع المعنی جامع
و مانع ہون جو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا ہوسکین اور جسقدر مختصر ہونگے اوسیقدر افضل سمجھے جاوینگے
بیہودہ ہنسی اور قہقہہ کے ساتھہ تقریر کرنا بہی اہل دانش کے دماغ کو پریشان کرتا ہے - مجامع عام مین
جو تقریر یا وعظ یا اسپیچ بالکل کئے جاتے ہین اونمین بہت بلاغت و فصاحت اور خاص قسم کی
دلیل کی ضرورت ہوتی ہے مختلف اشخاص نے مختلف بیانات اوسکی مشق کی ہے اہل یورپ
کو آج اسمین بڑا کمال ہے مجمع کے دلونکو ہاتھہ مین لینا اور اونکو اپنے مقصد کیطرف رجوع کرلینا
گویا اونہی کا حصہ ہے جبتک سننے والے و کہنے والے دونون کو ذکاوت اور سرعت فہم اور
انتقال ذہنی و حاضر جوابی و صفائی ذہن وغیرہ حاصل ہوتے ہین جبتک وحشی و نرمی کا اندازہ
واعظ نہین کرلیتا تبتک اثر بہت کم ہوتا ہے جو واعظ لوگون کے سخت دلی کی شکایت کرتے
ہین وہ خود ہی نہین سمجھتے کہ اونکے بیان کا طریقہ عمدہ اور کافی نہین ہے - کوئی کمال بغیر تکلیف کے
نہین حاصل ہوتا ہے اور کسی عمدہ بات کا اثر بغیر طعن و تشنیع سہے نہین پیدا کرسکتے پس جیسے

پس اسمین بھی احتیاط رکھنی چاہیئے ؎ دلالت دو نوع ست بر فعل خیر ۔ کز آن ہر دو حاصل شود سود غیر ۔ یکے آنکہ مردم نصیحت کنی ۔ براہِ خدا خلق دعوت کنی ۔ دگر آنکہ خلق از نکو کاریت ۔ کنند اقتدا سے بہشیاریت ۔ تہذیب الاخلاق سنہ ۱۲۹۱ ہجری کے اشتہار پر ایک مخالف مولوی صاحب نے ایک بڑا آرٹیکل لکھا اور خدا سے اپنے لئے یہہ دعا مانگی ؎ عنایت کر مجھے آتش زبانی ۔ کہ لب تک لا سکون راز نہانی ۔ بتانِ سنگدل کا جی جلا دے ۔ زبان کو شعلۂ دوزخ بنا دے ۔ اسپر سید نے یہہ تحریر فرمایا کہ مگر اونکو ایسی دعا کرنی نہین چاہئے اور اپنی زبان پر رحم کرنا چاہیئے مولوی صاحب نے دعا مانگی ہے کہ خدا اونکی زبان کو شعلۂ دوزخ بنا دے ۔ غرض یہہ ہے کہ تحریر و تقریر مین ہمیشہ ان باتونکا لحاظ چاہیئے کہ بری باتین اپنی طرف یا جسکی تعریف بیان کیجاوین اوسکی طرف منسوب نہ ہون ۔ ہر شخص و قوم جس حالت کو پہونچ جاتی ہے اوسیکے مطابق اوسکی معاشرت ہو جاتی ہے اسلیے وہ ناصح کی نصیحت کو بظاہر اپنے فایدون کے خلاف پاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہماری حالت کو نہین دیکھتے اور بے موقع بلند پروازی اور ادبر چیزونکی نصیحت کرتے ہین اور حق یہہ ہے کہ سچی نصیحت کرنیوالے یہی چاہتے ہین کہ حالت موجودہ بدلجاوے اور ترقی پذیر حالت مین ہو جاوین پس ناصح کو یہہ نکتہ سمجھ کر جسکو نصیحت کرے اوسکو سمجھا دینا چاہیئے ۔

انسان مین اختلاف رائے ضرور ہوتا ہے اور تحقیق کے لئے بحث مباحثہ ضرور بہت موزون ہین اور سچ تو یہہ ہے کہ دوستون کی مجلس بغیر اسکے ترش و پھیکی ہوتی ہے مگر تہذیب و شایستگی بہت اکسیر ہے اور وہ ضرور ہے جب کوئی اپنی دلائل کو بیان کر رہا ہو تو پوری توجہ و صبر و تحمل سے سننا چاہیئے گو کہ وہ تمہارے خیالات کا مخالف ہی کیون نہو اسلیے کہ تم بھی اوس سے ضرور چاہوگے کہ وہ تمہاری دلائل کو بخوشی و بخوبی سنے جو لوگ تقریر کو توجہ سے نہین سنتے اور ابتدا ہی سے اوسکی تردید کیواسطے مخالف دلائل کی تلاش مین ہمہ تن مصروف رہتے ہین اور مقرر کے نتیجہ نکالنے کا انتظار نہین کرتے وہ نہ اصل مقصود کو سمجھتے اور نہ جواب کافی دے سکتے اور نہ اپنے مخالف کو ساکت کر سکتے ہین آخر کار مجادلہ کی نوبت آجاتی اور دونون کی تقریر مین مبالغہ و خشونت پھر

۱۴۸۴۶

ہو سکتی لہذا اندہی سے مباحثہ کر کے عادت ڈالنی چاہیئے

کتے جب اکٹھا ہوتے ہین تو ایک دوسرے کو منہہ لگاتا آنکھین بدلکر گھورنے لگتے ہین گو مخفی آواز
اونکے نتھنون سے نکلنے لگتی ہے جبڑا کہل جاتا ہے دانت باہر دکہائی دینے لگتے ہین حلق سے
آواز نکلنے لگتی ہے یا چہین چڑہ جاتی ہین جہاگ آنے لگتا ہے ہیبتناک اور بدنما آواز ونکے ساتہہ
ایک دوسرے کو جھپٹ جاتے ہین ایک کا ہاتہہ دوسرے کے گلے مین اوسکی ٹانگ اوسکی گردن
اوسکا کان اوسکے منہہ مین اوسکا ٹینٹوا اوسکے جبڑے مین اوسکو کاٹا اوسنے اوسکو
پچھاڑا جو کمزور ہوا دم دبا کر بھاگ نکلا یا دوسرے دن سے چھوڑ دیا اسیطرح جب نا مہذب لوگونکو
ملنے کا اتفاق ہوتا ہے تو پہلے ایک دوسرے کو تیز نگاہ سے دیکھتے ہین پھر منہہ لگا کر آنکھین بدلکر
قہقہہ مارتے ہین پھر بات شروع ہوتی ہے ایک کچھ کہتا ہے دوسرا کچھہ تیوری چڑہ جاتی ہے
رخ بدلجاتا ہے یا چہین چڑہ جاتی ہین دانت نکل پڑتے ہین کف آجاتا ہے بدنما آوازین نکلنے
لگتی ہین اوسکی داڑہی اوسکے ہاتہہ مین اوسکی گردن اوسکی ٹانگ مین ہو جاتی ہے اسنے اوسکو
کاٹا اوسنے اسکو۔ کمزور یا تو جھکجاتا ہے یا پیچھے الگ کر دیا تو طرفین غراتے چلے جاتے ہین جسقدر
تہذیب مین ترقی یا تنزل ہوتا ہے اوسیقدر اسمین بھی کمی یا بیشی ہو جاتی ہے کبھی بحث مباحثہ
اور گفتگو ہی پھر جلسہ ختم ہو جاتا ہے اور کبھی آنکھین بدلنے ناک چڑہنے پر اور کبھی منہہ لگانے تک
پھر جھڑ گذرتی ہے اور جب تہذیب آجاتی ہے تو نہایت لطف کیساتہہ شروع بھی ہوتا اور انجام
بھی پاتا ہے تشبیہ مذکورہ بالا بعینہ کتون کی مختلف حالت سے ہوئی پس کوئی عقلمند اس نامہذب
طریقہ کو بلکہ کل ایسے طریقون کو جسمین ناشایستگی و مماثلت حیوانی خصایل سے پائی جاوے اچھا نہ سمجھیگا
بحث مباحثہ اور خلاف کا واقع ہونا کچھہ بیجا نہین ہے لیکن شر کا پیدا ہو جانا اور جنون وحشت
آجانا معیوب ہے خواجہ الطاف حسین حالی نے صحابہ کی نسبت یہہ لکھا ہے کہ ؎

وہ لڑتے بہتے لیکن نہ جھگڑون مین شر تہا ۔ خلاف آشتی سے خوش آیند تر تہا

اور حقیقت مین اون لوگون کا یہی حال تہا کہ کسی مسئلہ مین اختلاف ہوا اور وہ [illegible]

خوش اسلوبی سے طے ہو گئے کہ محبت اور لطف باہمی زیادہ ہو گیا جیسا کہ اونکے حالات کے استقرا سے معلوم ہوتا ہے۔ وعظ کے بابت حقوق مسلمانان مین اور مناظرہ ومکابرہ کی نسبت آفات زبان مین اخبار وآثار و دیگر ابحاث متعلق لکھے گئے ہین۔

باب شانزدہم تحریرون مین پڑھنے کے جدید نشان اختیار کرنیکے احوال وآثار ورموز بالکتابت کے قدیم طریقے

پڑھنے کے نشانون سے فایدہ یہہ ہے کہ عبارتکو صحیح طور پر پڑھنے مین آسانی ہوتی ہے اون نشانون سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ کہان ختم اور کہان سے شروع ہوا اور کون سے لفظ باہم ملے اور کون سے علحدہ ہین عبارت پڑھنے مین کس جگہہ ٹھہرنا اور کس جگہہ ملاکر پڑہنا چاہیئے کونسا جملہ معترضہ ہے کونسا استفہامیہ کونسا اقتباسیہ کونسا ندائیہ کس مقام پر مصنف نے کوئی بات تعجب انگیز لکھی ہے اور کس مطلب پر پڑہنے والیکی زیادہ توجہ چاہی ہے علم ادب کی ترقی کیلیئے وہ نہایت مفید ہے ہمارے خیال مین جو علامات قران مجید کیلیئے مخصوص ہین اونکو تعظیماً للقران عام تحریرون مین استعمال نکرنا چاہیئے دوسرے ایسی علامتین جن سے تحریرین اور حروف تہجی منفردہ مین اشتباہ والتباس ہونے چاہئے بلکہ اونکا نقوش ہونا لازم ہے تیسرے ایسی علامتین ہونی چاہئین کہ جو بہتر حیثیت دونون پر چھاپہ ہو سکین۔

حسب مفصلہ ذیل علامتون کا استعمال ہمارے نزدیک مناسب ہے

علامت سکتہ (،)

اس علامت سے جملہ کے ایسے حصے علحدہ علحدہ معلوم ہوتے ہین جو مطلب مین تو ملے ہوئے ہین مگر پڑہنے مین اُن مقامون پر ذرا سکتہ کرکے پڑہنا چاہیئے۔

۱- جب کسی مفرد جملہ مین مبتدا اور خبر مرکب ہون تو اونکے بیچمین علامت سکتہ لگانی چاہیئے-

مثال- کسی چیز کی طرف مستقل اور پوری توجہ اعلی طبیعت کی نشانی ہے-

۲- جملہ مرکبہ کے اجزاء مفرد وہ بذریعہ علامت سکتہ علٰحدہ کرنے چاہیئین تاکہ پڑہنے مین الگ الگ پڑہے جاوین-

مثال- جب اچہائی نہین رہتی تو لوگون کی توجہہ بہی نہین رہتی-

مگر جب جملہ کے اجزا ایسے ہون کہ خود انہی سے ان مین ترکیب پائی جاتی ہو تو وہان علامت سکتہ کا لگانا کچھہ ضرور نہین ہے-

مثال- خود ہمارا دل ہمکو بتاتا ہے کہ اصلی نیکی کیا ہے-

۳- معطوف و معطوف علیہ مین جب حرف عطف موجود ہو تو وہان بہی علامت سکتہ لگانی ضرور نہین-

مثال- زمین اور چاند دونون سیارے ہین-

مستثنٰی اور مستثنٰی منہ کے درمیان مین بہی علامت سکتہ کا لگانا ضرور ہے-

مثال- وہ شخص ایماندار ہے، مگر سست-

جب متعدد صفتین کسی اسم کی بغیر حرف عطف کے بیان کی جاوین تو وہان علامت سکتہ لگانی ضرور ہے-

مثال- زید نہایت دانا، ہوشیار، عالم، فاضل ہے-

مگر جب دو یا دو سے زیادہ ایسی بیان کی جاوین کہ ایک صفت دوسری صفت کی تشریح کرتی ہو تو ان مین علامت سکتہ لگانی نہین چاہیئے-

مثال- بہورا سیاہی مایل کپڑا-

اگر حرف عطف موجود ہو مگر جملہ کے اجزا لمبے لمبے ہون تو بہی ان مین علامت سکتہ لگانی چاہیئے-

مثال- بے اعتدالی ہمارے جسم کی قوت کو ضایع کرتی ہے، اور ہمارے دل کی جرأت کو-

۴- جبکہ تین یا تین سے زیادہ الفاظ ایک ہی جزو کلام مین ہون اور اُس مین حرف عطف ہو خواہ نہو ان لفظون کے اخیر مین بہی سوا اُس لفظ کے جو سب سے اخیر ہو علامت سکتہ لگانی چاہیئے کہ

لیکن اگر وہ اخیر کا لفظ اسم ہو تو اُس کے بعد بھی علامت سکتہ ہونی چاہیے۔

مثال۔ نظم، موسیقی، مصوری، عمدہ ہنر ہیں۔

جبکہ جملہ میں دو دو لفظ ساتھ ساتھ ہوں تو ہر دو کے بعد علامت سکتہ ہونی چاہیے۔

مثال۔ بے بند و بستی اور بد انتظامی، مفلسی اور محتاجی، تکلیف اور مصیبت، ویرانی و بربادی اُسکی نا اتفاقیوں کا نتیجہ ہے۔

۵۔ جملہ ندائیہ کے بعد بھی علامت سکتہ ہونی چاہیے۔

مثال۔ میرے پیارے، میری بات سن۔ او جانے والے، ادھر ہوتا جا۔

۶۔ جملہ بیانیہ فقرہ معترضہ کے شروع میں ہو، خواہ بیچ میں، خواہ اخیر میں، اوسکے ساتھ بھی علامت سکتہ ہونی چاہیے۔

مثال۔ اونکی نیکی، احسانمندی سے، مجھے یاد ہے۔

۷۔ جبکہ کسی جملہ میں دو اسم آویں اور پہلا اسم بعد اپنے متعلقات کے اوسی شخص یا چیز پر دلالت کرے جسپر پہلا اسم دلالت کرتا ہے تو اونکے درمیان میں بھی علامت سکتہ لگانی چاہیے۔

مثال۔ احمد، غیر خواہ معاندان۔ مگر جب کئی لفظ ملکر ایک مرکب اسم بنے تو اون لفظونکے درمیان میں علامت سکتہ نہ ہونی چاہیے۔

مثال۔ شاہجہان آباد، اکبر آباد، الہ آباد، چیتور گڈھ، کلکتا۔

۸۔ اگر اسماے موصول کے بعد بھی جملہ بیانیہ ہو تو اوسکے پہلے علامت سکتہ لگانی چاہیے۔

مثال۔ وہ، جو خم ہوکر پھر سیدھی ہو جاوے، اصیل تلوار ہے۔

مگر جبکہ اسماے موصولہ اسم کے ساتھ ملے ہوئے ہوں تو اوس وقت اونکے پہلے علامت سکتہ کا لگانا ضرور نہیں۔

مثال۔ جو تلوار خم ہوکر سیدھی ہو جاوے اصیل ہے۔

۹۔ جب کسی جملہ کی ترکیب الٹ دی جاوے تو اوسکے بیچ میں علامت سکتہ لگانی چاہیے۔

مثال - خدا کے نزدیک کوئی چیز مشکل نہین ہے - اس مثال مین علامت سکتہ کی ضرورت نہین ہے مگر جب اوسکی ترکیب اولٹ دو تو علامت سکتہ کی ضرورت ہوگی -

مثلاً - کوئی چیز مشکل نہین ہے، خدا کے نزدیک -

۱۰- جب کوئی فعل محذوف ہو تو وہان علامت سکتہ لگانی چاہیئے -

مثال - پڑھنے سے آدمی پورا انسان ہوتا ہے اور اچھی گفتگو سے لایق اور لکھنے سے کامل

۱۱- کاف بیانیہ یا تردیدیہ کے پہلے علامت سکتہ لگانی چاہیئے -

مثال - ذوالفقار خان آوینگے کہ نہین -

علامت سکون (؛)

یہہ علامت فقرہ کے ایسے اجزا علاحدہ کرنے کو لگائی جاتی ہے جو بہ نسبت اون اجزا کے جنمین علامت سکتہ لگاتے ہین آپس مین کم مناسبت رکھتے ہین -

۱- جبکہ پہلا حصہ فقرہ کا پورا کلام ہو مگر دوسرے جز کا حصہ ایسا ہو کہ جو پہلے کی نتیجہ پایا جاوے یا پہلے حصہ کا مطلب بتا دے تو اوسمین علامت سکون لگانی چاہیئے -

مثال - ایمانداری سے اپنا کام کرو؛ کیونکہ اس سے تمہاری عاقبت سنوریگی -

۲- جب کئی چھوٹے چھوٹے جملے ایک دوسرے کے بعد آوین اور باہم اونکے کچھ ضروری مناسبت نہ ہو تو اونمین بھی علامت سکون لگانی چاہیئے -

مثال - ہر چیز پرانی ہوتی ہے؛ وقت گذر جاتا ہے؛ ہر چیز فنا ہونے والی ہے -

۳- جب کسی فقرہ مین کچھہ تفصیل ہو تو اوسکے اجزا علامت سکون سے الگ کرنے چاہیئن -

مثال - حکیمونکا قول ہے کہ نیچر کے بے انتہا کام ہین؛ اوسکا خزانہ معمور ہے؛ علم ہمیشہ ترقی پر ہے؛ اور آیندہ نسل کے لوگ ایسی باتین دریافت کرینگے جو ہمارے وہم و گمان مین بھی نہین -

علامت وقفہ (:)

اس علامت سے فقرہ کو دو یا زیادہ حصون مین تقسیم کیا جاتا ہے جو حصے علامت سکون سے

علاحدہ کیے جاتے ہین بہ نسبت اونکے اون حصون مین جو علامت وقفہ سے علاحدہ ہوتے ہین،
اور بہی کم مناسبت ہوتی ہے مگر ایسی بہی نہین ہوتی کہ اونپر مطلب ختم ہو گیا ہو۔

۱۔ جب کوئی جزو فقرہ کا اپنی ترکیب اور معنی بتانے مین پورا ہو مگر اوسکے بعد کا جملہ بیانیہ ہو تو اوسکی جگہہ علامت وقفہ لگانی چاہیئے۔ مثال۔ غور کرنے کی عادت ڈالو؛ کہ اُس سے زیادہ عمدہ کوئی تعلیم نہین۔

۲۔ جب کہ ایک فقرہ کے کئی جملے علامت سکون سے علاحدہ کیے جاوین اور اُن کا نتیجا اخیر فقرہ یا فقرون پر منحصر ہو تو اخیر فقرہ سے پہلے علامت وقفہ لگانی چاہیئے۔ مثال۔ نیکی سے خدا خوش ہوتا ہے؛ برے کامون سے خدا ناخوش ہوتا ہے؛ نیکون کو عاقبت مین جزا دیگا؛ بدکارون کو قیامت کے دن سزا دیگا؛ یہہ ایسے خیالات ہین کہ دنیا کو خوف ورجا مین رکہتے ہین؛ نیکی پر رغبت دلاتے ہین گناہون سے باز رکہتے ہین۔

علامت وقف کامل (.)(—)

۱۔ جب کوئی مفرد جملہ چہوٹا ہو، تو اُس کے اخیر مین علامت وقف کامل لگانی چاہیئے۔ مثال۔ زندگی کی کوئی حالت تکلیف سے خالی نہین۔ ۲۔ جب کوئی فقرہ ترتیب معانی مین پورا ہو جاوے تو وہان بہی علامت وقف کامل لگانی چاہیئے۔ مثال۔ ناامیدی سے، اور آزمایش مین پڑنے سے ہمارے دلون کا جوش کم ہو جاتا ہے۔ ۳۔ جب کبہی لفظ کو اختصار کر کر لکہین، تو اُس کے بعد بہی علامت وقف کامل لگانی چاہیئے۔ مثال۔ الخ جو اختصار ہے الیٰ آخرہ کا۔ ہف۔ جو مخفف ہے ہذا خلف کا۔ بی۔ اے۔ جو اختصار ہی بیچلر آف ارٹ کا۔

علامت استفہام یا سوال ؟

یہہ علامت ایسے فقرہ کے اخیر مین لگائی جاتی ہے جس مین کوئی بات پوچہی گئی ہو۔ مثال۔ تم اپنے کام سے کیون غفلت کرتے ہو؟ آپ کا مزاج کس طرح ہے؟ کیا ہمنے تمسے نہین کہا تہا؟

علامت تعجب (!)

جبکہ فقرہ مین کوئی ایسا کلمہ جس سے دفعتاً جوش یا مسرت یا خوف یا تعجب وغیرہ پیدا ہوتا ہو تو

اُس کے اخیر مین یہہ علامت لگائی جاتی ہے۔ مثال۔ او ازلی و ابدی خدا ! او خوش کرنے والے اور خوف دلانے والے خیال! مین نے شیخ کلو سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے کہا کہ گیدڑ!!

چھوٹی لکیر یعنی علامت ترکیب (-)

جب دو لفظ مرکب کیے جاوین تو اُن کے درمیان مین یہہ علامت لگا دیتے ہین، تاکہ کوئی اُنکو جدا جدا نہ سمجھے۔ مثال۔ کتب۔خانہ۔ شراب۔خانہ۔ فیل۔خانہ۔ منشی۔خانہ۔

خط یا لکیر (—)

کبھی تو اس خط سے یہہ مقصود ہوتا ہے کہ ایک لفظ سے دوسرے لفظ مین فرق ہو جاوے اور کبھی وقفہ کامل کیلیے آتا ہے، مگر دراصل اُسکا استعمال ایسی جگہ پر ہوتا ہے جہان دفعتاً فقرہ ٹوٹ جاتا ہی یا دفعتاً خیال پھر جاتا ہے۔ مثال۔ خدا نے کہا۔ کیا ہم۔ اے زمین نگل جا اپنا پانی! اور اے آسمان تھم جا برسنے سے کبھی اس علامت کا بطور کنایہ کسی محذوف لفظ کے استعمال ہوتا ہے۔ مثال وہ تو— سے بھی بدتر ہی، یعنی وہ تو شیطان سے بھی بدتر ہے— مین جانتا تھا— مجھہ سے ملا— اس مقام پر کسی ایسے شخص سے کنایہ ہے کہ جسکو پڑھنے والا جانتا ہے، یا لکھنے والے کو اُس کا نام ظاہر کرنا مقصود نہین ہے

علامت جملہ معترضہ ( )

جب کسی فقرہ مین کوئی جملہ معترضہ آجاوے، تو اُس جملہ معترضہ کے شروع و اخیر مین یہہ علامت لگانی چاہیئے، جس سے معلوم ہو کہ وہ ایک علیحدہ جملہ ہی جو مطلب کے بیچ مین آگیا ہے۔ مثال۔ اسباب کو بخوبی جان لو (اور تمکو اتنا ہی جاننا کافی ہے) کہ انسان کے لیے صرف نیکی ہی اصلی خوشی ہے

علامت اقتباس یا نقل ("")

جبکہ تحریر مین کسی دوسرے کا قول آجاوے، یا کسی دوسرے مصنف کی بعینہٖ عبارت اپنی تحریر مین ملا دی جاوے، تو اُس کے اول و آخر مین یہہ علامت لگا دینی چاہیئے۔ مثال۔ باغ کی تعریف اس سے بہتر نہین ہوسکتی "تو گوئی خود دو مینا بر فالش [illegible] و عقد ثریا بر تاکش آویختہ" جب تک آدمی خود اپنا کام آپ نکرے، بخوبی کام نہین ہوتا، مشہور قول ہے کہ "آپ کام مہا کام" [illegible]

صلعم نے فرمایا ہے کہ "عمل نیت پر منحصر ہیں" حدیث کے یہ لفظ ہیں "انما الاعمال بالنیات"

علامت توجہ ـــــ

جس لفظ یا عبارت کے نیچے لکیر کھینچی جاتی ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ اس پر زیادہ توجہ درکار ہے۔
مثال۔ ذوالفقار خان کشتی پر چلے تھے، آپ تیرنا نہیں جانتے تھے، نادانی سے گر پڑے اور ڈوب گئے

علامت تلخیص (..)

اس بات کی نشانی ہے کہ نقل کرنے میں بیچ میں سے غیر ضروری عبارت چھوڑ دی گئی ہے
مثال۔ "شبے تامل ایام گذشتہ میکردم .. و بر عمر تلف کردہ تاسف میخوردم و سنگ لاخہ دل را بالماس آب دیدہ می سفتم .. یکے از دوستان کہ در کجاوہ ھم انیس من بود و در حجرہ ھم جلیس .. برسم قدیم از در در آمد"

علامت حاشیہ (+ + ‡ ۱۱)

شخصے نزد فقیہے آمد و پرسید کہ آن کدام زن + مجوسی ‡ بود کہ دختر ش را گرگان خوردہ بودند ۱۱ فقیہ جواب داد کہ آنچہ تو گفتی غلط گفتی من کدام کدام غلط را صحیح کنم از پیش من برو۔

مخففات یعنی کتابت یا عبارت کے چند قدیم طریقے بیان کرتے ہیں جو حروف مخفف کیے جاتے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم — صلعم۔ علیہ السلام — عم۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ — رض۔ رحمۃ اللہ — رح۔ آخرہ — اہ۔ مصنف — مص۔ مرتب — م۔ موضع — ع۔ قریہ — ق۔ بالآخر — ر۔ جمع — ج۔ جمع الجمع — جج۔ ہذا باطل — بط۔ ہذا محال — مح۔ ہذا خلف — خف۔ الماضی مفتوح العین والمضارع مضموم العین عع ف ض۔ الماضی مفتوح العین والمضارع مکسور العین عع ف ک۔ الماضی مکسور العین والمضارع مفتوح العین عع ک ف۔ الماضی والمضارع مفتوح العین عع ف ف۔ الماضی والمضارع مضموم العین عع ض ض۔ الماضی والمضارع مکسور العین عع ک ک۔ الماضی مکسور العین والمضارع مضموم العین

+ آن زن نبود بلکہ مرد بود ‡ مجوسی نبود بلکہ حضرت یعقوب نبی بنی اسرائیل بودند ‖ دختر نبود بلکہ پسر بود
۱۱ گرگان نخوردہ بودند بلکہ برادرانش غلط گفتہ بودند

عع ک ض الماضی مضموم العین و مضارع مفتوح العین عع ض نث علاوہ اسکے خاص خاص لفظونکو
خاص خاص طریقے پر مرموز کرتے ہین ۔

باب ہفتدہم حال کے اخلاقی تعلیم کے نقایص اور طریق سزا و تادیب طفلان اور اونکے اعتدال احوال و آثار مین ۔

کاک کا قول ہے کہ دماغ مین ایسی قوت پیدا کیجیے جو عادت کا مقابلہ کرسکے اخلاقی تعلیم کا اعلی
اصول ہے مگر جن لوگون کی عادتین اخلاق کا مقابلہ کرین اور اونسے اپنی فرمانبرداری کرایا کرین
اور اپنی غلامی سے آزاد ہونیکا خیال بہی نگذرنے دین وہ کس طرح حسن اخلاق حاصل کرسکتے
ہین اکثر جب بچے توتلی زبان سے گفتگو کرنے لگتے ہین تو بجاے اسکے کہ انکی زبان کو شستہ و پاکیزہ
کرین ہم اونکو بیہودہ گوئی اور ہرزہ درائی سکہلاتے ہین [illegible] جو ہوتا ہے وہی
زیادہ نور نظر سمجہا جاتا ہے اور لخت جگر کی ناموری [illegible] ہوکر اونکو گالی دلائی
جاتی ہے اور اونکو ترغیب دیجاتی ہے کہ اپنے ناملایم الفاظ [illegible] چہوٹون کو [illegible]
اور بیہودہ کرین اور غضبناک ہونیکی عادت ڈالین [illegible] باتین سنین
اور سنا دین اور اس مقولہ کی تصدیق کرین کہ اگر کسی [illegible] بچہ [illegible]
ایک غلام کے دو غلام ہوجاوین [illegible] کہ لوگ اسقدر
اپنے ماں باپ سے خصلت مین [illegible] لوگون سے [illegible] ہین
درمیان مین اور جنکے ساتہہ وہ رہتے ہین [illegible] اکثر خاندانون
مین لڑکونکی عادت خراب کرنیکی عادت ہے [illegible] چند عام فہم باتین لکہدی
ہین جو قیاس کرنیکو کافی ہین بچے اپنے بہائی بہن بلکہ بعض اوقات ماں باپ کو آپسمین لڑتے
جہگڑتے اور خلاف اخلاق الفاظ کہتے دیکہتے و سنتے ہین اور انہی کے سامنے بلا لحاظ ایسا

کیا جاتا ہے اگرچہ وہ خود بول نہین سکتے لیکن آہستہ آہستہ اونکے دماغ مین یہہ بدیان جاگزین
ہوتی جاتی ہین اگر ایک فہرست اون تلقینات کی جو ماں باپ کیا کرتے ہین بنائی جاوے تو نہایت
دلچسپ و قابل عبرت ہوگی اور صاف معلوم ہو جاوےگا کسقدر مختلف اور متضاد اقوال و بداخلاقی
کے افعال اون سے صادر ہوتے ہین - جب بچہ بالکل ناسمجھ ہوتا ہے اوسیوقت سے جہان
کوئی خلاف مزاج حرکت ہوئی وہان ڈائن کی آمد خیال بہوت پلیت کی کہانیان سنائی جاتی
ہین اور ڈراتے جاتے ہین شاید کسی زمانہ مین یہہ کہانیان کسی مصلحت سے بنائی گئی ہونگی
مگر کال گذر گیا اور لکیر رہ گیا اسکا صحیح نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بزدلی واوہام باطلہ اور تعصب
زندگی بہر ساتھ رہتے ہین جوان ہوکر بھی اندہیرے مین تنہا نہین نکلا جاتا اور روزانہ معمولی
ضروریات کے لیے بہی صبح کی روشنی کا انتظار کیا جاتا ہے سوکہا ہوا درخت بہوت معلوم ہوتا ہے
اور ہاتھی کی شکل خود تصور بنالیتی ہے گہر کی چارپائیان اور اسباب بہوت پلیت معلوم ہونے لگتے
ہین یہہ باتین لڑکون کے رگون اور خون مین ہم جیسے انگریزی سکہ ناخوان ہونا چاہتے ہین -
مسٹر سپنسر لکہتے ہین کہ کس قسم کی اخلاقی تعلیم کی ہم اون ماں باپ سے امید کرسکتے ہین جو وقتاً فوقتاً
اپنے بچہ کو غصہ مین اسلئے جہنجہوڑ دیتی ہے کہ وہ دودہ مین پیٹا اور کسقدر انصاف کی توقع ہم ایسے
ماں باپ سے کرسکتے ہین جبنے بچہ کی چیخ سنکر جبکہ اوسکی انگلی سوراخ مین پہنس گئی تہی بجاے اسکے
کہ اوسکو نکال دے اوسے اور پیٹنا شروع کردیا ایک واقعہ اسسے بہی بیرحمی کا چشم دید جناب
موصوف بیان فرماتے ہین کہ ایک بچہ کو جسکی ٹانگ ٹوٹ گئی تہی جب گہر اٹہاکر لیگئے تب ماں باپ نے
پہلے قمچی سے اوسکی خدمت کی - ایک اور مثال قابل بیان ہے کہ ایک بچہ کو ٹانگ پکڑکر کہینچا اونکی
ران بیکار ہوگئی اکثر یہہ ہوتا ہے کہ جسقدر جسمانی نقصان بچون مین دکہائی دیتے ہین وہ اونکے
والدین کی بےتمیزی و نافہمی خشمناکی و تغافل کے سبب سے ہوتے ہین پس بجاے اسکے کہ
اونکو مناسب طور پر سمجہادیا جاوے اسطرح سلوک کیا جاتا ہے کہ آگے پڑہیو الیکو خندق کے
کنارے پر پہونچاکر کے اور بے سمجہائے کہا جاوے کہ آگے بڑہ اگر خائف کیوجہ سمجہ مین آجاوےگی

تو گرنیسے محفوظ رہیگا ورنہ مسخر یا دیوانہ بن سمجھکر آگے بڑھیگا اور نقصان اٹھاویگا
جب ایک شخص کا سر ٹکرا کر ٹوٹ جاتا ہے تو اوسمین درد ہوتا ہے گویا اوسکو اسطرح زیادہ
محتاط بننے کی قدرتاً تعلیم دیجاتی ہے جب کوئی شخص کسی چنگاری پر ہاتھ رکھدیتا ہی یا جلتا
ہوا پانی کسی جسم کے حصہ پر ڈال لیتا ہے تو ان کاموں اور اس قسم کے دو ایک واقعات
سے ایسا سبق حاصل کرتا ہی کہ آسانی سے نہیں بھول سکتا اور قدرت سے سزا سے واجب
باز رہنے کے لئے پاتا ہے ہر فعل صرف فایدہ و نقصان اور مفید و غیر مفید ہونیکے خیال سے
نیک و بد کہے جاتے ہیں جس سے فایدہ یا خوشی ہوتی ہے وہ نیک سمجھے جاتے ہیں اور
جس سے نقصان اور رنج پہونچتا ہے وہ بد ہے چوری اور قمار بازی وغیرہ سے اگر کہونے
والے یا پانے والے ایک کو بھی بچتی و تمام خوشی ہوتی اور بہ نسبت نقصان کے نفع زیادہ ہوتا
تو یہہ فعل محمود ہوتے غیر محمود اور گناہ جنکی فہرست میں نہ ہوتے - سزا اور جزا سے اگر ایسی
تکالیف ہوں جو ان افعال سے زیادہ سخت و مضر ہوں جنکی وہ سزائیں ہیں تو وہ خود قابل
جزا ہونگی - اگر کوئی شخص ایسی غلطی کرے جسکی وجہ سے چوٹ کہاوے اور نقصان اٹہاوے
تو اوسکو آیندہ کیلئے متنبہ ہونیکی کافی وجہہ ہوگی - فرض کرو کہ بچہ کہلونوں سے کہیلتا ہوا اور اوسکو فرش
پر بکہیر کر چلا جاوے اوسکی اصلاح یہہ ہے کہ اونکے جمع کرنیکا کام اوسی بچے سے کرایا جاوے جسکو
وہ اگر رغبت سے نہیں کرنا چاہتا تو اوسکا اوس سے کرانا آیندہ محتاط رہنے کیلئے کافی سزا اوسکے
لئے ہوگی - لیکن ایسے بچوں کیلئے جنکے گہروں میں اخلاقی سلسلہ خراب ہے شاید یہہ قاعدہ موثر نہ ثابت
ہو اور دوبارہ بچہ غفلت کرے تو اس سے زیادہ سزا دینی چاہئیے یعنی کہلونے ہی اوسکو نہ دیئے جاوین
اور سہولت سے سمجہا دیا جاوے کہ جب تمنے نہ اٹہایا تو دوسرے کو اٹہانا پڑا جس سے اوسکا
وقت خراب ہوا اسلئے جب تم اپنا کام آپ نہیں کرسکتے تو کہلونہ نہ پاؤگے اسلئے کہ دوسرا بہی نہیں
اٹہا سکتا - لیکن جب بجائے اسقسم کی سزاؤں کے سخت جسمانی تکلیف دیجاوے تو افراط
ہوگی اور چونکہ کوئی تعلق کہلونے سے اور زد و کوب سے نہیں ہے لہذا وہ بہول بہی جاویگا

اور اوس سے ایک قسم کا بچاؤ ہو جاویگا یا مثلاً اگر کوئی بچہ چاقو کھو دیوے تو اوسکو سمجھا دینا چاہیئے
کہ دوبارہ چاقو دینے سے نقصان کو اپنے برداشت نہیں کر سکتے کہ اوسمین خرچ ہوتا ہے پس اگر آئندہ
احتیاط رکھیگا تو دوسرا دیا جا سکتا ہے اس سے یہہ بھی فایدہ ہوگا کہ فضول خرچی کی عادت
سے بھی لڑکا بچ جاویگا۔ یا ایک بچہ اپنے کپڑے کیچڑ میں لتھڑاتا ہے اوسکو اوسکے دہونیکو کہہ دیا
جاوے اور اگر اسپر بھی وہ نہ سمجھے تو اوسکو اوس کیچڑ بھرے کپڑے کیوجہ سے ساتھہ کھانا کہانے
یا شریک صحبت ہونے سے روک دیا جاوے اسکا لازمی نتیجہ یہہ ہوگا کہ آیندہ سے وہ احتیاط
کریگا اور کپڑا صاف رکھیگا لیکن یہہ تمام اصول چھوٹے چھوٹے قصوروں میں چل سکتے ہیں اون
سے بڑے جرموں و غلطیوں کی نسبت ماں باپ و دوست ہیں جو سزا مناسب تجویز کرین
والدین جس سے بچے سمجھ جاوین اور تنبیہ ہو وین نہ یہہ کہ ... نقصان اوٹھانا پڑے جسطرح
اخلاقی قوت جنگی قوت پر اور اخلاقی گورنمنٹ پولیٹکل گورنمنٹ پر غالب آئی ہے اسیطرح
اخلاقی اصلاح بہ نسبت تعزیری کے موثر اور کامیاب ثابت ہوئی ہیں جرایم کے نقشہ جات سے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ سزا یافتہ بہ نسبت نئے کے زیادہ جرم کرتے ہیں یہہ دلیل اسکی
ہوسکتی ہے کہ جسمانی سزا بہ نسبت اخلاقی سزا کے کم موثر ہوتی ہے پس وہ جایز طریقہ اختیار
کرنا چاہیئے جو نیچر کے اشارات کے موافق ہون کوئی بے موقع کامیابی اگرچہ کامیابی
خیال کرلیجاوے حقیقت مین کامیابی نہوگی لیکن جو نیچر کے اشارات کے موافق نہووے
اسلیے بچون کی تعلیم و تربیت کیواسطے بالخصوص اخلاقی مسایل کو درست رکھنا چاہیئے ورنہ الزام
مربیون اور دائیون کی سزا کو نہیں ہے اگر ایک بچے کے ویسا ہی سلوک ہوتا جاوے تو وہ ہر وقت اپنی
تمام ضروریات کو ظاہر کریگا اور شریر سمجھیگا ... سنتے ہین کہ ہمارا ایک دوست جو کہ
بہنوئی کے گھر مین رہتا تہا اوسکے ایک بیٹا تہا اور ایک بہانجی کی تعلیم اوسکے سپرد ہوئی جسکو اپنی
فطرتی رحم الطبعی کے سبب (کیونکہ ہمارے عزیز دوست اوسکا ماموں ہونا ثابت نہین کہا
جاسکتا) انہی قواعد کے مطابق تعلیم دینا شروع کیا اور دونون بچے گہر مین شل بنا کر دونکے اور

باہر مانند دوستوں کے سمجھے اور ہر روز وہ ہوا خوری میں اوسکے ساتھ تاتی اشغلون میں شریک
ہوتے تھے اور بڑے شوق سے اوسکے لئے پہولوں سے تلاش کرتے اور اونکی نسبت اوسکے
عمل کو دیکھتے جاتے تھے۔ اسطرح پر وہ ہمیشہ اوسکی خوشی اور ہدایت حاصل کرتے
رہتے تھے اخلاقی نقطے اگر دیکھا جاوے تو یہہ صحیح ہوگا کہ وہ بہ نسبت اونکے ماں باپ
کے بہی زیادہ رشتہ محبت کا اوسے رکہتا تہا۔ ایک دفعہ اوسنے اپنے طریق کے نتائج بیان
کرتے ہوئے بہت سی مثالوں میں ایک یہہ بہی مثال بیان کی کہ ایک شام کو مجھے کسی چیز کی
ضرورت تہی جو دوسرے کمرے میں رکہی ہوئی تہی میں نے اوسکے لانے کو کہا۔
لڑکا اوسوقت کسی کام میں ایسا مصروف بیٹہا ہوا تہا کہ خلاف عادت اوسنے اوسکے
لانے میں تامل یا شاید انکار کیا میں ملامت کی چونکہ ناپسند کرتا تہا خود اٹہہ کہڑا ہوا
اور کمرے سے وہ چیز اوٹہا لایا اور اپنی صورت سے میں نے صرف وہ ناراضی ظاہر کی جو
اوسکی حرکت سے مجہکو ہوئی تہی شام کو وقت جب کہیلنے کیلئے تیار ہوئے تو میں نے
اوسے ساتھ لیجانے سے انکار کیا اور اسکی بچے کو جتلا دیا کہ اوسکی حرکت سے میں کسقدر
ناراض ہوگیا ہوں دوسرے روز صبح کو معمولی وقت پر دروازے پر مجہے ایک نئی آواز سنائی
دی جب میں نے دروازہ کہولا تو لڑکا گرم پانی لئے ہوئے اندر آیا کمرہ میں ادہر اودہر دیکہا
کہ یہہ اور کوئی کام کرنیکے لئے ملجاوے اور کچہ نہ لگا آپکو اپنا بوٹ چاہئے یہہ کہکر نیچے جہپٹ کر گیا
اور بوٹ لے آیا۔ اسیطرح اور کئی حرکات سے لڑکے نے اپنی غلطی کی تلافی کرنیکی کوشش
کی۔ اور غیر معمولی خدمات پیش کرنے ایک قسم سے اقرار کرنیکی تلافی کرنیمیں قصور
رہا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ معمولی دوستی کو کیا خیال کرتا تہا وہ لکہتے ہیں کہ اب
خود یہہ لڑکا بچوں کا باپ ہے۔ ویسا ہی اوسکے بچوں کا وہ کرتا ہے اور کامل طور پر کامیابی
حاصل کی ہے شام کیوقت اور ہر اتوار کو جب وہ گہر میں ہوتا ہے وہ وقت بچوں کے
عید کا دن ہوتا ہے اسطرح سے اونکے ساتہ محبت اور اعتبار قائم کرنیکا نتیجہ ہوا ہے

کہ اوسکی ذراسی کشیدگی یا ناراضی ایک بہت بڑا ذریعہ اونکی اصلاح اور درستی کا ثابت ہوتا ہے کسی روز اوسکو گھر مین آکر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے نے شرارت کی تھی تو وہ اوسکی طرف وہ سرد مہری ظاہر کرتا ہے جو قدرتاً ایسی شکایت کے سننے سے پیدا ہوتی ہے یہہ ایک سخت سزا اوس بچے کیلئے ہوتی ہے جسقدر وہ اِس سزا سے چلاتے اور روتے ہین وہ جسمانی سزا سے کبھی نہین ہوسکتا وہ شخص بیان کرتا ہے کہ ایسی اخلاقی سزا سے بچے اسقدر خائیف رہتے ہین کہ میری عدم موجودگی مین وہ اکثر مان کے پاس آتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہمنے کوئی شرارت تو نہین کی اور باپ سے تم کیا کیا بیان کروگی وہ چندروز کا ذکر کرتے ہین کہ ایک دن بڑے لڑکے نے جو پانچ برس کی عمر کا ہے بچپن کا جوش حیوانیت مین اپنی مان کے عدم موجودگی مین کئی چیزین بگاڑ دین چھوٹے بھائی کے بال کاٹ ڈالے اور باپ کے ڈرائینگ کیس (کسوت) سے استرہ نکالکر اوسکو زخمی کردیا باپ نے گھر آکر جب اوسکا حال سنا تو اوسنے لڑکے سے بول چال چھوڑ دی وہ رات اور دوسری صبح تک نہ بولا اس باحکمت سزا نے لڑکے پر اسقدر اثر کیا کہ وہ صرف اپنی اس حرکت ہی سے تائب نہ ہوا بلکہ اگلے روز جب اوسکی مان کہین جانے لگی تو لڑکے نے بمنت اوس سے کہا کہ امان باہر مت جاؤ اور پوچھنے پر سبب اوسکا بیان کیا کہ تمہاری غیر حاضری مین شاید مجھ سے کوئی قصور ہو جاویگا جو مان اپنے بچون سے یہہ کہتی ہے کہ مین تمہارے بہتری کے لئے مارتی ہون ابھی تم چھوٹے ہو نہین سمجھ سکتے جب بڑے ہوگے تو احسان مانوگے اور پھر بھی مارتی جاتی ہے وہ ہرگز اپنے قول کو فعل سے مطابق نہین کرسکتی لڑکے کے کان سنتے ہین کہ بہتری کیلیے ہورہا ہے اور بدن درد کے مارے اینٹھا جاتا ہے ایسی مان سے وہ کیسے اخلاقی فایدے حاصل کرینگے غرضکہ ہر قسم جو جو اخلاقی نقص کیا طریق زندگی مین اور کیا معاشرت و تمدن مین اور کیا طرز ملاقات و میل جول باہمی مین اور کیا دوسری باتوں مین ہم مین ہین سب بچے سیکھتے ہین جنکی توضیح تہذیب الاخلاق کے

پہر چونکہ مین بخوبی ہو لی تسری ہے ہر شخص کو مین اونکے دیکہنے کی سفارش کرتا ہون اور مین بخوف
طوالت کے اس ضروری مقصد کو گذاشت کرتا ہون لیکن کتاب اخلاق مین جو باتین مین نے لکہی
ہین اونسے بشرط غور بہت فایدہ ہوگا اور اخلاقی نقایص معلوم ہو جاوینگے — افسوس
کہ جن لڑکون کی ہم اسطرح تعلیم و تربیت کرتے ہین اونہی سے امید بہتری کی رکہتے ہین انہی کا
اسلام کی پود شاید یہی ہی کہ جسکی طرف آنکہہ سب کی لگی ہے وہ یہی ہین جس سے آیندہ چشم بہی ہے
بقا منحصر جسپہ اسلام کی ہے وہ یہی ہین وہ نسلین مبارک ہماری وہ کہ بخشین گی جو دین کو
استواری کرینگی یہی قوم کی غمگساری وہ انہی سے امیدین ہین سو قوت ساری وہ یہی شمع اسلام
روشن کرینگے وہ بڑون کا بہی نام روشن کرینگے وہ اگر یادگار عزیزان یہی ہین وہ اگر نسل اشراف
واعیان یہی ہین تو یاد اسقدر اونکی رہجاینگی یان — کہ یک قوم رہتی تہی اس نام کی یان ۔

باب ہشتدہم قرآن مجید کے بامعنی پڑہنے کی ضرورت و حالت کے اور عربی و غیر اوجہاں کے قرآن مجید کی تعلیم کے طریقہ کے نقائص اور اونکے اعتدال و احوال و آثار مین

ایک نہایت قدیم دستور کے موافق بچے کی تعلیم قرآن شریف سے شروع ہوتی ہے ہم
ہرگز اس مقدس دستور کی کم قدری نہین کرنی چاہتے جسقدر جلد مناسب ہو ایک بچے پر
کلام الہی کا اثر اور روشنی ڈالی جاوے لیکن ذرا اسکو غور کرنی چاہیئے کہ کیا بچے پر اسطرح
پڑہانے سے اثر ہوتا ہے چونکہ عربی غیر زبان ہے اسلئے جو کچہہ کہ وہ پڑہتا ہے اور جسمین
اوسکا نہایت کارآمد حصہ عمر کا بہت کچہہ صرف کرایا جاتا ہے وہ ایک لفظ بہی اوسکا نہین
سمجہتا ہم خیال کرتے ہین کہ ایسی صورت مین قرآن مجید کے پڑہنے سے کسی معتد بہ فایدہ کا

حاصل ہونا ممکن نہین ہے شیخ سعدی فرماتے ہین کہ مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب
است نہ ترتیل سورہ مکتوب تو تے کیطرح یاد کرائے جانے سے اگر سمجھا کر پڑھا ئے جاتے
تو ہمارے قارئین قاری اللفظ والمعنی دونون ہوتے اور اگر فرقان حمید مین کچھہ معجزہ
کیطرح برکت ہے تو مسلمان سب قومون کے سرتاج سب گم کردہ راہون کے سبیل
اور سب مذہبون کے امام ہوتے اور یہہ ذلیل دن اور منحوس ایام اور یہہ نا مرضیا کام
اور ایسے ناہنجار کردار و اطوار اونکے نہوتے ہمنے سنا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کے
خاندان مین ابتدا اگر کلام مجید با معنی پڑھایا جاتا تہا معنی نہ پڑھنے سے ناکامیاب ہونیکا ثبوت
چند طریقون سے ظاہر ہوسکتا ہے جو محض ناواقفیت اوسکے سبب سے وہ لوگ ظاہر کرتے
ہین جنہون نے اپنی کوشش کا ایک معتد بہ حصہ صرف کیا ہے وہ ایک عجیب واقعہ ہے جو قابل
ہنسی کے ہوتا اگر دردانگیز نہوتا وہ لوگ اخلاقی خیالات مین مردہ اونکے قوائے پژمردہ ہوجاتے
ہین جو اخبار و آثار ہمنے قرآن کے بیان کے حصہ مذہبی مین ذکر کئے ہین اون سے بہی ثبوت
اسبات کا ہوتا ہے کہ قرآن اوسطرح پڑہنا ثواب نہین ہے بلکہ خوف عذاب کا ہے جو قابل
دید ہے ابتدائی تعلیم کو چاہیئے کہ وہ زاید تحصیل پر آمادہ کرے بجائے اوسکے یہہ توقع نہین کیجا سکتی
کہ بچہ اون چیزون مین جی لگا ویگا جو اوسکے نزدیک بے معنی و ناقابل دریافت و نالایق سوال
کے ہین اور جبکہ اوسکا جی نہ لگیگا تو کیونکر سرگرمی و شوق سے اوسکیطرف توجہ کریگا۔ علم کو
لوگ عموماً لوہے کا چنا سمجہتے ہین اور واقعی ہم یہہ بات تسلیم کرتے ہین کہ علم کی تحصیل مین سخت
مشکلات و آفتین پیش آتی ہین مگر ایک معقول انتظام کے ذریعہ سے وہ بہت کچھہ رفع ہوسکتی
ہین اکثر بچہ نکو علم کا شوق اور ہر ایک چیز کے کل مدارج دریافت کرنیکی خواہش ایسی ہی اصلی
ہوتی ہے جیسی کہ وہ مشکلات ہوتی ہین پس ایک معقول انتظام اور دلچسپی قایم رکہنے سے
وہ غالب آسکتے ہین جو بات کہ ہم چاہتے ہین وہ یہہ ہے کہ بچپنا نہ تعلیم مذہبی کیواسطے نہین کہ بیکار کیا
مین صرف کیا جاوے جبکہ طلبا اوس سے فایدہ اوٹھانیکے لئے زیادہ تر لایق ثابت ہون ہم خیال

کرتے ہیں کہ عربی کی ناواقفیت بیشتر نوجوان مسلمانوں میں مذہبی جوش کم ہونیکا باعث ہے خاص
اسی وجہ سے اور اسی وجہ کے ساتھہ بہت سے چھوٹے چھوٹے وجوہات شامل ہیں ہم خواہاں ہیں کہ
عربی کو ابتدائی تعلیم کے سلسلہ خواندگی میں درحقیقت ایک مرتبہ حاصل ہو اگر زمانہ آئندہ زمانہ
حال کی ایک نقل ہوگی تو عربی کی تعلیم کیجانب سے غفلت کرنیسے تلخ ثمر حاصل ہونگے ہماری یہہ
خواہش بھی نہیں ہے کہ عربی کی ناواجب وقعت کیجاوے ہم فارسی کے فواید کو بھی محفوظ رکھنا
اور ابتدائی تعلیم میں علم ریاضی کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں ہم حافظہ ہی سے کام لینا نہیں بلکہ
دوسرے قوے کو بھی مدد دینی ضروری سمجھتے اور انکے شگفتہ کرنیکا بھی لحاظ رکھتے ہیں وقت
بھی نہایت محدود ہے پس اس قسم کے اسکیم پر خواہ وہ کوئی ہو غور کریں اور بقدر ضرورت
طریقہ اختیار کرنا اور ابتدائی عربی کہ ہر مسلمان کو ابتدائً ضرور پڑھنا چاہئے جو اخبار و آثار حقیقتاً مقلدانہ سمجھ سکیں

باب نوزدہم حال کے مکاتب مسلمان کی ابتدائی احوال آثار و عقائد میں

جو عمر کہ بچون کی تعلیم و تربیت کی سمجھی جاتی ہے اب خیال کرو کہ اوسمین کسطرح سلوک کیا جاتا ہے
اکثر یہہ ہوتا ہے کہ کسی میانجی کے سپرد کئے جاتے ہیں جنکو سوا اسکے نقلی حرفون کے بتانے کے اور
کچھہ شعور نہیں ہوتا (حالانکہ نقلی معنی بھی ٹھیک نہیں بتاتے اور نہ لفظ ٹھیک بتا سکتے ہیں) وہ خود
مثل باربردار گدہے کے ہوتے ہیں جو اپنے بار کو دوسرے کے سپرد کردیتا اور اپنے مانند
بوجھل اور ایک سے دو بنانا اور طوطے کیطرح رٹانا اپنا مقصد سمجھتے ہیں یا شاذونادر بعض اشخاص
اپنے عزیزون اور بچونکو خود ہی تعلیم دینی شروع کرتے ہیں جو خود بھی اوسی خانوادے کے
مدرسہ اور اوسی مدرسہ کے شاگرد ہوتے ہیں یہہ سب اشخاص بلا خیال تفریح و عقلی ترقی کے
یاد و ختم کرا دینے کو ضروری سمجھتے ہیں اور صبح سے لیکے شام تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری
رہتا ہے درمیان میں رفع ضرورت کیلئے اجازت اوٹھنے کی بھی ہوتی ہے تو نہایت مشکل سے
اور اوسمین بھی تاکید اور سختی کیجاتی ہے جسمین بچہ سوا اسکے خیال مدرسہ و اہل مدرسہ کے کچھہ ذہن

مین نہ لاوے بصورت اجازت کوئی لڑکا بھی ساتھہ کردیتے ہین کہ اوسکے لئے عذاب جان اور
چلنے پھرنیکا مانع ہوتا ہے کھانا جلد کھانیکی تاکید ہوتی اور بہت جلد نہ لوٹ آنیکی سزا دیجاتی
یاد کرانیکا یہہ طریقہ ہوتا ہے کہ ہل ہل اور چلا چلا کر یاد کرانا ضروری سمجھا جاتا اور سامعہ کے ذریعہ
حافظہ مین ٹھوسا جاتا ہے جو بچہ اس سے قاصر رہتا ہے وہ کودن اور غبی سمجھا جاتا اور قابل
سزا ہوتا ہے جہان تھک کر کوئی خاموش ہوگیا پٹہ قمچی کا فورا کڑک دیجاتی ہے اور انواع
انواع اقسام کی سزائین شروع ہو جاتی ہین کبھی پاؤن پہیلا کر کھڑا کرا دیا گیا کبھی ہاتھہ باندہے
گئے کبھی سنٹی لگائی گئی کبھی سخت الفاظ کہے گئے کبھی اوستاد تھک کر دوسرے لڑکون سے یہہ
کام کرانا شروع کراتے ہین کبھی اپنے شخصون سے سزا دلوائی جاتی ہے جسمین ذی غیرت کو سخت
شرم معلوم ہوتی ہے اور ان سب باتون سے بچونکی شاید ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ ڈوب کر مرجاوین
پھر مکتب مین شنہ دکھلاوین اور اونکے بہترین قوالے پژمردہ و مردہ ہو جاتے ہین مگر پاے بدست
دیگرے دست بدست دیگرے مجبور اند وہی دن اور وہی رات اونکو کاٹنا پڑتا اور اون قوتون
کو جو سرمایہ ناز ہین رخصت کردینا ہوتا ہے میانجی بھی کم قیمت کے غلام ہوتے ہین جو صرف
گذر کیواسطے کم قیمت پر خرید ہو جاتے ہین اونکو ہر پارہ اور کتاب کے ختم کرانے پر کچھہ
ملتا ہی اسوجہ سے وہ اور جلد ٹھوسنا اور ختم کرانا چاہتے ہین ایسے شخص ہمارے اون کلیون
کے کھلنے بہت کچھہ امید بھی ہے شگفتہ کرنیوالے اور رہبر بنائے جاتے ہین جو خود دوسرونکے محتاج
اور پیٹ کیواسطے ذلیل کام کرنیوالے بے غیرت اور بےعزت اور بدمعاش ہوتے
ہین اونکی صحبت ہمارے بچون کے لئے فرمان واجب الاطاعت اور اونکے الفاظ ہمارے
نونہالون کیلئے حکم باران رحمت کا رکھتے ہین اسیطرح بے انتہا خرابیان پیدا ہوتی ہین
جنکے بیان سے دل بے قابو ہوا جاتا ہے کیونکہ ایسے معلمین سے تعلیم دلانا ہی اور ایسی زہریلی چیز کو
رکھنا کیجا ہے اسیلیے ہمارے ہونہار بیکار ہو جاتے ہین جب کلیات ہی مین غلطی ہوتی ہے
تو جزئیات جو بوقت شروع ہون گے ضرور ہے کہ اونمین بھی قصور ہو [illegible] تعلیم

بروبرحرف کردہ سعی دایم ؛ حکیمے گفت کاے نادان چہ گوئی ؛ درین سودا بسی لوم لایم ؛
نیاموزد بہایم از تو گفتار ؛ تو خاموشی بیاموز از بہایم ؛ جس خاندان مین علم عربی پڑہایا جاتا ہے
اوسکا حال اور بہی بدتر ہے چونکہ اوسمین مذہب کا لگاو ہے اسلئے اون متبرک کتابونکا (حالانکہ
کسیطرح متبرک نہین ہین) لفظ بلفظ یاد کرلینا اور اونہین صحیح و قدح نکرنا اور نہ سمجہنا اور جو کچہہ
کہ متن یا شارح نے لکہدیا ہے اوسیکو صحیح سمجہنا (حالانکہ اکثر ایک کتاب سے دوسری کتاب
کے متن و شرح کے مضامین مختلف ہوتے ہین) ضرور ہے اور اونکی پابندی فرض ہے۔ نظیری
بس ازین آہ و فغان دلخراش آخر ؛ بہر دم تا بہ کے خواہد رسید آزار من از من۔ جو لوگ بچونکا
کہیلنا ناپسند کرتے اور ہر وقت یاد کرلینے یا پڑہانے مین اونکو مصروف رکہنا چاہتے یا جاہل اور احمق
معلمون اور خدمتگارون کی اتالیقی مین رکہنا چاہتے ہین وہ اونکی بہی سمجہی عقل کو بہی
کہو دینا چاہتے ہین یہہ بات دیکہنی چاہئیے کہ بچے کس قسم کے کہیل کہیلتے اور کیسے صحبت مین شریک ہوتے
ہین اور وہان اونکو کس قسم کے مضامین پر غور کرنیکا موقع ملتا ہے نہ یہہ کہ اونکے اون مجنون
اور کہیلون کی بہی جنکی نسبت اب ثابت ہوگیا ہے کہ وہی ذریعہ ترقی تعلیم و تربیت کا ہوتے ہین
ممانعت کیجاوے۔ جانورون کی پرورش کہنیوالے رہوارون کے شہسوار خچرون کے
پالنے والے اپنے جانورون کی تندرستی اور دوسری چیزونکا خیال نہایت ہوشیاری
سے کرتے ہین اور وہ ایسی پرورش نہین کرتے کہ لاغر اور حقیر ہوجاوین ایسی غذا نہین دیتے
جس سے کاہل اور سست ہوجاوین ایسی نسل سے جفت نہین لگاتے جسمین دوغلاپن آجاوے
جب زین باندہنا چاہتے ہین تو پہلے آہستہ آہستہ پہیرنا شروع کرتے ہین اور رفتہ رفتہ
اونسے محنت لیتے ہین اور جون جون قابل سواری و باربرداری کے ہوتے جاتے ہین تون تون
اونپر بار رکہتے اور سوار ہوتے جاتے ہین افسوس ہمارے نونہال نہین کہ ہم اونکو جانورون
سے بہی بدتر حالت مین رکہتے ہین اور اس ودیعت کی اسطرح بہی نہین حفاظت کرسکتے جس طرح
جانورون کی کرتے ہین اور یہہ نہین سمجہتے کہ کس طرح رفتہ رفتہ اونکو تعلیم دینی چاہئیے اسقدر بوجہہ

اونپر لادتے ہین جس سے وہ پژمردہ دلاغر ہو جاتے ہین اور جسکے قابل ہونے کے پہلے سے اونکو نہین کرنی لیتے
علاوہ اسکے وہ بوجہہ بہی دہرنا چاہتے ہین جو نہ چاہیئے غور کرو کہ جس حالت مین بچون کی طبیعت دریافت
کرنیکی مشتاق ہوتی ہے اور وہ فوری الاشتہا شدید الرغبت ہوتے ہین ایسی حالت مین اونکو کامل
غور و استخراج نتایج کا تجربہ تو چندان ہوتا ہی نہین ہے جسکی وجہ سے دریافت کرنیکی حاجت اونکو
نہ پڑے اونکے پاس سامان ناکافی و وسیلے ناتمام ہوتے ہین اوسی حالت مین جب وہ ہم سے سوال کرنا
اور اپنے خیالات کو وسعت اور اپنی معلومات کو طاقت دینا اور اشتہا کو رفع و خواہش کو دفع
کرنا چاہتے ہین تو اوس وقت اونکے ساتھہ کیا برتاو ہوتا ہے اول تو خود صحیح جواب دینے کی لیاقت
نہین رکھتے اور اگر شاید کسیکا ذہن رسا ہوا بہی تو ایسی گستاخی کو کب گوارا کر سکتے ہین ---
خوش نصیبی ہے اگر [illegible] کہی ہوئے تو بچے کی ذہانت کو اتفاقیہ سمجہا اور متعجب ہو کر دور از کار قصے
اور بیجا سے جو کہ جنکا نہ سر نہ پیر دقیانوسی فضول و جہل و لایعنی و خلاف عقل روایتون پر
بیان کر دیتے ہین جسکے سبب سے بجاے طمانیت کے اونکو مایوسی ہوتی ہے اور عقل کو چکر آ جاتا ہے اگر بچے
زیادہ سوال و جرح اور سیر کرنا چاہتے ہین تو چہرہ کی شکنون اور کن انکہیون کے اشارے و شکن
خاموشی اور خامشی کن [illegible] بچون سے اونکا جواب ملتا ہے اس سے بہی اگر اونکو سیری نہوئی
تو لشکری آلوان ہے اور اونکے سبز چہرے لال کیجاتے اور رخسار بنائے جاتے ہین جس سے
وہ شگفتہ کلیان لالہ داغدار ہو کر مرجہا جاتے ہین اور جسکی وجہہ سے دوبارہ جرأت و تازگی و شگفتگی
کی صورت نہین دیکھ سکتے کبہی یہہ کہا جاتا ہے کہ تمہاری لیاقت سمجھنے کے قابل نہین ہے یہہ مسئلہ
دقیق ہے کبہی مجمعون اور جلسون مین تشہیر ملامت کا تماشا بنائے جاتے ہین اور اپنی کم لیاقتی اور نہ
سمجہانیکی قوت کی کمی کو نہین خیال کرتے پیرایہ طعن و تشنیع کرنا چاہتے ہین اور ان افعال کو
موجب تحسین و آفرین کا جانتے ہین اور اونکا اسباب کا نام تادیب رکہا گیا ہے مان سے لیکر باپ
اوستاد کہلائی سب کے سب ایک ہی مدرسہ کے تربیت یافتہ اور ایک ہی کالج کے ڈگری گرفتہ ہوتے
ہین یہی سبب بچون کے کند ذہن ہو جانیکا ہوتا ہے کیونکہ جب اشتہا رفع نہوگی تو بیجا اشتہا کم ہوگی

یا معدوم ہو جانیکے اور کیا ہوگا جس طرح غذا اسکے وقت پر نہ پہونچنے سے اشتہا بشکلی کم یا
معدوم ہو جاتی ہے اسیطرح قوت عقلی کو مناسب اور بر وقت غذا کے نہ ملنے سے ذہن کند اور قوین
مدہم ہو جاتی ہیں یہہ ایسے سلوک تھے جنکا لازمی نتیجہ یہہ تہا کہ چند ہی دنوں میں بچے مجنون ہو جاتے مگر
ایک حد معین تک خود بخود سلسلہ عقلی جاری و قایم رہتا ہے لہذا یہہ نوبت نہین پہونچتی اور نشو و نما
و پژمردگی پر جبر گذر جاتی اور مریضانہ کیفیت قایم رہتی اور اسی ناتمام و ناکامل حالت میں عقلی قوتوں کو
موت آجاتی ہے جو نہ صرف اونکو بلکہ آیندہ آنیوالی نسل کو بہی زایل کرتی اور نقصان پہونچاتی ہے
پس بچے جب ایسی جہالت کے دایرہ میں رہینگے اور اون باتونکو سنینگے جو اونکو نہ سننا چاہئے اور
اون چیزونکو دیکہینگے جو اونکو نہ دیکہنا چاہئے اور اون باتونکو کہینگے جو اونکو نہ کہنا چاہیئے اور اون
بوؤن کو سونگہینگے جو اونکو نہ سونگہنا چاہیئے اور اون مزون کو چکہینگے جو اونکو نہ چکہنا چاہئے اور اون
صدمات کو سہینگے جو اونکو نہ سہنا چاہیئے اور اون باتونکو بولین گے جو اونکو نہ بولنا چاہیئے اور اون
باتون کو سیکہینگے جو نہ سیکہنا چاہئے تو اونکی پہلی کچی عادات و خیالات کو اگر اخلاق و مذہب کا باران
رحمت نہ دہو سکے تو تعجب نہیں ہے اور اون کے افعال و اطوار کے کام میں وہ آیندہ وقت ناقابل برداشت
اور مہلک ثابت ہوں تو کچہہ بعید نہیں ہر شخص اپنے گریبان کو تفکر و تدبر میں ڈالکر اپنی ہی حالت پر
خیال کر سکتا ہے کہ اسی قسم کے تعلیم و تربیت کے باعث ہر قسم کی تباہی اور بربادی ہوتی ہے اور کیا کیا
مصیبتیں ہیں جو آج اوسکے نصیب میں آتی ہیں۔

باب ہشتم قدیم و جدید تعلیم میں فرق اور اونکے نقائص و احوال و آثار میں

مکاتب اور اسکول و کالج کے ڈگری یافتہ میں صرف یہہ فرق ہوتا ہے کہ مکاتب کے طلبا کی
پونجی پرانے قسم کی ہوتی ہے جو بمقابل کالج و اسکول کے طلبا کے دقیانوسی اور کم مایہ ہوتی

ہے اور جسکے خریدار نہین ہوتے ہین اور جسکے بیچنے والونکو بھی شعور فروخت کا نہین ہوتا ہے وہ جسقدر
پرانی ہوتی ہے اوسیطرح پرانا طریقہ فروخت کا جاری رکھتے ہین جسکی کہ مردہ شوئی اور فاتحہ
خوانی قدیم سے قیمت مقرر ہوچکی ہے اور اسکول و کالج والون کے پاس کئی قسم کے رنگارنگ اور
جدید مال ہوتے ہین لیکن اونکے فروخت کے طریقے اور ایسے سامان جنکی وجہسے فوراً فروخت
ہو جاوین اونکے پاس کبھی نہین ہوتے اور اس طرح جو پڑہائے جاتے ہین وہ سب بیفایدہ اور
بیکار ہوتے ہین مختلف علوم سے واقفیت رکھتے ہین مگر سبب اوسکے اونکو ریلوے ایڈٹ
آفس کی کلرکی شپ کے لئے پڑہا ہے جہان اونکے خریدار ملجاتے ہین - آبنا و خلیجون اور جھیلون کو
سمندر مین بہا دیتے اور تاریخ اور علوم کو قبرونمین دفن کردیتے اور طبیعات اور علم کیمیا کو دہوبی
کے سپرد کرتے اور ریاضی مین سے جمع تفریق ضرب تقسیم چہانٹ کر رکھ لیتے اور باقی کالج اور تعلیم گاہ
کے نام واپس کردیتے ہین اور اصلی تعلیم و تربیت اوس سے اونکو نہین ہوتی غرضکہ کیا مکاتب اور
کیا مدارس اور کیا کالج کسی کی تعلیم و تربیت ایسی نہین ہوتی ہے جو کام آوے اور نہ اونسے سوای
نقصان کے معتدبہ فایدہ پہونچتا ہے اور وہ کہوئے گئے اور تعلیم پاکر کے مصداق ہو جاتے ہین اور جو
کہ نہ نئی تعلیم کامل ہوتی ہے اور نہ پرانی تعلیم مناسب وقت اسلئے اُن نیم تعلیم یافتہ لوگون پر نیم حکیم خطرہ جان و
نیم ملا خطرہ ایمان کی مثل منطبق ہوتی ہے طلبا انگریزی تعلیم کو مثل انگریزی چاقو کے اس خیال
سے کہ انگریزی تعلیم ایک نہایت غرض کے حاصل کرنیکا ذریعہ ہے اور اس سے زیادہ کچھہ بھی نہین استعمال
کرتے ہین نہ اہل ملک پر اونکا اثر پڑتا ہے نہ ملک اونپر اعتبار رکھتا ہے - سید محمد محمود دیکو نے
ایک لکچر مین بدلیل علم اعداد و موازنہ اعداد کے یہہ ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانونمین
فی لاکھ ایک ڈگری یافتہ زبان انگریزی مین ہے جسکے مقابلہ مین ہندو دس ڈگری یافتہ ہین اور قانون
اور انجینیری وغیرہ مین مسلمانون کی اور بھی پست حالت ہے اور عموماً مسلمانون نے بمقابلہ ہندوون
کے نو حصہ دس حصہ مین سے ضایع کیا ہے پس مسلمان بلحاظ اوس عزت کے جو اگلے زمانہ مین اونکو حاصل
تھی اور بلحاظ اوس ناموری کے جو علم مین اونہون نے پائی تھی اور بلحاظ اوس ضرورت کے جو

دنیا مین باعزت رہنے کیلئے اونکو ہے اور بہ نظر اوس نسبت کے جو اونکو آبادی کے لحاظ سے ہونی چاہیئے
اچھے نہین ہین جس سے امید اونکی آیندہ بہبودی کی ہو اسلئے اے مسلمان خواہ ہمت کی باندہ کر
مستعد ہون اور اپنی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچانے اور پار لگانیکی کوشش کرین اور ایک سچے
مسلمان کے موافق دنیا اور دین کی عزت حاصل کرنے کے لئے اپنی قوم کے نوجوانون کی
بہبودی اور ترقی اور عزت کی فکر کرین خواہ اپنی غفلت و کاہلی و سستی کو دینداری کے پردہ
مین چھپاکر اس صوفیانہ و فلسفیانہ قول پر عمل کرنیکا دعوے کرین اور خراب اور ذلیل ہون
اور دنیا سے اپنے نام کو مٹا اور ڈبا دیوین — رباعی قوی شدیم چہ شد ناتوان شدیم چہ شد
چنین شدیم چہ شد یا چنان شدیم چہ شد * بلند و پست جہان را چو اعتبارے نیست * زمین شدیم چہ شد
آسمان شدیم چہ شد *

باب بست و یکم حال کے خط و کتابت کے نقایص و اعتدال و احوال و آثار مین —

خط سے خط پڑہنا اور معلومات زیادہ ہوتی اور ہر قسم اور ہر درجے کے آدمیون کا حال معلوم
ہوتا ہے جن سے مل نہین سکتے اون سے خط ذریعہ ہوتا ہے اس زمانے کے خط و کتابت بلحاظ طریقہ
تحریر کیا تہہ لکھے گئے ہون قدیم زمانیکے سے ہو تحریرون سے کسیطرح کم درجہ نہین رکھتے بلکہ
فوقیت رکھتے ہین جس طرح ہماری قوم مین اور بہتسی لغو و فضول باتین مروج ہین اوسیطرح
خط و کتابت کے طریقے مین بھی بہت لغو اور فضول باتین شامل ہین ایسی باتین ہین کہ ہمارے پاکیزہ
مذہب اسلام کی عمدہ اور پر اثر باتون کو بے اثر کئیے دیتی ہین — جب ہم کسی خط کو پڑہتے ہین
تو اوسمین ایک بہت لمبا چوڑا القاب و آداب پاتے ہین اوسمین صرف شاعرانہ الفاظ اور وہ
صفت مکتوب الیہ کی ہوتی ہین جو درحقیقت مکتوب الیہ مین نہین ہین اور جسکا اصلی اثر کاتب کے
دل مین نہین ہوتا حالانکہ اگر مکتوب الیہ بیگانہ ہے تو کوئی ایسا لفظ ہونا چاہیئے جو خطاب کے لئے کافی
یا ٹہیک ٹہیک دلی تعلق یا ادب کو ظاہر کرے مبالغہ سے ٹہیک بات نہین ظاہر ہوتی اور جو طریقہ

مبالغہ سمجھکر موثر نہین ہوتا البتہ ایک خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ادب یا تعلق یا لحاظ کچھہ ہے بلکہ اکثر یہہ بھی
نہین ہوتا اشتیاق دوست و دشمن دونون کو معمولاً لکہا جاتا ہے حالانکہ اوس سے کچھہ مطلب نہین
ہوتا پس یہہ دروغ بیفروغ ہوتا ہے لفافے مین شروع پر مقدس الفاظ لکہے جاتے ہین یا حوالہ قطعیہ
بھیجاے ہین تاکہ ضایع نہون حالانکہ اوسکا نتیجہ دیکھتے ہین کہ کچھہ نہین ہوتا افسوس ہے کہ لوگون نے
مقدس الفاظ کو دل لگی کی بات بنالیا ہے اور سمجھتے ہین کہ یہہ نہایت دینداری و خدا پرستی ہے
حالانکہ اس سے زیادہ بے ادبی نہین ہوسکتی اور گویا شعایر اسلام کے ساتھہ تمسخر کرنا ہے اوس سے
بجاے خشوع کے شقاوت و قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے بسم اللہ خط پر لکہتے ہین مگر پوچھو لکہنے
وقت کچھہ خیال بھی تہا کہ کیا اور کس حالت مین لکہہ رہے ہین تو معلوم ہوگا کہ کیسی غلطی ہوتی ہے شطرنج
اور جوا کہیل رہے ہین اور مقدس الفاظ لکہہ رہے ہین۔ الٹ لکہا اور کہا وہ پیادہ مارا ہمنے ایسا بھی
دیکھا ہے کہ گالی دے رہے ہین اور بسم اللہ لکہہ رہے ہین نہایت عمدہ بات ہے کہ خط کے پہونچنے
کے لئے خدا پر بھروسہ کرو مگر لفافہ پر انشا اللہ کی چہٹ لگانے سے کیا فایدہ زبان و دل سے ادا کرو
غیر مذہب کے لوگ جب اس قسم کی تحریرات و مقدس الفاظ دیکھتے ہین تو ہنستے ہین کہ تقدس
ایسا ہی ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ مسلمانون کے خطوط پر ایسے الفاظ کے ہونے سے وحدانیت
کا اظہار ہے مگر ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہین کہ ہم ہندون کیطرح ماتھے پر قشقہ لگا کر اور گلے
مین زنار ڈالکر اسلام کا پہچنوانا نہین چاہتے اگر دل کی آنکہین اندھی ہین تو اوس سے کیا فایدہ اگر آنحضرت
نے بسم اللہ لکہے تو کیا وہ نامے ایسے کے تہے افسوس ہے کہ مسلمان مذہب کو مذہب کیطرح نہین
برتتے بلکہ کہیل بناتے ہین یہودی اسی بلا مین مبتلا ہوئے کہ دنیا و دین کو گڈمڈ کر دیا بے شک بسم اللہ
لکہنا ادب کرنا اور انشا اللہ توکل کرنا ہے مگر اسطرح کی دنیاوی باتو نمین اسکو کرنا قابل اعتراض ہے
غیر مباح تحریرات مین بسم اللہ و انشا اللہ کا لکہنا سخت افسوسناک ہے۔

باب بست و دوم تصنیف کے قواعد و حال کے علما و غیر علما کی تحریر و تقریر و تصنیف کے نقایص و احوال و تاثیر مین

تالیف اور تصنیف کرنے مین اسقدر جلدی نچاہیے کہ جلد ختم ہو جاوے بلکہ متواتر غور و مکرر اصلاح کے

بعد شایع کرنا چاہیئے کیونکہ وہ صلاح و فلاح کیلئے لکھی جاتی ہے جسقدر نامور مصنف گذرے ہین اونکے
حالات سے جتنی واقفیت ہوئی ہے اور اونکے مسودے جو پائے گئے ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ متواتر
اصلاحون کے بعد وہ صاف کئے گئے ہین اور مکرر سہ کرر اصلاح اون مسودات پر موجود ہین (مکالی
وغیرہ کے مسودات کا حال دیکھو) اچھا مصنف جس مضمون کو منتخب کرتا ہے اوسکے جسقدر حصے
ہوتے ہین اونکو جدا جدا لکھتا اور علحدہ عنوان قایم کرتا اور ہر ایک کے تحت مین اپنے خیالات اور اپنے
مطالعہ و تفتیش کے فواید کو درج کرتا ہے۔

اپنی تحریرون کے پر جوش و خوب و خوش اسلوب بنانیکے لیئے عمدہ مصنفین نے دوسرے لایق
و فایق مصنفین کی کتب کو مکرر و سہ کرر و بارہا پڑہا ہے یہانتک کہ جب جوش کم ہو جاتا تہا
تو پہر اعادہ کرتے تھے اس بات کے اثبات کے لیئے بیشمار مثالین موجود ہین اور یہہ نہایت عمدہ
ذریعہ تصنیف کے عمدہ بنانیکے لیئے ہے بشرطیکہ فرصت و وقت ساتہہ دیوین۔

مشہور مصنفین کو جب کوئی اچھا خیال آتا تہا تو ضایع نہین ہونے دیتے تھے اور فوراً ضبط
کر لیتے تھے یادداشت ہمیشہ اپنے ساتہہ رکہتے تھے یہہ قاعدہ بھی بہت مفید ہے۔

خیال کرنا تو سہل ہے پر عمل مشکل اسلیئے مصنفین کے قول و عمل مین اکثر اختلاف ثابت ہوا اور
سبب اوسکے بے اعتقادی کا ہوا یعنے وہ عالم بے عمل سمجھے گئے ہین اور حسن ظن سے جو فواید
ہوتے ہین اوس فایدہ رسانی سے اونکی تصنیفین خالی ہو گئی ہین اسلیئے ضرور ہے کہ انسان
جو دوسرون کو سکہلانا چاہے حتی الامکان خود بھی اوسپر عمل کرے۔

ناظرین پر اپنی اوس مجبوری کا حال بھی جسکی وجہہ سے اپنے سکہلائے افعال کے نکرنے مین
معذور ہووے ظاہر کر دینا بہت کچہہ اس نقص کو دور کرتا ہے۔

صحیح مسایل حتی الامکان لکہنا چاہیئے مردم آزاری و دل آزاری و فحش سے مبرا ہونا لازم ہے
مختصر اور مناسب لکہنا حسن و خوبی کو دوبالا کرتا ہے اور دوسرون کی اوقات کو ضایع نہین کرتا۔
ایسی باتین لکہی جاوین جنسے توہمات باطلہ و لغو باتونکے پہیلنے کا اندیشہ ہو۔

تصنیف سادگی الفاظ صفائی بیان عمدگی خیال مین خوشگوار اور آمد بین بیان مین زبان مین الفاظ کی ترکیب مین دلمین بیٹھنے والی ہو نہ ساختہ و بناوٹی و الفاظ کے بوجھ سے لدی ہوئی بڑا خوش نصیب و کامیاب وہ مصنف ہے جو نیچرل میدان مین قدم رکھے اور اوسکی پیروی کرے اور نیچر کو بیان کرکے اوسکے اشارات کا خیال رکھے اور مضامین عشقیہ اور خیالیہ اور بیان واقع و نیچر مین جو لطف قدرتی ہے اوسکو دل مین بٹھا اور مطابق کر دکھائے۔

فطرتی جذبات اور اونکی قدرتی تحریک اور اونکی جبلی حالت کا بیان کسی پیرایہ یا کنایہ یا اشارہ یا تشبیہ و استعارہ مین بہت زیادہ اثر کرتا و خوشی پہونچاتا ہے بشرطیکہ مناسب طور سے ہون نا فہم ملٹن کی پیراڈائز لاسٹ کچھ چیز نہین بجز اسکے کہ انسان کی طبیعت کی حالت کی تصویر ہے جسکا ہر ایک شعر دلمین گھر کر جاتا ہے شیکسپیر مین کچھ نہین بجز اسکے کہ اوسنے انسان کا نیچر یعنی قدرتی طبیعت کی بناوٹ کو بیان کیا ہے جو نہایت موثر ہے۔

بعض وقت عجیب جاہل مثل کتون کے ہوتے ہین کہ جہان کسی نئے آدمیکو ایک کتے نے دیکھا وہان بھونکنا شروع کیا اور محلے کے کتے جمع ہوگئے بلکہ جہانتک بھونکنے کی آواز پہونچی وہان کے کتے آموجود ہوئے اور بھٹکنے ہٹانے لگے اونکا ہی شور و غل زیادہ کیا اسیطرح جہان نیا مضمون اصلاح انشا کا ہے کسی عالی دماغ مصنف نے بیان کیا شیاطین الانس کے کتون نے سامنا کیا لیکن عقلمند کتون کی آوازون کا خیال نہین کرتے اور اونکو شہر سے باہر کر دیتے اور علوم کے مشعل عالم افروز کو پھیلاتے ہین۔

اہل زبان کے بلغا و فصحا کو جو زبان کی گہرائیون سے واقف ہوتے ہین بعض وقت یہ ضرورت ہوتی ہے کہ غیر زبان کے الفاظ کو اپنی زبان مین استعمال کرین کیونکہ ویسے وسیع مضمون مین اونکی زبان مین لفظ او سوقت نہین ہوتا مثلاً علم کیمیا اگر اردو مین بولا جاویگا تو اعتبار یہی ہوگا کہ سونا چاندی کا علم اسلئے کیمسٹری کہنا پڑتا ہے پس ایسا استعمال ضروری ہے لیکن میرے خیال مین مناسب تر یہ ہے کہ اگر استعمال کرین تو اوسکے مقابل مین اپنی زبان کا

لفظ لکھدیوین تاکہ رفتہ رفتہ اوسکے معنی وسیع ہو جاوین اور وہ غیر زبان کے مستعملہ لفظ کے ہم
معنی ہو جاوے پس وہ لفظ جو غیر زبان سے لیا جاویگا بباعث شہرت اس لفظ کے بیکار ہو جاویگا اور
خود اپنی زبان وسیع ہو جاویگی افسوس کہ ہم مین نکتہ چینی و عیب بینی تو بہت ہے مگر تصنیف جسکو تصنیف کہہ سکین بالکل
نہین - غرضکہ کیا تقریر اور کیا تحریر اور کیا تصنیف اور کیا دوسری چیزین سبکی نہایت ابتر حالت و بے
ڈہنگے طریقے پر ہین کہ تحقیق اور غیر متعصبانہ تصنیف و تقریر کے مسلمہ اصول سے گرے ہوے ہین بڑے
بڑے علما کی حالت ان اشعار کے مصداق ہے برائی کی تصویر کہینچنا اپنا شعار نہین ہے اسلیے انکا ہی
نقل کافی ہے اشعار ہم جس سے نفرت وہ تحریر کرنی ہو جسکے مشتاق ہون وہ تقریر کرنی ہو گنہگار
بندونکی تحقیر کرنی ہو مسلمان بہائیکی تکفیر کرنی ہو یہ ہے عالمونکا ہمارے طریقہ یہ ہے یاد ہوگا
ہمارے سلیقہ ہو کوئی مسئلہ پوچہنے اوسنے جائیگا تو کہدینگے بار گران لیکے آئے ہو اگر بدنصیبی سے شک
اوسمین لائے ہو تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائیگا اگر اعتراض اوسکے لبکا زبان سے ہو تو انا سلامت
ہے دشوار وہان سے ہو کبھی وہ گلے کی رگین ہین پہلاتے ہو کبھی جہاگ بہر جہاگ ہین منہہ پہ لاتے ہو
کبھی خوک اور سگ ہین اوسکو بناتے ہو کبھی مارنیکو عصا ہین اوٹھاتے ہو منفور چشم بد دور ہین آپ
دین کے ہو نمونہ ہین خلق رسول امین کے ہو چاہیے کہ خوش اوسنے ملکر ہو انسان ہو تو یہ شرط وہ قوم
کا ہو مسلمان ہو انشان سمجہ کا ہو جبین پر نشان ہو اشعر ہین اوسکے ہو کوئی نقصان ہو یہین بڑہ رہی
ہون نہ داڑہی چڑہی ہو ہو انکی اپنی حد سے نہ آگے بڑہی ہو ہو ہرگز نہین حضرت کا ہوا آستان ہو ہرگز
ہر ایک اصل ہین فتح ہو ہمہ زبان ہو ہو سب لقبون سے اونکے ہو کتنا گمان ہو ہو سرمد لکا اونکے بڑا مدح خوان ہو
گر ایسا نہین ہے تو مردود دین ہے ہو ہرگز ان سے ملنے کے قابل نہین ہے ہو شریعت کے احکام
تھے وہ گوارا ہو کہ شیدا اپنے او شہر ہو وہ اور انصار سے ہو گواہ اونکی شرعی کا قرآن ہے صاف انکو
بیسر ہی نے پکارا ہو مگر بیان کیا ایسا دشوار اونکو ہو کہ دوسرے سمجھے نگے بار اون کو ہو شکی اونکی
اخلاق مین رہنمائی ہو نہ باطن مین کی اونکے یہ ادعائی ہو پہ اوسکا ظاہر کی گئی یہہ بڑائی ہو کم سوئی
نہین او لیتے دم بہر سائی ہو وہ دین جو کہ چشمہ تہا عشق تکو کا ہو کیا علاقہ ہین اوسکو غسل وضو کا ہو

وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت * تو بندہی سر پہ دستار علم و فضیلت * اگر رکھتے ہین کچھہ طبیعت مین جودت
تو ہے اونکی سب سے بڑی یہہ لیاقت * کہ گر دنکو دہ رات کہدین زبان سے * تو منوا کے چہوڑین اوسے
اک جہان سے * سوا اسکے جو آئے اونکو پڑہا دین * او نہین جو کچھہ آتا ہے اونکو بتا دین * وہ سیکھے
ہین جو بولیان سب سکہا دین * میان مٹہو اپنا سا اونکو بنا دین * یہہ لے دیکے ہے علم کا اونکے حاصل *
اسیپر ہے فخر اونکو ہین الاماثل * نہ سرکار مین کام پانیکے قابل * نہ دربار مین لب ہلانے کے قابل *
نہ جنگل مین ریوڑ چرانے کے قابل * نہ بازار مین بوجہہ اٹہانے کے قابل * نہ پڑہتے تو سو طرح کہاتے
کما کر * وہ کہوئے گئے اور تعلیم پاکر * جو پوچہو کہ حضرت نے جو کچھہ پڑہا ہے * مراد آپکی اوسکے پڑہنے
سے کیا ہے * مفاد اسمین دنیا کا یا دین کا ہے * نتیجہ کوئی یا کہ اوسکے سوا ہے * تو مجذوب کیطرح سب
کچھہ بکین گے * جواب اسکا لیکن نہ کچھہ دے سکین گے * نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہین وہ * نہ اسلام
کا حق جتا سکتے ہین وہ * نہ قرآن کی عظمت دکہا سکتے ہین وہ * نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہین وہ *
دلیلین ہین سب آج بیکار اونکی * نہین چلتی توپون مین تلوار اونکی * پڑے اوس مشقت مین ہین
وہ سراپا * نتیجہ نہین اونکو معلوم جسکا * گئین بہول آگے کی بہیڑین جو بہٹکا * اوسی راہ پر پڑ لیا گلہ سارا *
نہین جانتے یہہ کہ جاتے کدہر ہین * گئے بہول رستہ وہ یا راہ پر ہین *

باب بست وسوم انگریزی اعلی تعلیم و تربیت دینے کی فضیلت و حقیقت و اعتدال و احوال و آثار مین۔

تعلیم و تربیت کے عمدہ و مفید ہونیکی شناخت یہہ ہے کہ زبان کی لٹریچر و سائنس و قوم کے خصائل ایسے
ہو جاوین جو بیہودگی و لغویات سے پاک و صاف اور کمال و تہذیب کے پہونچانیکا ذریعہ ہوون نہ
کسی اعلی قوم کی سائنس و لٹریچر سے کم درجے پر ہون * سو کہ آجکل ہماری زبان مین لٹریچر و سائنس
کیحالت اچھی اور عمدہ نہین ہے اور نہ ہم صرف ترجمہ ہی سے یورپ مین سائنس و لٹریچر کے ہم پلہ ہی

لٹریچر وسائنس کو کر سکتے ہین اسلیئے یورپین زبانون کے اعلی ترین تعلیم مین ہمکو مستغرق
ہونا اور کامل درجے پر اونکو حاصل کرنا ضرور ہے اسلیئے انگریزی کی اعلی تعلیم کی ہمکو بہت ضرورت
ہے دوسرے باعتبار حالت ملک کے جسقدر کہ تعلیم ہوتی ہے اوسقدر بھی حاصل نکرنا اور زیادہ
مضر ثابت ہوا ہے اسلیئے جسقدر کہ مغربی تعلیم (خواہ کیسی ہی ہو) حاصل ہوئی ہے غنیمت ہے مگر
کہ بغیر اعلی تعلیم وتربیت کے ترقی قومی ناممکن ہے اورجبتک اعلی درجہ کی تعلیم ملک مین موجود
نہین ہوتی ادنے درجہ کی تعلیم کا پہیلنا ناممکن ہے - دنیا کے کسی حصہ ملک کی تاریخ سے ثابت
نہین ہوا ہے کہ بدون اعلی درجہ کی تعلیم کے شایع ہوے ادنے درجہ کی تعلیم پہیلی ہو یہہ قدرت
کا قاعدہ ہے کہ ادنی اعلی کی پیروی کرتا ہے کبہی اعلی ادنی کی پیروی نہین کرتا جو لوگ غریب
لوگون مین ادنی درجہ کی تعلیم کے رواج کے خواہان ہین اونکا سبسے اول فرض یہہ ہے کہ اعلی اور
سے تعلیم یافتہ لوگون کے پیدا کرنیکی کوشش کرین ادنے درجہ کی تعلیم پہیلانے سے وہی خود بسبب ہونگے
اور وہ از خود پہیل جاویگی ہر کوئی تسلیم کرتا ہے کہ قوم کا خوش حال ہونا اور معزز اور تعلیم یافتہ
بننا اسباب پر منحصر ہے کہ اوسمین معتد بہ تعداد کے لوگ نہایت اعلی درجہ کے تعلیم یافتہ ہون اسکے
بعد نہایت کثرت سے تعداد ایسے لوگون کی ہو جو اوسط درجہ کی تعلیم پائے ہون اور اوسکے بعد
ادنے درجہ کے تعلیم یافتہ مگر سب سے مقدم اعلی درجہ کے تعلیم یافتون کا موجود ہونا ہے جو قوم کے
افتخار کا باعث ہون اور جو منبع ومخرج بقیہ دو قسمون کی تعلیم کا ہین جو لوگ اپنی کوشش اعلی
درجہ کی تعلیم پر متوجہ نہین کرتے اور ادنے تعلیم ہی پر مصروف کرتے ہین وہ اولٹی گنگا بہاتے ہین
جسمین کبہی کامیابی نہوگی بغیر اعلی کے ادنی کو ترقی نہین ہوتی بلکہ تنزل ہوتا رہتا ہے کیونکہ کوئی
دہڑ بغیر سر کے نہین رہ سکتا - بغیر اعلی درجہ کی تعلیم کے ہر طرح اخلاقی وسوشیل وپولیٹکل تنزل
ہوجاتا ہے جسکا نمایان فرق اسطرح بہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک اسکول ایسا قایم کیا جاوے
جو صرف مڈل تک تعلیم دیتا ہو اور دوسرا انٹرنس تک جسمین مڈل کلاس بہی ہو باوجودیکہ دونون
مین مڈل کلاس کے پڑہنے کی کتابین یکسان ہین مگر جو دماغی اثر اور ترقی [illegible] خیال اون

لڑکون کے ہوتے ہین جو اوس اسکول مین پڑہتے ہین جو انٹرنس تک پڑہاتا ہے اون لڑکون کے
نہین ہوتے جو اوس اسکول مین پڑہتے ہین جو صرف مڈل تک پڑہاتا ہے اور یہی معتدبہ فرق اون
لڑکون مین زیادہ محسوس ہوتا ہے جو کسی کالیجیٹ اسکول مین پڑہتے ہین اور سبب اسکا یہی ہے
کہ تربیت زیادہ حاصل ہوتی ہے اور اوستاد جسمین اچھے اور اعلی ہوتے ہین اوسمین زیادہ
فایدہ ہوتا ہے کیونکہ ادنے اعلی کیطرف رغبت کرتے ہین - چھوٹے چھوٹے مدرسونکا خیال
اسوجہ سے اور پیدا ہوتا ہے کہ لڑکے جو آوارہ پھرتے ہین کچھہ پڑہ جاوین مگر اعلی درجے کی
تعلیم کا خیال نکرنا اور نفسی نفسی پکارنا قوم کے لیئے جو مثل شخص واحد کے ہے نہایت مضر ہے
اور رفتہ رفتہ اسطریقے سے اعلی تعلیم مفقود ہو جاتی ہے اسلیئے ادنی بھی چند دن کے بعد
جاتی رہتی ہے خصوصاً جبکہ افتخار و ترقی بغیر اعلی کے ناممکن ہے تو متفقہ کوشش نکرنا بلکہ متفرق
ہونا بالکل غلطی ہے اگر دونو انکا مقابلہ کرکے وزن کیا جاوے اور جسطرف پلہ بھاری ہو اوسپہ
فیصلہ ہو تو معلوم ہوگا کہ اعلی سے کیا فایدے اور ادنے سے کیا نقصان پہونچتے ہین - قومی
ترقی و حکومت دونون بہائی بہائی ہین جب کسی قوم مین حکومت نہی تو اونکی ترقی اسبات
پر منحصر ہے کہ وہ اپنی فتحمند قوم کے علوم و زبان حاصل کرنے سے اپنے فتحمندون کیساتھہ ملکی حکومت
مین حصہ لینے کیلئے علوم اور اون شاخون مین کاملیت حاصل کرے جسمین اونھون نے حاصل کی ہے
اونکے مثل عادات اور علمی و عقلی و ملکی خیالات اسقدر پیدا کرے جو فاتح و مفتوح مین مناسبت پیدا
کرین جبتک ایسی مناسبت نہ پیدا ہو باہمی دوستی و اعتبار محالات سے ہے پس انگریزی
اعلی تعلیم کے حاصل کرنیکا بہت بڑا سبب یہی ہے -

باب بست و چہارم حیثیت تعلیم و تربیت قوم اہل اسلام کے مختصر نتایج مین

بیانات مذکورہ بالا سے معلوم ہوچکا ہے کہ جس زمانتک آیندہ بہبودی کیلیئے امید ہو اور قوم
اس قابل ہون کہ برابر ترقی کرتے جاوین اور اپنی روز افزون ترقی مین پیچھے قدم نرکھین

اور بمقتضائے فطرت انسانی تعلیم و تربیت کی سختی کے بوجھ اٹھا سکتے ہوں اوسوقت تک زمانہ
تحصیل کا سمجھنا چاہیئے لیکن جب خیالات مختلف اور متضاد طبیعتوں سے معاشرت لازم آجاوے
اور تفکرات اور ترددات اور موانعات غالب ہو جاویں اور عادتیں استوار ہو جاویں اوسوقت
کام میں در آنیکا وقت ہوتا ہے یہہ وہ زمانہ ہوتا ہے جسمیں بزرگ و مربی باقی نہیں رہجاتے
عزیز دوست حد معین سے زیادہ مدد نہیں کر سکتے پرورش کا بار جاہ کی خواہش عادتونکی
مجبوری طبیعتوں کی فطرتی کمزوری سامنے آتی ہیں اونکے مقابلہ کرنا اور انپر جہاد کرکے غالب آنا
ایسے ہی اشخاص کا کام ہوتا ہے جنکو سچی انسانیت سے بہرہ عطا ہوا ہے اور ایسے بزرگون
کا اعلی درجہ ہے جنکو شرف انسانیت حاصل ہے اور جنہوں نے پہلے سے طیاری کر رکھی ہے
وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ حفاظت ہی میں کٹ جاتا ہے اوسوقت اسکے بونے اور کاٹنے
کی امید رکھنی بے عقلی ہے ایسے وقت میں تعلیم ختم کردینی چاہیئے اور اوسوقت کو ہر شخص اپنے حالات
ملکی و ذاتی پر خیال کرکے سمجھ سکتا ہے ان دو قسم کی اوقات کا رنگ جاری رہتی ہیں
ابتدائی تعلیم و تربیت کا زمانہ پیدائش کے وقت سے شروع ہوتا ہے اور تین سال کے درمیان
میں جب بچہ بولنے لگتا ہے تو زبان بھی ذریعہ تعلیم و تربیت کا ہو جاتی ہے اوسوقت سے پچیس
سال تک اچھی طرح ترقی کرنیکا زمانہ ہوتا ہے سعدی کہتا ہے کہ جب تک چاہو زندہ رہو پر
زندگی کے پہلے بیس سال نتائج سے مالا مال ہوتے ہیں اوسکے بعد عملی کاموں کے کرنے اور حاجت
برآری اور فایدہ رسانی اور جسمانی و روحانی قوتونکی حفاظت اور بندوبست کا ہوتا ہے اوسکے کام میں
لانیکا وقت ہوتا اور جس نے محنت کی ہے اوسکے پھل کہانیکی ساعت ہوتی ہے اور اکتساب
سعادت کے مزے اور شقاوت کی تلخی کچھ کچھ اسوقت میں چکھنا پڑتی ہیں مبارک ہیں وہ لوگ
جو پہلے سے سامان کر رکھتے اور اسباب باندھے رکھتے ہیں اور اون بے پروا شدہ لوگوں کے مانند
غم نہیں اٹھاتے جو سفر کے جانیکے وقت اسباب باندھتے اور تجویز کرتے ہیں [illegible] ہیں اور
طولے ہی اونکو جو مدت کے پہلے ہی عبور کر چلے ہیں اور مشکل [illegible] لوگوں سے نہیں ہو

جو حسرت و مایوسی مین غرق ہوکر جان دینے پر مجبور ہوتے ہین اور اپنی غلطی کی واجب سزا
اوٹھانے کیوجہ سے سوائے پچھتانیکے کچھہ نہین کرسکتے اسکے بعد آخر عمر تک برابر ترقی خیالات
کی ہوتی رہتی ہے لیکن بالاستقلال تحصیل و ترقی کا وہی زمانہ ہے جو بیان ہوا یہی معنی ہین
اُطلبوا العلم من المہد الے اللحد کے کہ پیدایش کیوقت سے تعلیم و تربیت شروع ہوتی اور مرنے
تک اوسکا سلسلہ کچھہ نکچھہ ضرور جاری رہتا ہے —

حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ لڑکا ۷ سال مین دانت نکالتا اور چودہ سال مین بالغ ہوتا اکیس سال مین
اوسکا قد پورا ہوتا اٹھائیس سال مین عقل پوری ہوتی اور کامل چالیس سال مین ہوتا ہے" —

بغیر اعلی تعلیم و تربیت انگریزیکے ہر قسم کے نقایص کا رفع ہونا اور شایستگی کی معراج پر ہمارا پہونچنا محال
ہے — اور اوسکو اگر ہم اصلاح چاہین کہ ہماری ہی زبان اور ہمارے ہی معلم جو اعلی درجے کے تعلیم
یافتہ و تربیت گرفتہ نہون کرین تو یہ "خفتہ را خفتہ کے کند بیدار" کا مصداق ہوگا جو خود شایستہ
نہین وہ دوسرے کو کیا شایستہ بنا دیگا گو کہ بہ نسبت لڑکون کے شایستہ کیون نہو لیکن اسقدر شایستگی
کافی نہین ہے کما لا یخفی — سب سے بڑی ضرورت ایسی نیک سوسائٹی کی ہے جسکے اثر سے ہر قسم کی ترقی ہو
جب تک ایسے اثر نہ ڈالے جاوین تعلیم بے سود ہے کیونکہ قومی ترقی بغیر اسکے ناممکن ہے کسی شخص نے
اگر کوئی خاص امتیاز بغیر عمدہ تربیت پائے حاصل کیا تو وہ شمار مین نہین ہے کیونکہ جملہ ضرورتین اوسکی
پوری نہونگی اور نہ وہ خود کامل ہوگا ہر تعلیمگاہ کے لئے ایسے بورڈنگ ہوس کا ہونا ضرور ہے
جسمین ایسے لوگ موجود ہون جو عملی نمونہ ہون اور جنکے اثر سے طلبا کی طبیعت پر کافی و نیک موافق
ضرورت کے اثر پڑے پس پہلے یہہ غور کرنی چاہئے کہ کون چیز ایسی ہین جنمین ترقی اور جنکے لئے
اثر ڈالنیکی ضرورت ہے بعد اوسکے ایسے لوگ جو خود اوس اثر ڈالنے کے لایق اور عملی شخص ہون
اور جنمین وہ اعلے خوبیان موجود ہون جنکے حاصل کرنیکی ضرورت ہے موجود ہونے چاہئین اور
بلا امتیاز اس بات کے کہ کس قوم کے ہین اونکی صحبت سے بچے مستفید — اور اونکے خلاف صحبت
سے بچانا چاہئے جو بغیر اسکے کہ بورڈنگ ہوس مین ہون اور کسیطرح بچ نہین سکتے ورنہ منتشر خیالات

خام ہین تعلیم و تربیت مین جس قسم کے نقص ہین اور جس قسم کی تعلیم و تربیت ہمکو اور ہمارے بچونکو ہونی چاہیئے اونکو مختصر ہمنے بیان کیا ہے جو غور کرنیکے لئے کافی ہین عاقل کو اشارہ بس ہے ورنہ دفتر کا دفتر بیکار ناظرین کو بہت ضرور ہے کہ موافق ضرورت و حالت کے ایسا طریقہ اختیار کرین جو مفید ہو اور شایستہ بناوے۔

باب بست و پنجم تعلیم نسوان کی ضرورت اوسکی حد وغیرہ کے بیان مین

فی زماننا تعلیم و تربیت نسوان کے مسئلہ پر بڑے زور و شور سے بوجہ اوسکے اہم ہونیکے خامہ فرسائی ہو رہی ہے اور بڑے بڑے نامی مدبرون مین باہم سخت اختلافات ہین اکثر بحث کرنے والے خلط بحث کردیتے ہین اور عام کو خاص ہین اور غیر ضروری کو ضروری مین ملا دیتے ہین اسلیئے ٹھیک اور صحیح فیصلہ نہین ہو سکتا لہذا صحیح تنقیحات کے ساتھہ ہم بحث مگر نہایت مختصر کرینگے تاکہ مقصد سہولت سے واضح ہو جاوے۔

کوئی وجہ نہین ہے کہ عام طور پر عورتین تعلیم و تربیت کے شرف سے محروم رکہی جاوین مرد تو تعلیم یافتہ و تربیت گرفتہ ہون اور عورتین وحشت و جہالت کے باعث اونکے لئے زحمت اور آفت جان بنی رہین اور اپنے فرایض کو نہ ادا کرسکین جو استحقاق مرد ونکو ہے وہی عورتونکو ہے جو قوا مردونکو اس شرف کے حصول کے لئے ملے ہین عورتون مین بھی قریب قریب ہین اگر تعلیم و تربیت سے مرد درجہ کمال کو پہونچتے ہین تو عورتین کیون نہ پہونچینگی پس کیون نہ وہ اس لازوال کمال کو حاصل کرنے پاوین۔ جو خرابیان ہوتی ہین وہ تعلیم و تربیت کے ناکامل اور غیر معتدل ہونے سے ورنہ اچھی تعلیم و تربیت سے کبھی خراب نتیجے نہین پیدا ہوتے بلکہ ہمیشہ اچھے ہی ہوتے ہین پس عام طور سے تعلیم نسوان کو غیر ضروری کہنا اور ناجایز قرار دینا سخت غلطی و نادانی ہے۔ یہہ بحث کہ مرد جاہل و تربیت سے عورتونپر خراب اثر پڑتا ہے اور ہر قسم کی برائیونکی وہ وسیلہ ہوتی ہین صحیح ہے لیکن اسباب مین مرد و عورت سبکی حالت یکسان ہے

مردونکی تعلیم و تربیت سے بھی ابھی تک قابل اطمینان نتائج نہین پیدا ہوئے اور نہ اونکی تعلیم و تربیت کا کما حقہ انتظام ہوا ہے تو عورتونکی تعلیم و تربیت سے اگر اسیطرح تعلیم و تربیت کیجاوے کیسے عمدہ نتائج اور بہترین اثر ونکے پیدا ہونیکی امید ہوسکتی ہے نیز یہہ بات بھی قابل تسلیم ہے کہ بہ نسبت مردونکے خراب ہونے کے عورتونکا خراب ہونا زیادہ مضر معاشرت و تمدن ہے لیکن یہہ نقص تعلیم و تربیت کے قصور اور غیر معتدل ہونے پر محمول ہوسکتا ہے نہ تعلیم و تربیت پر دوسرے یہہ بحث عموماً ہر زمانہ کی تعلیم و تربیت نسوان سے متعلق نہین ہے بلکہ اس خاص زمانہ کی بیماری ہی نسوان سے متعلق ہے۔

جب ہم طرز تعلیم و تربیت نسوان کی نسبت غور کرنا چاہین تو ہمکو ضرور ہے کہ ہم اونکے فرائض کو سمجھہ لیوین تاکہ اونکے مطابق اونکو تعلیم و تربیت دیسکین۔

معاشں کی تعلیم و تربیت خاصکر مرد کو خاص قسم کی اور عورت کو خاص قسم کی دینی چاہیے کیونکہ مرد پرورش کا بالخصوص ذمہ دار ہے اور عورت فطرتی طور سے اوسکی معاون گو کہ عورت بھی کماتی ہے اور اوسکو شوہر کی معاونت ضروری ہے لیکن جو خدمتین شوہر کی وہ کرتی ہے جسکے بغیر مرد و عورت دونونکو چارہ نہین ہے اوسکے معاوضکے پانیکی وہ کیا ازروے اپنی فطرت و کیا باعتبار اپنی حالت و کیفیت و کیا ازروے استحقاق کے مستحق ہے اور یہہ نیچر اور صحیح اصول کے موافق بہی ہے کہ مرد ہی اپنے خاندان کی پرورش کا ذمہ دار سمجھا جاوے اور عورت اوسکی معاون و انیس دلنواز قرار دیجاوے کیونکہ صحیح و موافق عقل کے بہی ہے کہ مرد پر پرورش کا بار بہ نسبت عورت کے زیادہ ہے اور بجز مستثنیٰ حالتونکے مرد ہی ذمہ دار قرار پاسکتا ہے اور انجام ضروریات خانہ داری سواے عورت کے مرد اچھے طور پر نہین کرسکتے۔

پس ضرور ہے کہ علم معاشں مین عورت و مرد کی تعلیم و تربیت مختلف طور پر کیجاوے یعنی بطور خاص مرد کو باہر سے کمالانیکے لایق تعلیم و تربیت کیجائے اور عورت کو امور خانہ داری اور

مرد کی معاونت و موانست کے لئے تعلیم و تربیت دیجاوے عورتین زنانہ کی اور مرد مردانہ کی
خدمت بجز خاص حالت کے کرین نہ یہہ کہ برعکس خلاف فطرت طور پر کوشش کیجاوے اور بالکل
امتیاز ہی اوٹھا دیا جاوے جو عورتونکی عفت کے خرابی کا سبب ہوجاوے ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے
کہ عام طور پر عورت کو جنگ و پیکار کرنیکے لئے فوجی تعلیم و تربیت دینا بیجا ہے اور خلاف
اونکی فطرت کے ہے اسیطرح مرد کو خانہ داری زچہ خانہ مین بیٹھنے کو سکھانا خلاف اونکی خلقت
وطبیعت کے اور لغو ہے یہہ نہین کہا جاسکتا کہ عورت و مرد کے لئے کوئی معیار اسباب کا نہو
کہ اونکی لیاقت و قابلیت کا اندازہ نہوسکے لیکن یہہ ضرور سفارش کیجاسکتی ہے کہ جو ڈگری اور
جسطرح کی ڈگری اور جسطرح سے مرد حاصل کرین اوسطور و طرز و طریق سے عورتونکو نہ حاصل
کرنا چاہیے بلکہ اونکے لئے خاص ایک مخصوص طریقہ ہونا چاہیئے جو کام کہ عورت سے لئے
جاسکتے ہین یا جو علوم اونکی معاونت کرسکتے ہین وہی اونکو سکھلانا چاہیئے نہ یہہ کہ اندہا دہندی
سے عورت و مرد کی تعلیم مساوی کردیجاوے اور اونکے حالات و کیفیات اور فرایض کا لحاظ
نہ کیا جاوے جسمین ایک دوسرے کے باہم حقوق و فرایض پر دست اندازی کرین اور مساوات
چاہین - کیونکہ اسمین بہی شک نہین کہ عورت و مرد کے بعض فرایض ایسے ہین کہ جسطرح مرد
کو اونکو ادا کرنا چاہیئے اوسیطرح عورت کو اور بعض ایسے ہین کہ عورت کے ساتھہ اور بعض مرد
کے ساتھہ بوجہہ حالات و کیفیات کے متغایر و مختلف ہونیکے مخصوص ہین - معاد کے علمی و عملی مسائل
بجز چند خاص مستثنیات کے مرد و عورت کو یکسان حاصل اور ادا کرنا چاہیئے - اخلاق کے
علمی و عملی مسائل کی بابت مرد و عورت کی باہم کچہہ حالت مختلف ہے عورتونپر اثر جلد بوجہہ اونکے
فطرتی نزاکت کے پڑسکتا ہے اور بوجہہ حفاظت نسب وغیرہ اور بچونکی نہایت ابتدائی تعلیم و تربیت
کے اتفاقاً ذمہ دار ہونیکے لازم ہے کہ اونکی تعلیم و تربیت خاص قسم کی اور با احتیاط دیجاوے
اور گو مردونکی یہہ حالت نہین ہے تاہم بیرونی اثر اونپر بوجہہ اونکے ہر قسم کی معاشرت
اور اختلاف صحبت کے قوی پڑتا ہے اسلئے عورتونسے اونکی حالت کچہہ مختلف ہے اور اونکو

اعلی تعلیم پانی چاہئے جو علوم معاد و معاش ہین اونکے احکام بھی اسی بیان سے متفرع ہوگئے اب صرف یہہ بحث باقی رہگئی کہ اس زمانہ مین ہماری عورتونکی تعلیم و تربیت کسطور پر ہونی چاہئے سب سے پہلے تعلیم و تربیت مذہبی و اخلاقی اونکو دینی چاہئے تاکہ وہ بچونپر عمدہ سے عمدہ اثر ڈال سکین خود نیک چلن اور قابل فخر ہین اور اس زمانہ کے بدکاری و لامذہبی پہیلانے والے سائنس و لٹریچر سے محفوظ رہین پہر اس قسم کی تعلیم و تربیت ہونی چاہئے کہ حال کے تعلیم یافتہ لوگون سے ایک قسم کی موزون و قابل رفع ضرورت مساوات اونکی تعلیم و تربیت کی ہو کیونکہ جون جون تعلیم و تربیت مردونمین ترقی کرتی جائیگی ویسے ویسے اونکی معاشرت مین بھی تبدیلی ہوگی اور بالکل ناتعلیم یافتہ عورتون کو جو بالکل اونکے خیالات سے ناآشنا ہون پسند نکرینگے اور نہ اونسے معاشرت ہوسکیگی البتہ ابھی ہمکو یہہ ضرورت نہین ہے کہ عام طور پر ہر قسم کی تعلیم نسوان کو مثل یورپ کے جاری کردین ہان رفتہ رفتہ اونکی تعلیم و تربیت کو ہمکو ترقی دیتے جانا چاہئے کیونکہ مردونکی تعلیم و تربیت ہنوز اسدرجہ تک نہین پہونچی کہ ہمکو یہہ ضرورت واقع ہوئی ہو کہ عورتونکو ہر قسم کی تعلیم اسوقت دیوین ہان ماں کا تعلیم یافتہ و تربیت گرفتہ ہونا بچونپر بہت اثر کرتا اور مفید ہوتا ہے اسلئے اسقدر علوم ضرور عورتونکو سیکھنا چاہئے کہ بچے جب تک اونکی پرورش مین رہین اونکو ہر قسم کی عمدہ تعلیم و تربیت دیسکین جس سن تک بچے اپنی ماؤن سے پرورش پاتے ہین اوس سن تک کی تعلیم و تربیت دینے کی لیاقت بہت بڑی لیاقت نہین چاہئے گو باعتبار وقت کے وہ بڑی ہو۔ اسقدر تعلیم و تربیت جسقدر عورتونکے واسطے ضروری ہے خود عورتونکے اعزا کرسکتے ہین یا اوستانی نوکر رکہی جاسکتی ہین۔

مردونکا جو اسٹینڈرڈ و طریق تعلیم و تربیت کا ہے جب اوس سے نتایج اچھے نہین پیدا ہوسکے تو عورتون کو اوسمین مبتلا کرنا سخت نادانی ہے اور اونکے ہر قسم کے بدترین آرزوؤن اور بیجا خواہشونکو بڑہانا ہے جس سے نہایت قبیح نتیجے پیدا ہوسکتے ہین پس نہایت احتیاط سے اونکی تعلیم و تربیت کو اختیار کرنا چاہئے۔

کسی قوم کی عورتونکی تعلیم و تربیت عمدہ طور سے باعتدال اوس وقت تک نہین ہوئی جبتک اونکے مرد تعلیم یافتہ و تربیت گرفتہ نہین ہوئے مرد ونکو تعلیم و تربیت دیکر پھر موافق فطرت کے عورتون کے حالات و کیفیات و نیچر پر باعتدال لحاظ کرکے اونکو سوسائٹی کے لایق اور فرایض کے ادا کرنیکے قابل بناؤ — اور سب تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیک پرداختی ہم کے مصداق نہ بنو — خوش نصیبی سے ہم مسلمانون کی مقدس کتاب یعنی قرآن اور بہت سے مذہبی رسایل ایسے موجود ہین جنکو اگر عورتین پڑہین تو بہت زیادہ نیک اور اور بہی قابل فخر ہوسکتی ہین جنکو ضرور عورتون کے درس مین داخل کرنا چاہیئے۔

باب بست و ہفتم عقل و قوت فیصلہ و انجام اندیشی و محاسبہ و تفکر و تذکر و تدبر وغیرہ کی فضیلت و حقیقت اور اونکے حصول کے طرق و اخبار غیر معقول و مقبول کی شناخت و اعتدال و احوال و آثار مین۔

یہانتک تو ہمنے اون باتونکو بیان کیا جن سے تعلیم و تربیت بیرونی طور پر ہوتی اور بیرونی اثر اوسپے پڑتا ہے اب اوس اندرونی قوت کا ذکر کرتے ہین جسکے بغیر وہ سب بیکار محض ہوتے ہین — حقیقی اور اصلی علم غور ہی سے حاصل ہوتا ہے لہذا ہر شخص کو یہہ صلاح دیجاسکتی ہے کہ اپنا مطالعہ حقیقت حال پر غور کرتے ہوے شروع کرے نہ صرف کتابون اور محسوس اشیا پر — آغاز تعلیم مین یہہ قول ہمارا رہنما ہونا چاہیئے کہ کسطرح غور کرین مگر افسوس کہ سب علوم متعلق فطرت و قدرت کے صرف اس سبب سے بہت نا قابل قدر ہی نہین ہوگئے کہ وہ اونکی خوبصورت اور عمدہ اور مختلف سامانون اور واقفیتون سے بھرے ہوئے ہین بلکہ اس باعث سے بھی اونکی قدر نہین کیجاتی کہ وہ لوگ نکو سکہاتے ہین کہ کسطرح اپنی آنکہون اور دوسرے اعضا سے کام لینا چاہیئے — یہہ بات نہایت

توجہہ کی ہے کہ ہم سب آنکہین کہولے رہتے ہین پر ایسے لوگ بہت کم ہین جو اونسے دیکہنے اور صحیح کو
غلط سے تمیز اور قابل یقین کو غیر قابل یقین سے جدا کرلے اور مغز سخن تک پہونچنے اور تنقید کرنیکی
تکلیف اوٹہاتے ہون آلات جسم انسانی اور قوی بہی مثل دیگر آلون کے تربیت کے محتاج ہین
ٹہیک تربیت نہونے اور سوسائٹی اور کتابون وغیرہ پر بہروسہ رکہنے کے باعث سست و نکمے
ہوجاتے ہین اور اپنے اصلی فرایض کے اداکرنیکے لایق نہین رہجاتے مثلاً کتابین سکہاتی ہین
کہ جو کچہہ دیکہنے ہو اوسے جانو اور جو نہین دیکہہ سکتے اوسے دیکہنے کی کوشش کرو پر جو شخص عمل و کوشش
نہین کرتا اور اوسیپر اکتفا کرتا ہے جو کتاب ہی مین ہے تو بہت جلد سست و بے پروا ہوجاتا ہے
اور چار پایے برو کتابے چند کا مصداق بنجاتا ہے۔ غور وہ لطیف جوہر
و شریف گوہر ہے جسکے ذریعے سے نیک و بد سفر و سفید مین تمیز کیا جاتا ہے اوسکی غذا اور اوسکے
فرایض خیالات کا پرکہنا اور اونپر جرح و قدح کرکے فیصلہ کرنا اور اونکے بنا پر قوی کو متصرف
ہونیکا حکم دیتا ہی خیالات ہی مین سے ایک کو دعوے اور دوسریکو دلیل بناتی ہے اور حق
کو باطل سے جدا کرلیتی ہے۔ اوسکی اطاعت سے ترقی اور اوسکے چہوڑ دینے سے تنزل اوسکے
اختیار سے اقبال اور اوسکے ترک سے زوال اوسکی رعایت سے راحت اور اوسکی مدد سے
فرحت اوسکے باعث سے عزت اور اوسکے موافق نہ عمل کرنے سے ذلت کلفت رنج غرض
ہر قسم کے افلاس یا فرح حالی سب اوسکے صحیح و غیر صحیح و درست و نادرست ہونے پر منحصر ہوتے
ہین۔ انسان دوسرے مخلوقات پر اوسیکی وجہہ سے شرف رکہنیکا استحقاق رکہتا ہے وہی
انسان کی نگہبان اور اوسکے قوی پر کارکن ہے وہ دستکی قوتلے اور جذبون کو وہ مطیع اور معتدل
رکہتی ہے وہ اپنے محکوم قوی کو اسطرح آراستہ و پیراستہ کر رکہتی ہے کہ تندرستی و زندگانی
انسانی کیلئے جو سوالفات کہ پیش آوین اونکو بلا جبر و طیش برداشت کرین یا اونکا مقابلہ کرین
اور اونکو مطیع یا مفید و منقاد و منقاد کر لیوین اوسکے بے انتہا نام ہین اور اوسنے اپنے علاوہ
کو مختلف طریقون سے بلند کیا ہے انسان کو سب سے بڑی برکت جو عطا ہوئی ہے وہ

بہت لوگ غلطی کرتے ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہاتھہ پاؤں سے محنت کرنا کام کاج محنت مزدوری میں
چستی کرنا اور بیٹھے بیٹھے پڑھنے میں سستی کرنا کاہلی ہے مگر یہہ خیال نہیں کرتے کہ دلی قوا کو بیکار
چھوڑ دینا سب سے بڑی کاہلی ہے۔ کمال و خوبیاں بغیر کافی سرگرمی یا عقلی ورزش کے حاصل نہیں
ہوسکتیں عقل اسی لیئے انسان کو عطا ہوئی ہے کہ اوسکی زندگی کو معزز اور مفید بناوے۔
نیوٹن نے اس سوال کے جواب میں کہ ریاضی کے مسایل کے سمجھنے میں وہ کسطرح کامیاب ہوا
یہہ جواب دیا تھا کہ میں نہایت استقلال سے متوجہ ہوا ہوں اور تمام مشکل مقام ریاضیہ کو اتنی
مدت غور کرتا رہا کہ واقفیت کی روشنی مثل سفید صبح کے بتدریج ظاہر ہوئی۔ بفن نے بہی لکہا ہے کہ
عقل استقلال و عمل کا نام ہے۔ اوسنے کہا ہے کہ نہایت ضعیف الذہن توجہہ اور غور سے ریاضی
کے مشکل مقام کو سمجھہ سکتا ہے اور اسی کوشش سے ہزاروں نتیجے سمجھہ میں آسکتے ہیں۔
عقل وہ قابل قدر طاقت اور شریف جوہر ہے کہ جسقدر اوسکو صرف کیا جاوے اور اوس سے
کام لیا جاوے اوسیقدر وہ بڑہتی ہے۔ جس طرح بند پانی میں کیڑے مکوڑے پیدا ہو جاتے
ہیں اور وہ گندہ ہو جاتا ہے اسیطرح عقل ساکن و بیکار رہنے سے زنگ آلود اور مردہ ہو جاتی
ہے بلا استعمال کے تکمیل ذہنی و عقلی نہیں ہوسکتی۔ ارسطو کہتا ہے کہ "ذہن کی درستی
معلومات سے نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ ذہنی قوی کو کام میں لایا جاوے"۔ لیاقت و ضرورت
ایک دوسرے کے نزدیک ہیں لیاقت سے فایدہ حاصل ہوتا ہے اور ضرورت سے استفادہ
غرضکہ مصروفیت سے سب درجے حاصل ہوسکتے ہیں ریاضی اسرار حقیقت نشو و حل سوال
نے نیز بہ دریافتن لغت و مال پڑتا جان نہ کسی خون تخوری شیخ سہال اثر قال نثارہ نہ نایاب کمال
عقلمند وہی کہا جاسکتا ہے کہ جب وہ غور و فکر کرے تو اسی فوراً اوسمیں اثر کر جاوے اور وہ راستی
پر پہنچ جاوے۔ انسان کے بعض اوصاف حسن تعقل سے علاقہ رکھتے ہیں جنمیں سے قوت
فیصلہ یا تصفیۃ العمل کی قوت کو سب پر ترجیح حاصل ہے۔ غلطی تو آسانی سے ہو جاتی ہے لیکن اوسکا
درست کرنا مشکل اور عقلمند کا کام ہے۔ بغیر قوت فیصلہ کے انسان نہایت کمزور بلکہ قریب بیکار

شنے کے ہوتا ہے اور ان دونون سوالونکا جواب بھی نہین دیسکتا کہ تم کیا ہوگے اور تم کیا کروگے
جو لوگ کہ متضاد ومختلف رایون کے پس وپیش مین پڑے رہتے کو جسسے بیچین رہتے ہین اور
اپنی کمزوری اور بیقراری اور پریشانی سے مستقل خیال نہین پیدا کرسکتے اونکو کبھی اپنی عقل
کی کمی پر حیرت ہوتی ہے اور کبھی حیوانات اور جمادات پر حسرت و رشک آتا ہے ایسا شخص اس
خیال مین مبتلا رہتا ہے کہ سارے زمانہ کے بکھیڑے اوسکی راہ مین کیون حائل وسد راہ ہوتے
ہین اور چونکہ اوسکی طبیعت مین استقلال اور قیام نہین ہوتا اسلیئے فرضی اور موہوم حالتونکو اکثر
سوچا کرتا ہے کہ اگر شروع ہی سے کام اچھی طرح چلایا جاتا اگر ذہن اور تندرستی اور عمر بہی زیادہ
ہوتی اگر پہلے سے یہہ لوگ میرے دوست و خیرخواہ ہوتے اگر کبھی اسباب مجہکو اوسوقت حاصل ہوتے
اگر میرا زمانہ موافق ہوتا اگر ایسا کرون تو یہہ ہو نکرون تو یہہ ہو فقط مین ان مصیبتونمین نہ پڑتا اور
یہہ کرتا اور وہ کرتا اسیطور سے لو خیال کیا کرتا ہے گویا دنیا کے کل فایدون پر اوسکا موروثی حق
تہا جسکو ناحق نے ہوسے دبایا جسکی شکایت مین مشغول رہتا ہے حالانکہ اوسکو یہہ لازم تہا کہ سر دست
جو ممکن ہوتا اوسکو جانے نہ دیتا اور اوسکے حاصل کرنیکی فکر کرتا - انسان جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے
تو مختلف حالتین اوسکو پیش آتی ہین کبھی وہ یہہ سوچتا ہے کہ یہہ کام اختیار کرنا چاہیئے کبھی کہتا ہے
کہ نہین جب وہ اوسکی خوبیون پر خیال کرتا ہے تو اوسکے کرنیکا ارادہ کرتا ہے اور جب اوسکی
مشکلات پر لحاظ کرتا ہے تو ڈگ جاتا ہے - دو مختلف چیزون کی مختلف خوبیونکو دیکہتا ہے اگر
تصفیۃ العمل کی قوت اوسکو نہین حاصل ہوتی تو وہ تذبذب ہی مین وقت گذار دیتا ہی اور
سوا اسکے نہین کرسکتا اور قوت فیصلہ کے کامل ہونے سے اختیار کرنے یا نکرنیکا فیصلہ نہین
کرسکتا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چند امور کی خوبی و خوش اسلوبی اوسکے سامنے ہوجاتی ہین وہ ہر ایک
کے بہلائی برائی پر غور کرتا رہتا ہے مگر قوت فیصلہ کے نہونے سے اونمین سے کسیکو کبھی اختیار نہین کرتا
سب سے زیادہ مشکل اوسکو اوسوقت پیش آتی ہے کہ جب وہ اوس گروہ کی جسمین وہ رہتا ہے کسی
عادت یا رسم و رواج یا خیال کی برائی پر مطلع ہوتا اور ترک کرنا چاہتا ہے اوہر تو اوسکے دلمین

اس رسم و رواج کی برائی کے خیال ہوتے ہین اور دہر گیالون کے طعن اور دوستون کی ہنسی اور اغیار کی ذلگی اور اپنے خیالات کو نقل محفل ہونے اور نامہذبون کی کن انکھیون اور بد طینتونکی بدگوئیون کے خیال سے اوسکا دل گہبراجاتا ہے کبہی سوچتا ہے کہ لوگون نے بڑے بڑے کام کیے ہین مجہکو بہی کرنا چاہیے اور کبہی سوچتا ہے کہ میری قسمت اس قابل نہین ہے اور کبہی ایسے پست خیال کے آنے سے افسوس کرتا ہے اسیطرح وہ عالی خیال اوسکے مثل اون دوستون کے جنسے دوستی چہوٹ گئی ہو دور ہو جاتے ہین اور پاس نہین آتے اور اوسکی کل خواہشین ڈوب جاتی ہین افسوس تو یہہ ہے کہ ایسے کام کے نہ انجام دینے کو وہ غلطی نہین سمجہتا بلکہ اوسکو موجب آفرین و تحسین کا سمجہتا ہے۔ جس شخص مین قوت فیصلہ کی نہین ہے اوسکی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنا مالک آپ نہین ہے وہ اوسکا شکار ہے جو اوسکو گرفتار کرے یکے بعد دیگرے اوسکے خریدار ٹہہر جاتے ہین اور مثل اوس خس و خاشاک کے جو دریا کے موج مین بہتا چلا جاتا ہے کبہی ایک تہپیڑا کہاتا اور کبہی دوسرے سے دب جاتا ہے جب کسی بات کے پورا کرنیکا خیال کرتا ہے تو باین شرط کہ اگر وہ ہر قسم کی مخالف و متضاد خواہشین جو اوسکے دل مین پیدا ہونے والی ہین اوسکو پورا کرنے دلوین وہ باوجود بہت بڑی دور اندیشی و سخت تفکر کے پہر بہی نہین کہہ سکتا کہ مجہکو کیا کرنا چاہیے اوسکی مثال اوس کسان کی سی ہے جسکے دوسرے دن کے کاروبار ہوا و پانی کے اختیار مین ہون اوسکے ارادے دوسرے دو نمبر پر موقوف ہوتے ہین ایک خیال کو جسکو اوسنے مضبوط کر لیا ہو کوئی دوسرا بدل اور پہیر سکتا ہے اور جنکی قوت زور آور ہے ایسے شخص کو جس دام چاہین بیچ سکتے ہین وہ کبہی ایک مالک کے ہاتہہ مین رہتا ہے کبہی دوسرے کے اگرچہ کبہی اوسکو نیک آقا بہی اتفاقات سے ملجاتا ہے جسکی وجہ سے اوسکو نفع بہی ہوتا ہے لیکن وہ جلد مہرے کو کہوٹے سے بدل لیتا ہے اور اوس سے بہی زیادہ نہین اوٹہا سکتا اور اکثر اوقات اور بہی کہاٹے مین پڑ جاتا ہے اور ٹوٹا اوٹہاتا ہے۔ قوت فیصلہ کیلئے تو اپنی راے پر ایسا اعتماد ہونا چاہیے کہ سخت سے سخت مصیبتون مین بہی اوس سے نہ ڈگے اور اپنی راے پر اعتماد رہی کافی نہین ہے

بلکہ اوسپر عمل بھی ضرور چاہیئے - جب انسان ضروری تعلیم و تربیت سے فارغ ہوتا اور ایک قسم کی
تمیز اور سمجھ حاصل کرتا ہے تب اوسکو خود اپنے سے آپ پوچھنا ہوتا ہے کہ مین کیا ہونگا کیا کرونگا اوس وقت
اس امر کا تصفیہ نہایت نازک اور عظیم الشان ہوجاتا ہے اگر وہ اس تصفیہ پر قادر نہین ہوتا تو ہمیشہ
خراب و خستہ رہتا ہے اور اگر بخوبی تصفیہ کرلیتا ہے اور تصفیہ مین غلطی بھی نہین کرتا تو اوسمین عزم
جزم پیدا ہوتا ہے اور ضرور بالضرور وہ اوسمین کامیابی حاصل کرتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ
جو انسان اسبات کا فیصلہ نہین کرلیتا کہ وہ کیا ہوگا اور کیا کریگا وہ دنیا مین محض لاشے ہوتا ہے
بہت سے لوگ جو اپنے تصفیہ کا مدار عارضی امور پر رکھتے ہین جیسے کہ موروثی جایداد وغیرہ وہ
غلطی مین ہین امور عارضی کو قیام نہین ہے اور نہ وہ ایک حالت پر رہتے ہین اور نہ وہ اس
تصفیہ سے علاقہ رکھتے ہین بلکہ یہہ سوال انسان کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور وہ یہہ پوچھتا ہے
کہ مین کیا ہونگا یعنی کیا ہستی اپنے مین پیدا کرونگا اور جو ہستی مجھہ مین پیدا ہوگی اوس سے کیا کرونگا -
موروثی جایداد قایم نہین رہ سکتی اسلئے اوسپر یہہ فیصلہ کرنا کہ ہم امیر ہونگے ڈوب جانا اور بہت سی
خرابیونکا سبب ہے - بہت لوگ ہین جو ہر ایک چیز کا نتیجہ فایدہ مندی قرار دیتے ہین اور اسمین
کلام نہین کہ فایدہ مندی ہر ایک چیز کا ضروری نتیجہ ہونا چاہیئے مگر وہ لوگ فایدہ مندی کے معنی
کو خاص طور پر محدود کرتے ہین جب وہ دیکھتے ہین کہ ایک شخص کو جسنے اپنا اور اپنے عمل کا بخوبی
تصفیہ نہین کیا تھا اتفاقیہ دولت ہاتھہ آگئی ہے اور جسنے اپنا اور اپنے عمل کا بقدر طاقت انسانی
تصفیہ کیا تھا اور اوسمین کامیاب بھی ہوا تھا اوسکو نتیجہ اچھا نہین ملا تو وہ سب امور کو تقدیر پر منحصر
کیطرح اور اسبات کے تصفیہ کی کہ مین کیا ہونگا اور کیا کرونگا ضرورت نہین سمجھتے حالانکہ اوس سے کیا پاؤنگا جدا امر ہے اور کیا ہونگا
اور کیا کرونگا جداگانہ امر ہین بسبب غلط فہمی کے دیکھکر ہوئے اتفاقیہ اقبال یعنی دولت ملنے اور اتفاقیہ زوال سے یہہ دلیل اخذ
کیجاتی ہے کہ تقدیر ہی پر چھوڑ دینا چاہیئے اور تصفیہ سے کچھہ نہین ہوتا لیکن غور سے معلوم ہوگا کہ
کہ مین کیا ہونگا اور کیا کرونگا جداگانہ امر ہے اور اوس سے کیا پاؤنگا جداگانہ سوال ہے اتفاقیہ
ملنا یا کہو جانا جس طرح ممکن ہے اوسیطرح بلکہ اوس سے کہین زیادہ غیر ممکن ہے پس اوسپر مدار

رکہنا بہت بڑی غلطی ہے اور معدوم کو موجود فرض کرنا ہے ہرگاہ کہ اس عالم اسباب مین کوئی
کام بلا سبب نہین ہوسکتا اور سببون کا معلوم ہوجانا اور حاصل کرلینا انسانی فطرت سے بالاتر
ہے اسلیے بعض کام عاقل بے سمجھے بوجھے نہین کرسکتا اور احمق بے دہڑک کرگذرتے ہین اور
کامیاب ہوجاتے ہین اسلیے احمق کی یہہ احمقی بہی قابل تعریف نہین — ہر شخص کی کامیابی
واقعات اور اسباب پر موقوف ہوتی ہے لیکن صحیح اور غلط فیصلہ کرنیوالے مین یہہ فرق ہوتا ہے
کہ پہلا واقعات کو خود تابع کرلیتا ہے اور دوسرا خود وہی واقعات کا تابع ہوجاتا ہے وہ واقعات
واسباب کے مثل خس و بیجان چیزون کے تابع و غلام ہوجاتے ہین اور وہ جدہر اونکو چاہتے ہین
گہما دیتے اور لیجاتے ہین برخلاف اونکے ایسے لوگ بہی ہین کہ وہ واقعات و اسباب کو اپنے غیر
مغلوب ارادہ سے اپنا تابع کرلیتے ہین گویا وہ اونہی کے لیے ہوتے تھے اور عجب یہہ ہے کہ چہوٹی
چہوٹی اور نہایت خفیف خفیف باتین بلا قصد بہی ایسے شخص کے تابع ہوجاتی ہین اور اوسکے مقصد کے
حصول کے لیے ویسے ہی موافق ہوجاتی ہین جیسے کہ پہلے کے مقصد کے مخالف ہوگئی تہین اس صفت
کا آدمی اگر کسی امر مین سوچتا ہو اور اس حالت مین بہی اوسکی غور سے ظاہر ہوگا کہ بہت جلد فیصلہ
کردیگا دوسرے وقت بہی اگر سوچتا ہے تو تعجب ہے شاید بہت ہی مشکل کام ہوگا — اگر ایسا شخص
اپنے خیالات کو ظاہر کردیوے تو ہر شخص کو صاف معلوم ہوگا کہ مقدمات کسقدر مسلسل اور صاف
ہین اور ہر بار اوسکی کوشش ایسی ہی ہوتی ہے جس سے منزل مقصود کو پہونچ جاوے جیسے شاطر کی
چالین کہ ہر چال اوسکی مات کرنیکے قریب ہوتی ہے لیکن جب نقشہ درست ہوجاتا ہے تب مات
ہوتی ہے اسیطرح اس قسم کے آدمیکو اکثر یقین ہوجاتا ہے کہ فلان فلان واقعات پیش آوینگے اور
درمیان مین یہہ باتین ہونگی اور آخرکار یہہ نتیجہ ہوگا اور اکثر ہمیشہ وہی واقع ہوتے ہین اس قسم کے
لوگونکا سوچنا دوسرے قسم کے لوگون سے بالکل جدا ہوتا ہے جنکا دوسرا خیال پہلے کو اولٹ
دیتا اور تیسرا دونوکو پریشان اور غیر مرتب کردیتا ہے ولولہ جوشش کی آگ کو پس و پیش
سے بڑہکر اور کوئی شے ٹہنڈا کرنیوالی نہین ہوتی ہے اسقدر ولولے کے جوشش نہین ہوتے

جسقدر زیادہ پس و پیش مین گرانی و گران جانی ہوتی ہے پر جسنے فیصلہ کرکے عزم جزم کر لیا ہے
اوسکے سامنے کوئی موانع نہین آسکتے – گو وہ کو سب ستاتے ہین اور جب ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ شخص جو
چاہتا ہے سمجھ کر کر گذرتا ہے تو پھر لوگون کی زبانین بند ہو جاتی ہین اور اوسکے ارادہ کو مشکل
خط تقدیر کے تبدیل سے برا سمجھتے ہین مزاحمت کرنیوالے دور ہی سے علیحدہ ہٹ کر رستہ دیتے ہین
لیکن پاس نہین آتے اگر ایسے لوگون مین کبھی اتفاقی سہو ہو تو اونکی تلافی کوشش کرکے کل پس و پیش
اقارب اور دوستون کا علاج کر لیتا ہے اس قسم کا آدمی بہت مستقل مزاج ہوتا ہے انگلستان
مین ایک دفعہ ایک مجرم کے قتل کی نسبت کہا گیا کہ جوری ایک جوری کے خلاف تھے اور اوسنے
بہت سمجھایا مگر اسنے بدلی نہ مانی سچ سمجھ اور فیصلہ کرکے جوری نے کہا کہ مین مر جاؤن
یا جیون لیکن بغیر سمجھائے باز نہ آؤنگا اور اوسکے روبرو کھینچ کے سمجھانیکے بعد اونکی رائے
بدل گئی اور مجرم نے بالاتفاق رہائی پائی – چونکہ فیصلہ ٹھیک طور پر ہوا ہے کی اونکی
مثال ٹھیک اوس شخص کے موافق ہوتی ہے جو دو برس مین رہتا اور اتفاق سے کسی کی
تلاش مین دفعتا شہر لندن مین پہونچ گیا اور جبکہ اوسکو ٹھیک پتا دیا جائے پر وہ
بکھیڑون مین چلتا اور ہٹتا جاتا اور پھر لوگون سے پوچھتا اور آگے بڑھتا اور گھبراتا ہو – خیال کا
مقام ہے کہ لندن جیسے مقام مین لوگ ایسے شخص کی نسبت کیا کہینگے اور کیا سمجھینگے اور پیادہ پا
کیا گذرینگی اور وہ اوس سے کیا نتیجہ اوٹھائیگا – قوت فیصلہ کی مضبوطی عقل اور قوتون کی
تندرستی اور مشق پر موقوف و منحصر ہوتی ہے – اگر ولیسا شخص نادر ہو تو ایک عمدہ نظیر
اوسکی ملیگی (جیسا کہ ملتی ہے) کہ صرف مجمع ہونا معقولات روحانی کا کافی ہے – جن لوگونکا
تذکرہ ہو رہا ہے اونکی اپنی رائے پر پورا اعتقاد اور تکیہ ہوتا ہے – یون تو اپنی عقل اور سمجھ پر
ہر شخص نازان ہوتا ہے لیکن جب کوئی ایسا موقع آتا ہے کہ جسمین فوراً سمجھ رائے کی قابلی
سے سارا انتظام درہم برہم ہو جانیکا خوف ہو تو ایسے وقت پر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہین کہ اپنی رائے
پر بھروسہ کرلین اور پریشان ہون اور وہ بسرتی کی گفتگو کا شیرازہ – جو شخص فیصلہ کر لیتا

وہ گویا منزل مقصود کو مثل صبح صادق کے دیکھہ لیتا ہے۔ وہ کسی کی آفرین و انعام کا محتاج نہیں ہوتا
وہ گویا کہتا ہے کہ تم اپنا انعام دوسرونکو دو مین نے اسلئے یہہ کام نہین کیا ہین اسکا محتاج نہ تہا مین اپنے
اوپر آپ بہروسہ رکہتا ہون اور اوس کرنے ہی کو اور اوسکی کامیابی ہی کو اپنا فرض و انعام
اور اپنی عزت سمجہتا ہون مین نے نیکی نیکی کے لئے کی ہے اگر ایسا نکرتا تو آج ناکارہ و بیچارہ ہوتا
بعض آدمی ایسے بہی ہوتے ہین کہ اگر اونسے زیادہ کوئی عقیل شخص اونکی راے کو غلط بتا دیتا ہے
تو وہ پس و پیش مین پڑ جاتے ہین وہ وہ لوگ ہوتے ہین جو اپنی راے پر کافی اعتماد نہین رکہتے
اور ثابت قدمی سے راے نہین قایم کر سکتے اور فیصلہ نہین کر سکتے ہماری ان کل باتون سے
یہہ بات نہ سمجہنا چاہیئے کہ ہم اون ضدی اور ہٹ دہرم آدمیون کی تعریف کرتے ہین جو
بے سمجہے بوجہے اپنی راے پر قایم ہو جاتے ہین۔ اور کسیکی کچہہ نہین سنتے بلکہ ایسا شخص مراد ہے
جو اپنی ہی خواہشون کا تابع نہ ہو اور کل دلیلین اوسکو ایسی صاف نظر آتی ہون کہ گویا وہ اونکو
دیکہتا اور بلا تعصب و تقلید کے بیشک و آزادانہ راے قایم کر سکتا ہے۔ ایسے لوگ کبہی خیال
نہین کرتے کہ جب مشکل آویگی تو کیا کرنا پڑیگا اونکو اسبات پر اطمینان کامل ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہوگا
تو اوس حالت مین بہی سمجہہ کر کوئی راے نکال کر فیصلہ کرینگے اگر کسی امر کے انجام مین ناکامیابی ہوتی
تو وہ یہہ خیال نہین کرتے کہ فیصلہ کرنے سے ہوئی بلکہ اونکو صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے سبب سے یا غلطی سے
مجبورانہ یہہ ہوا ہے اسلئے نہایت تحمل و دلجمعی کیساتہہ جو اونکے اس سمجہہ سے پیدا ہوتی ہین با استقلال
تمام اوس حالت مین بہی اپنے کامونمین مصروف رہتے اور اوسکے موافق اپنے آپکو بنا لیتے اور اوسکا فیصلہ
مناسب کر لیتے ہین۔ ایسا شخص غیرونسے بہی صلاح و مشورہ لیتا ہے اس سے اوسکی قوت فیصلہ کو
مدد ملتی ہے۔ وہ سمجہتا ہے کہ یہہ ایسا کام ہے کہ مین خود سوچون اور دوسرونکی رایونکا واجب لحاظ کرون
اور جو حق بات اونسے معلوم ہو اوسکو لیلون اور جو باطل ہو اوسکو چہوڑ دون اوسکو دوسرونکی عقل
سے نصرت نہین ہوتی لیکن اونکی عقل کی مقدار معلوم کرنا چاہتا ہے اوسکی راے کی آزادی اس
معلوم ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت اپنی راے کے بدلنے کیلئے مستعد رہتا ہے بشرطیکہ دلایل مخالف

معقول ہون لیکن اونکو کچھہ پس و پیش نہین ہوتا ہے اور جب اوسکو دوسرون کی دلیلون کے باطل
ہونیکا یقین ہو جاتا ہے تو اونکو سن نہین سکتا ہے اور ٹھیک فیصلہ کے مقابل مین اونکا خواہ کسی کی رائے ہو
لحاظ نہین کرتا۔ نپولین بونا پارٹ شہنشاہ فرانس کے پیدا ہونے سے اسکا اظہار ہو گیا ہے
کہ ایک شخص مختلف جماعتونکو صحیح فیصلہ کی قوت سے جس طرح چاہے چلا سکتا ہے۔ قوت فیصلہ کا امتحان
اور اوسکی ضرورت ایسی جگہہ اکثر ہوتی ہے جہان سلطنت کے امور نازک حالتین رکھتے ہون اور اوسوقت
نہایت استقلال سے نظم و نسق کرنا ضرور ہے ایسی حالتون مین بڑے بڑے ڈاکٹر اور بڑے بڑے سپہ سالار
آزمودہ کار کی رایون پر ہر شخص کی زندگی اور ملک کی آزادی اور آرام یا رنج کا مدار ہو جاتا ہے
اور اگر اوسوقت مناسب کارروائی نکیجاوے تو خرابیان متجاوز الاعتدال ہو جاوین۔ خیال کے
میدان ہی مین بیٹھہ نہ رہنا بلکہ وقت کے مناسب کچھہ کرنا پڑتا ہے۔ اکثر لوگونکی نہایت صائب رائے
ہوتی ہے لیکن سستی اور کاہلی اور قدرت فیصلہ کے کامل نہونے کے سبب سے کچھہ نہین کر سکتے
اسلیے اونسے کچھہ بن نہین پڑتا۔ اگرچہ بہت لوگ ایسے ہوتے ہین جو بعض کامون مین زیادہ نفع
دیکھہ و سمجھہ کر بدل و جان مشغول ہو جاتے ہین لیکن ہم علاج اوس شخص کے ہین جسنے فیصلہ کر لیا
ہو اور جسکے کامون مین بعض اوقات ظاہر کی نتیجہ عوام کو بلکہ بعض خواص کو بھی نظر آتا ہو ایسا شخص
سویرے اوٹھتے ہی کام مین بدل و جان مشغول ہو جاتا ہے اور اوسکے انجام مین ایسا مصروف رہتا ہے
جیسا کہ چاہیے اور اوسکو اپنے مقصد مین کامیاب ہونیکا ایسا یقین ہوتا ہے جیسا کہ آفتاب کے طلوع
ہونیکا ایسے لوگونکا یہہ قول ہوتا ہے کہ جانا ضرور ہے جینا ضرور نہین۔ تھوڑے دن ہوئے کہ ایک جوان
مالدار اپنی جایداد کی بربادی سے محتاج ہو گیا اور اپنی ذلت و مصیبت کا خیال کر کے اپنی پیاری جان
کے کھو دینے کا ارادہ کیا اور گرنے کیلیے پہاڑ کی چوٹی پر گیا وہان سے اوس ہوا اسباب کو جو ایک دن
اوسکے قبضہ مین تھے دیکھکر تحیر مین ڈوب گیا اور خیال کی لہر دوڑ گئی قوت فیصلہ نے جوش کھایا
دیا اور ہمت اور استقلال نے جو بازو پکڑا تو محنت کرنے پر آمادہ ہوا نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ کچھہ عرصہ بعد
کو بیلچہ اٹھائے ہوئے دیکھا گیا تھوڑے ہی عرصہ مین شریک ہو گیا جو عرصہ سے ملی ہوئی تھی حصے کی امید باقی کو

رکھہ چہوڑا اسیطرح رفتہ رفتہ یہانتک وسعت ہوئی کہ ایک چہوٹی سی سوداگری شروع کردی اور کفایت شعاری اور محنت کرتا رہا یہانتک کہ اوسنے اپنی کل جایداد خریدکی اور چہہ لاکہہ روپیہ نقد چہوڑکر مرا قوت فیصلہ رکہنے والون مین ایک کولمبس بہی تہا جسکی عمدہ مثال ہمیشہ انسانون کے دلونپر اثر کریگی اور اس فطرت کی عظمت کا سبق سکہائیگی جب اوسکو یہہ خیال ہوا اور فیصلہ کرلیا کہ زمین پر ایک دنیا اور بہی ہے تو باوجود اکثر سلطنتون کی مخالفت اور دغا و فریب اور سلاطین کی خودبینی اور غرض پرستی اور اہلکارون اور ایجنٹون کی حسد و نامردی اور ہمراہیون کے جی چہوڑدینے اور اپنے افلاس کے اوسنے جہاز سے اوس سمندر کو طے کیا جو نامعلوم تہا اوسکو یقین تہا اور لوگ اوسکے خیال کو مالیخولیا و جنون بتلاتے تہے پس اوسنے اپنی قوت فیصلہ کے زور سے اور انکو اپنے ارادہ کا محکوم بنالیا اور نامردی پر اوسنے فتح عظیم حاصل کی۔

اس قوت رکہنے والیکو کبہی کبہی ہلاکت و سخت تکالیف کا بہی سامنا ہوتا ہے اسلیے بڑے بڑے کامون مین ہاتہہ ڈالنے سے پہلے انسان کو لازم ہے کہ غور کر لیوے اور اپنی زندگی کا خیال نکرے اور جوانمرد جان دینے کو لومڑیون اور کتون کیطرح جان دینے سے اولی سمجہے۔ چنانچہ بڑے بڑے بہادرون اور سپاہیون اور عاقلون نے ایسا ہی کیا ہے جنکی نیکنامی ہمیشہ قایم رہیگی ایسے شخص کا ارادہ متزلزل نہین ہوسکتا ہے گو ساری کائنات خاک مین ملجاوے بشرطیکہ فایدہ نقصان سے زیادہ متیقن ہو اگر کسی کوچین کے گہوڑے ایسے منہ زور ہون کہ باہم ساتہہ نہ چلتے ہون تو کسقدر ہانکنے مین قباحت ہوگی اگر چار گہوڑون مین سے تین تیز رفتار شایستہ ہون تو ایک لنگڑا گہوڑا اوس جوڑی سے آگے بڑہ جائیگا اسیطرح متضاد و مختلف خواہشین ہمیشہ دلکو پریشان اور مقصود کو برباد کردیتی ہین پس جمعیت و استقلال و اتفاق قوی کا ہونا بہی ضرور ہے۔ ایک شخص نام پیدا کرنیکی خواہش رکہتا ہے لیکن آرام طلب بہی ہے تو وہ کسطرح کامیاب ہوسکتا ہے۔ کسیکو سیاحی کا شوق ہو اور گہر والون سے جدا ہونا نہ چاہتا ہو تو اوس سے سیاحی ہوچکی۔ پس جس شخص کیحالت ڈکٹ پکٹ کی ہو اوس سے فیصلہ ٹہیک ہونا معلوم ہے۔ کسیکے دو لڑکے مجرم قرار پائے اوس بدبخت باپ کو یہہ اجازت ملی کہ اون

دونون لڑکون مین سے جسکو چاہے اپنی جان دیکر چھڑا لے بوڑھے نے پس و پیش مین وقت ضایع کردیا
اور دونون لڑکے قتل ہوئے اس شخص مین اگر قوت فیصلہ ہوتی تو ایک لڑکے کی جان بچ جاتی اور اپنے مقصد
مین کامیاب ہوتا دلیر جب فیصلہ کرکے کسی کام کیلیے مستعد ہو جاتا ہے تو وہ کہہ سکتا ہے کہ یہہ میرا خیال ہے
اور بیشک میرا یہہ ارادہ ہے مین خوف کا مقابلہ کرسکتا ہون اور کرونگا لوگونکی ڈراونی نظرین اور دنیا کی
صورتین میرا کچھہ نہین کرسکتین مین طعن و تشنیع اور ناواجب و بیہودہ باطل دلایل پر خیال نہین کرسکتا
مردانہ وار اس کام مین ہاتھہ ڈالونگا مجھے کامل وثوق ہے کہ اوسکی سختیونکو برداشت کرسکونگا مجھے
اوس شخص سے نفرت ہے جو اندھیرے کی تاریکی اور الّو کے بولنے سے یا درندے جانورون کی گونج آواز
کے ڈر سے ہمت چھوڑ دیوے اور پس و پیش جاوے فیصلہ کرنیوالا آگے بالکون سے یہہ سوال کرتا ہے
کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ مین کبھی ایسی باتون کے سوچنے مین اپنا وقت ضایع کرونگا جسمین مین عمل کرنا نہین
چاہتا ہون اور کیا مین اوس کام سے دست بردار ہو جاؤنگا کبھی نہین ہرگز نہین مین اپنے مدعا کے ساتھ
فولادی زنجیر سے بندھا ہون اور مدعا میرے ساتھہ بندھا ہے مجھکو اوس سے سوا موت کے اور کوئی
چیز جدا نہین کرسکتی ہے ع برین نیستم ہم برین بگذرم — رباعی — در عشق تو از ملامتم ننگی نیست — یا ہجران
درین سخن جنگی نیست — آن شربت عاشقی ہمہ مردانہ است — نامردان را درین قدح رنگی نیست — پس بہادر
اور خویش و اقارب اور جماعت کے رسوم کا خیال بہت روکتے ہین بہت بڑے دل والیکا کام
ہے کہ استقلال مزاجی کو قایم رکھے اور ضرورت کیوقت لوگونکی لعنت ملامت اور تعریف و ہجو کو بیسبب
سمجھے کسیکی پروا نکرے بیجا کی لعنت ملامت سن لیے اور عالی ہمت اور عالی دماغ کی پروا نکرنے مین
فرق ہوتا ہے عالی دماغ و بلند ہمت کے دشمنونکو اوسپر ہنستے ہوئے بھی شرم آتی ہے اسلیے
کہ وہ دیکھتے ہین کہ اونکا مضحکہ بیکار جاتا ہے اور اسبات کی بہت ندامت ہوتی ہے کہ جسکو چھیڑنا
چاہین وہ اوس سے متاثر نہو اور خیال ہی نکرے جب آدمی کسی نیک کام کے کرنیکا ارادہ کرے تو
اوسکو لازم ہے کہ اپنی طبیعت کو مستعد کرکے لوگونکی ہنسی اور برا کہنے کا خیال نکرے جب کبھی
کام کرنیوالیکو یہہ پوچھتے دیکھتا ہون کہ لوگ مجھکو کیا کہینگے جبھی سمجھتا ہون کہ بالضرور ناکام رہیگا تو یقین

ہو جاتا ہے کہ یہہ وہ شخص نہین ہے جسکی تعریف بیان کرتا ہون بلکہ وہ تو یون کہتا ہے کہ ہان
لوگ ہنسینگے جو اونکے دلمین آئے کہین میری بہی جو سمجہہ مین آویگا کرونگا مجہکو کچہہ اونکی پروا نہین ہے —
اگر ایک جماعت مجہپر ہنسیگی تو البتہ مجہے اونکی بیوقوفیونکو دیکہہ دیکہہ کر افسوس ہوگا لیکن اسبات کی خوشی
بہی ہوگی کہ وہ مجہہ اپنی جماعت کا اور اپنے مانند نہین سمجہے جس کام کو مین کرتا ہون اوسکا پہلا نفع
یہی ہے مین خود اپنے کام کو اہم کیونکر سمجہتا اگر بیوقوف اوسکی خوبیونکو سمجہہ لیتا اگر ایسے عوام جاہل
سمجہہ کر لیتے تو مجہکو ضرورت ایسے کام کی کیون ہوتی اگر یہہ قوت غیر واجبی اور غیر معتدل طور پر
کام مین لائی جاوے تو اس سے نقصان بہی بہت ہوتا ہے خونخواری مردم آزاری اور عناد و فساد
بہی پیدا ہو جاتا ہے ظالم پادشاہون اور ڈکیتون اور تخت کے جہوٹے دعویدارون اور فوجی افسرون
نے اس قوت کیوجہہ سے دنیا کو بڑے بڑے ضرر پہنچائے ہین اور مثل جنگلی جانورون کے انسانون
کا شکار کیا ہے اس قسم کا آدمی اگر حکیم اور عزیز ہو اگر کوئی وقت اوسکے سامنے نہین آتی ورنہ
لوگ اوس سے نفرت کرینگے اور اوسکی مدد نہ دینگے اس قسم کے آدمی کو اوسکے دوست اور عزیز
یہہ سمجہتے ہین کہ گویا وہ حکمرانی کرتا ہے اور کسیکو کچہہ نہین سمجہتا اور نہ کسیکی سنتا ہے جب وہ
کسی کام کو بلا مشورہ و مدد دوسرونکے کر سکتا ہے تو وہ کسیکی خوشی یا ناخوشی کی چندان پروا نہین
کرتا اور نہ وہ کسیکی مزاحمت سے ڈرتا ہے گویا وہ زبان حال سے یون کہتا ہے کہ مجہے تم لوگون
مین سے کسیکی ضرورت نہین ہے اور مین بہت خوش ہون کہ تم مجہے تنہا چہوڑ دو تا کہ مین
کامیاب ہون یا مر جاؤن اسکا بہت بڑا اثر دوستونپر ہوتا ہے کیونکہ اونکی مدد کرنیکی آرزو
پوری نہین ہوتی مشورہ کرتے وقت وہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا انجام کو جانتا ہے شاعرون
کیطرح طبیعت موزون و ناظر بمضمون رکہتا ہے اسلئے اوسکو ذوق ہوتا ہے کہ بشرط ضرورت
اوسکو کام مین لاویگا اور جس بات کے سمجہنے کی ضرورت ہوگی اوسکو سمجہہ لیگا اور کامیاب ہوگا اوسکی رائے کی
عظمت اسطرح ظاہر ہو جاتی ہے کہ اوسکی منفصل رائے سے دوسرونکو ملنا یا نہ ملنا پڑتا ہے اور دوسرونکی قائم کردہ رائے
کو یہہ شخص منظور یا نامنظور کرتا ہے گویا وہ مثل جج کے ہوتا ہے جو دوسرونکے فیصلہ کا تابع نہین ہوتا

اور دوسرون کی راے ملجانے یا نملجانے کا یعنی مخالفت کا اثر اوسکی راے پر بالکل نہین ہوتا
ایسا آدمی بعض حالتون مین ظالم اور ہٹ دہرم نظر آتا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ اپنے ارادون کو
صحیح اور تدبیرونکو درست سمجھتا ہے اور اونپر وثوق کامل رکھتا ہے اسلیے بےپروا ہوتا ہے اوسکا
نرم دل اور مستقل ہونا غیر ممکن نہین ہے لیکن باوجود اجتماع ان صفات کے ہر وقت یہہ اوصاف
چہپ نہین جاتی ایسے آدمیونکو ان لوگون سے کمال نفرت ہوتی ہے جو حصول مدعا کے واسطے ہون
اونکے دلمین اسکے سوا خواہش ہی نہین ہوتی کہ جس طرح ہوسکے منزل مقصود تک پہونچ جاوین
جب ایک شخص کو دیکھتے ہین کہ ضدی وغصہ ور ہے اور دوسرا [illegible] زیادہ نرم تو غلط فہمی [illegible]
مستقل آدمی کو بہی یہہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید میرا استقلال بہی ہٹ دہرمی سے ملا ہوا ہے
جب فیصلہ اچہی طرح ہو تو یہہ خیال نکرنا چاہئے [illegible] سے زیادہ عقلمند ہو گیا تم وقت سے پہلے
مرنا چاہتے ہو عقل کی غلطی سے محفوظ رہینگا یقین اوسوقت ہوسکتا ہے جب وہ کام مین لائی جاوے
اور ایک شخص کی غلطی دوسرے شخص کے علم وعقل سے اور ایک زمانہ کے علوم اور عقلون کی
غلطیان دوسرے زمانہ کے علوم وعقلون سے صحیح ہوتی جاتی ہون مگر جبکہ اسکا مدار اسپر نکیا جاوے
تو اوسکا صحیح طور پر حاصل ہونا کسی زمانہ و کسیوقت مین ممکن نہین ہے تاریخ وعلوم موجودہ سے بہی
یہی ثابت ہوتا ہے کہ انسان جسقدر صداقت اور راستی کے قریب پہونچ سکا ہے اوسکا یہی طریقہ
رہا ہے۔ اسمقام پر کوئی وہمی کہہ سکتا ہے کہ ماوراے عقل کے کوئی اور رہنما ہو جس سے ہمکو واقفیت
نہو اوسکا نہ معلوم ہونا اوسکے نہ موجود ہونیکی دلیل نہین ہوسکتی لیکن ایسے خیال سے کام نہین
چلتا اوسکے موجود ہونیکا علم ویقین چاہئے جب ایسا نہین ہے تو اوسکی تلاش کسطرح ہوسکتی ہے
اور کس طرح وہ صداقت پر پہونچا سکتا ہے اسلیے اوسکا خیال کرنا ہی غلطی ہے پس سواے عقل
کے اور کوئی رہنما نہین ہے۔ برہان کے ذریعے سے ہم مفصلہ ذیل طور پر اصلی یقین وتجربہ صحیح ہوسکتا ہے
اور فیصلہ غیر مشکوک کرسکتے ہین۔ اول استمرار ہے یعنی کسی امر کا ہمیشہ ایک حالت پر ہونا اور
جب تک کوئی دوسرا امر واقع نہو اوسکے برخلاف نہونا خواہ اوسکی علت معلوم ہو یا نہو جیسے آفتاب

سکا ہر روز نکلنا اور پالی کا زمانہ معین کے بعد پیدا ہونا اور لکڑی کا آگ سے جلجانا۔ دوم استقرا
لمی ہے جبکہ اوسکے لئے کوئی دلیل لمی ہو مثلاً ہمارا یہہ کہنا کل انسان اور فیل اور شتر اپنا اسفل جبڑا
تحرک کرتے ہین الاسفل بالکل یقینی ہے حالانکہ ہمنے کل انسان اور کل حیوانات اور کل ہاتھیوں کو نہین
دیکھا بلکہ دلیل سے جانتے ہین کہ بناوٹ حیوان ایسی ہے کہ دوسرے طور پر وہ نہین حرکت کرسکتے
سوم۔ استقرا لمی ہے یعنی ایسی شئے ہر جگہہ قایم کرنا جسکے جزو مین وہی صفات اور خواص ہین
جو اوسکے کل مین ہین جیسے پانی مین ہم پاتے ہین کہ زیادہ بہاری چیز ڈوب جاتی ہے اسلیے ہم کہتے ہین
کہ جو چیز پانی سے بہاری ہوگی وہ پانی مین ڈوب جائیگی۔ چوتھے۔ استقرا محض ہے یعنی جسکے
لئے اوسکے تمام نوع یا جنس پر صادق آنیکی کوئی دلیل لمی نہو کیونکہ جبتک اوسکے مخالف کوئی
امر محقق نہو علاً کوئی شبہہ اوسکے برخلاف نہین ہوسکتا اور موجودات و محسوسات کے مباحثہ مین امکان
وقوعی کا ثابت کرنا لازم ہے نہ امکان فرضی و خیالی کا۔ پنجم مشاہدہ بالتکریر ہے مثلاً گہڑی رکہی
ہوئی ہے اور ہم باربار دیکھتے ہین کہ رکہی ہوئی ہے اور ہمارے سوا اور دیکھنے والے بہی ایسا ہی
دیکھتے ہین تو یقین کلی ہوتا ہے کہ گہڑی رکہی ہوئی ہے اور مشاہدہ سے درجہ یقین تک پہونچ جاتا ہے
اور انہی اقسام مین مشاہدہ بالآلات بہی آگیا جیسے خوردبین وغیرہ سے معلوم ہونا اور دلالت
طبعی انسانی بہی آگئی یعنی مثلاً دیوار کے پیچہے ہمنے کہٹ کہٹ کی آواز سنی تو ہمنے کہٹکہٹانے والے
کے وجود پر یقین کیا کیونکہ اسی دلالت کو دلالت طبعی انسانی کہتے ہین۔ اشعار قیاس آن شہسوار
عرصۂ اندیشہ ہا راہبر و خواندہ الہام و اعجاز ہا قیاس اینہمہ رفتہ اساس است کہ جہان روشن بمصباح
قیاس است۔ لغت مین قیاس کے معنی اندازہ کرنیکے ہین قیاس نتیجہ کو اور مکرر مثال کو کہتے ہین قیاس
کی صحت تجربے سے ہوتی ہے اشعار کہا ہے کہ اصحاب قیاس اند کہ نظام نسق گیتی بدو اساس اوفتد
چو فکر بس بلیغ و تمام کردہ اند قیاسش سا گر است تمام کردہ۔ غور و فکر کی عادت عموماً ایک بہت اچہی
صفت ہے اور صحیح و درست طور پر غور کرنے سے بہت بڑے بڑے فایدے ہوتے ہین لیکن مخلوقات
مخلوقات مین انواع الانواع اقسام کی اشیا ہین اور باہم ایک قسم کی مشابہت رکہتی ہین اسلیے

مگر قوت غور ایک تربیت و تمثل کی تابع نہ رکھی جاوے تو گھبراہٹ اور پریشانی اسکا نتیجہ ہوگا پس
ہر چیزونکی طبعی حالتونکے مطابق قسمین ہمکو قایم کرنی چاہئین تاکہ ایک کو دوسرے سے اور نیک کو بد سے
تمیز کر سکین امتیاز کے اسباب اشیا کیساتھہ ایسے ہی لگے رہتے ہین جیسے روشنی سایہ کیساتھہ
پس ہمکو اونہی پر نگاہ رکھنا چاہئے اور صرف یہی نہ جاننا چاہئیے کہ فلان چیز فلان صورت کی
موجود ہے بلکہ یہہ بھی کہ وہ کیسی ہی اور کس مقتضا کیواسطے ہے چونکہ فطرت اللہ مین تبدیل نہین
ہے اسلئے اشیاے موجودہ مین تغیر و تبدل نہوگا اور یہہ عمل زیادہ مفید ہوگا کما قال اللہ تعالی فاقم
وجہک للدین حنیفا فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن
اکثر الناس لا یعلمون (روم) تو سیدہا رکھہ اپنا منہہ راہ پر ایک طرف کا ہوکر وہی فطرت اللہ کی جسپر
تراشا لوگونکو بدلنا نہین اللہ کے بنائے کو یہی ہے دین سیدہا لیکن بہت لوگ نہین سمجھتے۔ غورمین
اسباب کی احتیاط رکھنی چاہئیے کہ ایسی عادت نہ پڑجاوے کہ ہر ایک اتفاقیہ واقعہ کو اصلی سبب تسلیم
کرلین مثلا یہہ سمجھہ لینا آسان ہے کہ انگلستان کے مغربی ساحل پر بارش بکثرت ہونیکا سبب
بحر اطلانٹک کی قربت ہے اور مقامات اوہان مین اسکاٹلنڈ کی بہ نسبت کم سردی پڑنیکا سبب
خلیج میکسیکو کے گرم پانی کی دہار ہے جو وہان کی ہوا مین گرمی لاتی ہے لیکن ہم ایسے لوگ پاتے
ہین جو فرضی باتین تسلیم کرلیتے ہین اور اخلاقی معاملات مین جہان حقیقت حال نہایت پیچیدہ اور
لاگونکا جوشش طبعی نہایت تند رہتا ہے بہت زیادہ وہمی اور فرضی باتونپر بہروسا رکہتے ہین اور
ایسے مقامات مین وہ اتفاقی واقعات کو اصلی سبب مان لیتے ہین۔ پولیٹکل اور اخلاقی اور تمدنی
معاملات مین اگرچہ ہمارے دلایل ریاضی کے مانند پختہ اور مضبوط نہین ہوتے مگر وہ ریاضی کے
دلایل کے بہ نسبت زیادہ وسیع ہوتے اور فایدہ دیسکتے ہین۔ یہہ امید کرنی کہ صرف منطق سے
مقصد حاصل ہوجائیگا عبث ہے ایک منطقی سے یہہ توقع رکھنی کہ وہ صاحب خوض کامل ہوگا ایسا ہی
عبث ہے جیساکہ یہہ امید کرنی کہ ہر شاہ باز محب وطن ہوگا علم منطق خود کچھہ اصلیت نہین رکھتا
مگر جب تجربہ سے سامان مہیا ہوتے ہین تب وہ اوسکے ترتیب دینے مین کام آتا ہے اور اوسکی

اعانت ذہن کو غلطیون سے بچاتی ہے کم واقف صرف خیال اور غور کرنیکے فوائد سیکھنے سے واقف نہین ہوسکتا بلکہ اوسکے عمل کرنے سے ہوسکتا ہے۔ فلاسفی سے انسانی استعداد کی انتہائی حد سے ہم واقف ہوجاتے ہین اور وہ ہمارے غرور کو پرزہ پرزہ کر دیتی ہے اور غور کے سمندر کے تہاہ مین غوطہ مارنے سے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خیال کی بانسبت دنیا بہت زیادہ وسیع تر ہی اور اپنے پاؤن سے چلنا بہ نسبت ہوا پر اڑنے کی کوشش کے بہتر ہے جو شے اچھی نظر پڑے ہوشیاری سے اوسکو کسی فایدہ کی غرض سے چن لینا مناسب ہے کیونکہ عمدہ چیز ہر وقت نہین ملسکتی عقلمندی یہہ ہے کہ سیکھو تو بہت کچھ لیلو اور فراموش کچھہ بہی مت کرو۔ وہ شخص جو باریک نگاہ سے ہر کام کو دیکہنا اور مضبوطی کیسا تہہ ہاتہہ سے کرتا ہے دنیا کے ہر مشکل کام کے کرنیکے لایق ہوتا ہے اگرچہ وہ اکثر عام نگاہ ہونمین ابتداً کو ناپسندیدہ وضدی و شور مچانے والا سمجہا جاتا ہے لیکن اگر کچھہ کر سکتا ہے تو وہی کر سکتا ہے۔ ہر چیز کی غور کرنے کے لئے کچھہ نکچھہ وقت ہمکو بچا رکہنا چاہیئے خواہ کوئی چیز ہو کچھہ نکچھہ ضرور اوسپر غور کرنی چاہیئے اور اسطرح تم بڑے سے بڑے کام کر سکوگے۔ مختلف دلائل پر نظر رکہنی چاہیئے جو ایک ہی شخص کی بات سنتا یا متحد دلائل اپنے پاس رکہتا ہے وہ اکثر خوگر ہوجانیکے سبب سے دہوکا کہاتا ہے اور تنہا پیش قاضی روی راضی آئی کا مصداق ہوتا اور ایک ہی شخص یا چیز کا طرفدار ہوجاتا ہے اور جو شخص بلا سمجہے وعجوبہ کے غور کرتا ہے وہ اس مقولہ کے خلاف کرتا ہے کہ ؎ ابتدا و عاقبت انگہ موافق است بعقل کہ نبض راہ طبیعت شناس بنمائی ہمکو لوگون کے تجربات اور صلاح سے بہی فایدہ اوٹہانا چاہیئے۔ جب کسی مقدمہ کے غلط نکلنے سے حیرت و مایوسی ہو تو آس نہ توڑنی چاہیئے اسلئے کہ اجتماع ورفع و اثبات محال ہین۔ اور ہر مقدمات کے اجزا پر غور کرنی چاہیئے کہ کہان سے غلطی ہوئی ہے۔ قوائے ذہنی اون معلومات مین جو بذریعہ حواس ظاہری کے پہونچتے ہین اور جنہین وہ خود تصرف کر لیتے ہین چند اقسام کے تصرفات کرتے ہین یعنی یا تو بعض کو بعض سے ملا دیتے یا کسیکے بعض حصہ کو بعض سے یا کسیکے کل کو کسیکے بعض سے یا کسیکو بڑہا دیتے اور

ممکن ہے کہ وہ قوت اوسکی رفتہ رفتہ ضایع ہو جاوے برخلاف اوسکے اگر وہ اکثر کامیاب ہو تو
بیشک اوسکا حوصلہ و دل بڑھ جاویگا ۔ ہمیشہ یا اکثر کامیاب ہو جانے سے یہہ خیال ہو جاتا ہے
کہ ہماری قسمت بہت زور آور ہے حالانکہ کامیابی اجتماع اسباب سے ہوتی ہے اگرچہ پہلے
ہی مرتبہ کاس قوت کو درجہ اعلی پر حاصل کرنا ظاہرا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے لیکن جسمین
یہہ قوت کچھہ بھی ہو وہ کوشش و سعی کرکے ترقی کرسکتا ہے اور اسمین عذر نہین ہوسکتا
کیونکہ جو ابتدا سے کوشش مین ناکامیاب ہوتا ہم کچھہ فایدہ ضرور ہوگا یہہ بات نہایت ضرور
ہے کہ جس کام مین آدمی فیصلہ کرنا چاہتا ہے اوسکے ماخذ یا اوسکا علیہ سے حتی الوسع بخوبی واقف
ہو تاکہ آیندہ نامعلوم بکھیڑے و مشکلات مین نہ پڑے سوچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے
قوت فیصلہ کا حاصل ہونا تجربہ و تفکر اور آزادی پر منحصر ہے اوسکے سب متعلقات کو جمع
کرکے ترتیب کے ساتھہ و باقاعدہ غور کرنی چاہیے کچھہ یہہ ضرورت نہین ہے کہ اوسکے ایسا کرنے کے
لیے بہت زمانہ درکار ہو بلکہ انسان اگر کوشش کرے اور قوت تمیزہ کو ہوشیاری سے کام مین
لاوے تو بہت جلد حاصل ہوسکتی ہے جس نامعلوم واقعہ کی تفتیش و نتیجہ صحیح سے برآمد ہونیمین
دقت ہو اوسکے مقدمات اور متعلقات پر غور کی جاویگی تو نتیجہ صحیح و صاف نکلیگا اعتدال کے ساتھہ
سوچنا اور حد سے زیادہ غور مین نہ مستغرق ہو جانا اور خیالی پلاؤ نہ پکانا چاہیے یہہ ممکن ہے
کہ جن لوگون نے سوچنے کی قوت پیدا کی ہے وہ بھی بکھیڑے مین پڑجاوین اور متناقض باتین
اونکو پیش آجاوین جنمین سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا اونکو مشکل ہو لیکن یہہ حالت بہت
دیر تک نہین رہ سکتی ۔ جنکو عقل و سمجھ ہے وہ اسباب کو کھنگال لینگے کہ پلہ کس طرف بھاری ہے
غور و تامل کرنا اور اوسکے تنقید و تنقیح مین ثابت رہنا ہی منزل مقصود تک پہونچاتا ہے اگر
ایسا نکیا جاوے اور فقط روایت ہی پر اعتبار کر لیا جاوے اور عادت و سیاست و نیچر و سوسائٹی
کے مستحکم اصول پیش نظر نہ رکھے جاوین اور غایب کو حاضر پر اور گذشتہ کو حال پر خیال اور قیاس
کا لحاظ نہ کیا جاوے اور قومون اور ملکون کی مختلف حالتون اور ایسی تمام باتون پر علم اصلی نہ

حاصل کیا جاوے اور اونکے بانیون اور پہیلانے والون کے حالات بنظر تامل نہ دیکھے جاوین تو کچھہ
شک نہین ہے کہ انسان لغزش سے کبھی نہین بچیگا اور وہم و غلطی کے جنگلمین جا پڑیگا اور دلدل
اور کیچڑ مین پھنس جائیگا ایک زمانہ کے تجربہ پر دوسرے زمانہ مین عمل بنایا جاتا ہے ہمیشہ لحاظ
اسکا رکھنا چاہیے کہ جس باتکو سنے فوراً ہی سچ نجانے بلکہ یہہ سوچے کہ اسکا وقوع فی نفسہ
ممکن ہے یا ممتنع اگر ممتنع ہو تو اوسکی تحقیق و تعدیل کی ضرورت نہین ہے کیونکہ اہل دانش نے
مسلم اصول ٹھرالیا ہے کہ جو چیز فی نفسہ محال ہو وہ ماننے کے لایق نہین ہے اور جرح تعدیل
پر مقدم ہے پس تضیع اوقات بیفایدہ ہے ـ جو کام کرنا ہو اوسکو فوراً سمجھکر شروع کر دینا
چاہیے اگر انسان ہاتھہ لگا دیگا اور آگے بڑھیگا تو کچھہ نکچھہ اور زیادہ لامحالہ اوسکو کرنا ہی پڑیگا
مجال اہمال و اغفال نہو سکیگی ـ ایسے کام مین ہاتھہ لگانا چاہیے جو عالی ہون چھوٹے چھوٹے
دونی کامون مین ہاتھہ لگانے سے خیالات پست ہو جاتے ہین اور اونکی دنارت کے سبب
عالی ہمتی جاتی رہتی اور فایدہ بھی بہت کم ہوتا اور پست چیزون سے پستی ہوتی ہے ایسے
کام مین مشغول ہونا چاہیے جس سے دل راضی ہو اور یہہ بھی یقین ہو کہ وہ معیوب بھی نہین
بغیر اسکے انسان ہرگز مستقل مزاجی کے ساتھہ کسی کام مین قایم نہین رہسکتا اور نہ اوسکا فیصلہ
ہوسکتا ہے پس بطوع و رغبت و خوشی کرنا چاہیے برے کام مین لگنا کا تشویش و نور قلب کو
تکلیف دینا ہے اور انجام اندیشی سب سے زیادہ ضروری ہے رباعی بحزم کوشش کہ این ره
ره پر از خطر است ؎ باحتیاط قدم نہ کہ جائے شور و شر است ؎ ہمین کہ ابر بہار و چنان تصور کن
کہ سیل می رسد و خانۂ تو بر گذر است ؎ اشعار کسیکہ عاقبت اندیش و دوربین باشد ؎ مقرر است
کہ از خود ہمیشہ باخبر است ؎ مباش غافل از حزم و بر کرانہ مشو ؎ کہ حزم تیر بلا ہے زمانہ را سپر است
جو کرلیگا بغیر سوچے کام ؎ ہوگا آخر کو وہ بہت بدنام ؎ جسکو انجام کا نہین ہے خیال ؎ اوسکو
زیبا ہے ساری عمر ملال ؎ دہن شیر ما در نہہ یا در دہر ؎ تا بدندان نبرد باز دگر پستانش ؎
تیر از کمان چو رفت نیاید بشست باز ؎ پس واجب است در ہمہ کارے تامل ؎ پیاسے ہونے

ہو جاتا ہے جو طبیعت کو راستی کیطرف مائل کرتا اور اوسکو ایسا مستقل کرتا ہے کہ وہ سب لطف
نہین ڈگنے دیتا ایسا شخص البتہ کچھ خوش ہو جاتا ہے پس ہمارے خیال مین اون لوگون کو بیجان
سخت با مزاج کے انجام اندیشی کرنا چاہیے اور لوگ چونکہ اونکو بہت با رشتے سمجھتے ہین اسلیے بہتیرے
سے اونکے سخت الفاظ کو نرم خیال کرتے ہین — اور یہی ناکامیابی سے جو انجام اندیشی کے خلاف
معلوم ہو جو حیرت ہی اونکا علاج یہہ ہے کہ قضایا اور سے الکو یاد کرین کہ جمع و رفع و اثبات [illegible]
ایک جا لیپن محال ہین اور اون قضایا کو منطقی قیاس سے پہ باحتیاط تمام منطبق کرین انشاء اللہ صحیح پیدا
ہوگا — گوشت مین طاقت نہین ہے کہ غور کر سکے نہ ہڈیون مین یہہ قوت ہے کہ تر کر سکین
شیر نہین سمجھتا کہ ایک روز کیڑے اوسکو کہا جاوینگے اور نہ بیل سمجھتا ہے کہ وہ قربانی کے لیے موٹا
کیا جاتا ہے کیا انسان ہرن کے مانند کان اور عقاب کیطرح تیز آنکھین اور شکاری کتے کیطرح
سونگھنے کی قوت اور بندر کے مثل ذائقہ اور کچھوے کیطرح لامسہ رکھتا ہے اور کیا ان سب مین
نطق ہے اور کیا وہ یہہ کہہ سکتے اور سمجھ سکتے ہین کہ ہمنے اسوجہ سے یہہ کام کیا اور یہہ نکیا —
انسان ہی کو یہہ امتیاز حاصل ہے اور اسلیے اوسکو لازم ہے کہ اپنی قوت اپنے حالات اپنے
تعلقات پر غور کرے تاکہ زندگی کے فرائض اور حقوق معلوم ہو جاوین اور ہر ایک کی [illegible]
کیا جاوے حق یہہ ہے کہ تہوری عمدہ چیز نکے کہنے مین نہین ہے بلکہ اونکے اچھے طور سے استعمال
کرنے مین ہے جب تک تو اپنے الفاظ کو دل نکلیوے اور جو قدم کہ رکھنا چاہتا ہے اوسکو سمجھ
نہ لیوے اپنی زبان نہ کہول اور اپنا قدم نہ اوٹھا پس ذلت تیرے قریب نہ آویگی اور شرم
بھاگ جاویگی افسوس تیرا کر شرک کرویگا اور نہ تیرے رخسار دن مین نہ کہا [illegible] سے پہلے
غیر موجود چیز و زندگی تصور تفاوت مراتب سے کرنی چاہیے اور موجود اچھی [illegible] کرنا
لازم ہے نہ کہ موجود کو حقیر اور غیر موجود کو عزیز سمجھے دیکھنا تک — اگر تو خواب و خور [illegible] اور
غلط انعام پر کیسا ہی جیا ہا پڑا جاتا ہے تو شخص کے مسرت کا اندازہ اوسکے [illegible]
و دانا انتخاب کرنا اور نادان ہمیشہ پہرک کر گذرتا ہے ہمیشہ ہر قسم کے کامون سے متعلق [illegible]

ہماری زندگی مین ہماری رہنما اور ہمارے اعتقاد مطلق کی نایب ہے انسان مین سب سے زیادہ
سمجھہ ہی مفید ہے پس اوسپر کاربند ہونا اور اوسکے احکام و آثار کو بخوبی سمجھہ لینا چاہیے ۔
حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ آدمی تین قسم کے ہین کامل و کاہل و لاشی کامل وہ صاحب الرائے
ہے جو لوگون سے مشورہ لے اور اونکی رائے کا موازنہ کرے ۔ اوس سے کم وہ صاحب الرائے
ہے جو اپنی ہی رائے پر چلے دوسرون سے مشورہ نہ لے تیسرا لاشے ہے جو نہ خود عقل رکھتا ہو
نہ دوسرے سے رائے لے ۔ اور عاقل اوسکو کہتے ہین کہ قبل مصیبت آنیکے اوس سے بچنے کی فکر
کرلے اور متوسط وہ ہے کہ جب مصیبت آجاوے تو ایسا طیار رہے کہ اوس سے بچ سکے اور احمق
وہ ہے کہ مصیبت سے بالکل غافل رہے اور جب وہ آجاوے تو کچھہ نکرسکے اور پریشان ہوکر
اور برباد ہو ۔ دو عورتین ایک لڑکے کی نسبت دعویدار تہین اور معلوم نہین ہوتا تہا کہ کسکا
ہے حضرت سلیمان نے غور کرکے یہہ حکم دیا کہ لڑکا قتل کردیا جائے اور نصف نصف دونونکو
تقسیم کردیا جائے ایک خاموش رہی اور جسکا لڑکا تہا اوسنے گریہ و زاری شروع کی اور
کہا کہ دوسرے ہی کو بخشدیا جائے اسطرح ذہانت سے حضرت سلیمانؑ نے معلوم کرلیا کہ لڑکا روئنے والی
عورت ہی کا ہے اور اوسکو دلادیا ۔ ایک کو مہلب نے بطور قاصد کے بہیجا تہا تو یہہ سوال و جواب
ہوئے تھے ۔ مہلب کو کیسا تمنے چہوڑا کہا ایسے حال مین کہ دوست مسرور اور دشمن مقہور ہین
سپاہ کیسا ہے کسطرح مہربانی کرتا ہے کہا کہ شفقت پدرانہ برتتا ہے ۔ کہا کہ اوسکے فرزندونکا کیا حال
ہے ۔ کہا سب خوش ہین ۔ رزم مین کیسے ہین ۔ کہا جان کا خطرہ اونکے آگے نہین ۔ بزم مین کیسے ہین
کہا اونکے آگے مال کی قدر نہین ۔ عقل فضل مین کیسے ہین ۔ کہا مثل دایرہ کے کہ اول و آخر اوسکا
نہین جان سکتے کہ کہان سے شروع ہوتا ہے ۔ کہا کہ معلوم ہوا کہ بہیجنے والا عقلمند اور انجام اندیش
ہے ۔ جس شخص نے جس موقع سے خود کوئی برائی کی ہے اوسطرح سے برائی کرنے مین اپنے متعلقین
کو بچانا چاہتا ہے اگر فیصلہ ٹہیک نہین کرتا اور صرف اپنے ہی نفس پر قیاس کرکے جو برائی کرنیکے
مواقع اوسکو ملے ہین اونسے اونکو بچاتا ہے اور یہہ خیال نہین کرتا کہ وہ مواقع اونکی کس حالت کے موافق

ہین تو وہ دوسری برائی کرتا ہے اور برائیان دوسری طرح پر جگہ لیتی ہین کیونکہ بوجہ اختلاف
طبیعت کے یہہ ممکن ہے کہ جس موقع سے مرین نے برائی کی ہو اوسی موقع سے دوسرا عبرت و
شگفتگی حاصل کرے مثلاً ایک برے آدمی کے لیے ایک تخلیہ کا باغ برائی کرنیکے لیے اچھا موقع ہے
اور ایک نیک آدمی کے لیے وہی باغ نیکی اور شگفتگی کا ذریعہ ہوسکتا ہے اب اگر اول ثانی کو
اپنے نفس پر خیال کرکے روکنا چاہے تو نہ بہتر ہے بلکہ یہہ احتیاط چاہیے کہ سدا اسے نیکی ہوکہ
برائی نکرسکے نہ یہہ کہ وہان جانیکے لیے ممانعت ہو۔ خدا لوگوں کو قوت فیصلہ عنایت کرکے اور نیک
کام کرادے اور مذہب مین ذالک لا الی ہٰؤلاء ولا الی ہٰؤلاء سے نجات بخشے اور انجام
اندیشی و عاقل بنادے۔

حضرت لقمان کہتے ہین کہ ایسا شخص جو انجام کو دیکھ لیتا ہے تو ندامت سے بچ رہتا ہے ——
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولقد ذرأنا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم
اعین لا یبصرون بہا ولہم اٰذان لا یسمعون بہا اولٰئک کالانعام بل ہم اضل اولٰئک
ہم الغافلون - ۱۷۹ اعراف اولم ینظروا فی ملکوت السمٰوٰت والارض وما خلق اللہ من
شیء وان عسیٰ ان یکون قد اقترب اجلہم فبای حدیث بعدہ یؤمنون - ۱۸۵ اعراف ترجمہ اور
بیشک ہمنے پیدا کیا بہتوں کو جن اور انس مین سے جہنم کے لیے اونکے دل ہین کہ اوسنے نہین سمجھتے اور
اونکے لیے آنکھین ہین کہ اوسے نہین دیکھتے اور اونکے لیے کان ہین کہ اوسے نہین سنتے وہین چوپایے
جانورونکے مانند بلکہ اونسے بھی زیادہ گمراہ اور وہی ہین غفلت کرنیوالے کیا اونہون نے نظر نہین کی
آسمانون اور زمین کی بادشاہت اور اون چیزون مین جسکو اللہ نے پیدا کیا ہے اور نہ اسپر کہ شاید نزدیک
پہونچ گئی ہو اونکی اجل پھر کس بات سے اوسکے بعد ایمان لاوینگے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین
اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین واعلموا ان فیکم
رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ
الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولٰئک ہم الراشدون فضلا من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم الحجرات

اے ایمان والو اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کر لو ایسا نہو کہ جا پڑو کسی قوم پر نادانی
سے پھر کل کو لگو اپنے کئے پر پچھتانے اور جان لو کہ تم مین رسول ہے اللہ کا اگر تمہاری بات مانا کرے بہت
کامون مین تو تم پر مشکل پڑے پر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دلمین ایمان کی اور اچھا دکھایا
اوسکو تمہارے دلونمین اور برا لگا تمکو کفر اور گناہ اور بیحکمی وہ لوگ جو ہین نیک چال پر اللہ کے
فضل سے اور احسان سے اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا۔

اور فرمایا اللہ نے۔ ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتب منیر
ثانی عطفہ لیضل عن سبیل اللہ لہ فی الدنیا خزی ونذیقہ یوم القیمۃ عذاب الحریق
۸-۹- حج۔ ترجمہ اور بعض شخص ہے جو جھگڑتا ہے اللہ کے بابمین بن خبر اور بن سوجھ
اور بن کتاب چمکتی اپنی کروٹ موڑکر کہ بہکاوے اللہ کی راہ سے اوسکو دنیا مین رسوائی
ہے اور چکھاوینگے ہم اوسکو قیامت کے دن جلن کی مار۔ اور فرمایا اللہ نے اتجادلوننی
فی اسماء سمیتموھا انتم واباؤکم ما نزل اللہ بہا من سلطن اعراف آیت
کیا تم مجھسے جھگڑتے ہو تا موہین کہ وہ نام رکھ لئے ہین تمنے اور تمہارے باپون نے نہین بھیجی
اللہ نے اوسکے لئے کوئی دلیل۔ فرمایا آنحضرت نے کہ سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا کیا اور
اوسکو فرمایا کہ سامنے ہو وہ سامنے ہوئی پھر فرمایا کہ پشت پھیر اوسنے پشت پھیری پھر اللہ تعالی
نے فرمایا کہ قسم ہے اپنی عزت اور بزرگی کی کہ مین نے کوئی مخلوق تجھسے زیادہ اپنے نزدیک
اکرم نہین پیدا کی ہین تجھی سے لونگا اور تجھی سے دونگا اور تیرے ہی سبب سے ثواب
دونگا اور تیرے ہی سبب سے عذاب کرونگا طبرانی آنحضرت کے سامنے ایک شخص
کی تعریف بیان کیگئی یہانتک کہ لوگون نے مبالغہ کیا آپنے لوگون سے ارشاد فرمایا کہ
اوس شخص کی عقل کیسی ہے اونہون نے عرض کیا کہ ہم عبادت اور اقسام خیرات مین
اس شخص کی محنت آپکی خدمت مین ذکر کرتے ہین اور آپ اوسکی عقل کا حال دریافت
فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ احمق اپنی جہالت کے باعث بدکار کی بدکاری سے زیادہ

کر لیتا ہے اور فردا سے قیامت مین خدا تعالی سے قریب ہونے کے درجات موافق عقلون
ہی کے بلند دیکھا وینگے ابن المحبر و حکیم و ترمذی - اور حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ آنحضرتؐ نے
فرمایا کہ آدمی کی کمائی مین عقل کی زیادتی کے برابر کوئی چیز نہین یہہ عقل کی زیادتی اوسکو
ہدایت کیطرف بتاتی ہے اور بلا کی سے باز رکھتی ہے اور آدمی کا نہ ایمان پورا ہوتا ہے نہ دین
راست و درست ہوتا ہے جب تک کہ اوسکی عقل پوری نہو - ابو المحارث عن داؤد بن المحبر
اور فرمایا کہ آدمی اپنی خوش خلقی سے درجہ روزہ دار شب بیدار کا پاتا ہے اور کسی شخص
کا خلق پورا نہین ہوتا جب تک کہ اوسکی عقل کامل نہو پس او وقت اوسکا ایمان کامل
ہوتا ہے اور اپنے رب کا فرمانبردار اور اوسکے دشمن شیطان کا نافرمان ہوتا ہے ترمذی
مختصراً اور فرمایا کہ ہر چیز کا ایک تکیہ ہے اور ایماندار کا سہارا عقل ہے تو اوسکی عبادت اوسکی
عقل ہی کے بقدر ہوگی کیا تمنے سنا نہین کہ بدکار دوزخ مین یون کہینگے لو کنا نسمع او نعقل
ما کنا فی اصحاب السعیر ابن المحبر - حضرت تمیم داری سے پوچھا کہ تم مین سرداری کیا چیز
ہے کہا کہ عقل آپنے فرمایا کہ تمنے درست کہا مین نے آنحضرتؐ سے بھی یہی سوال کیا تھا
جیسا تمنے کیا اور آپنے بھی یہی جواب دیا تھا جو تمنے دیا - حارث عن ابن المحبر - ایک روز آنحضرتؐ
سے لوگون نے کثرت سے سوال کئے تو آپنے فرمایا کہ اے لوگو ہر چیز کی ایک سواری ہے اور
مرد کی سواری عقل ہے اور تم مین دلیل اور حجت مین بہتر وہ ہے جو عقل مین بڑھکر ہے
حارث عن ابن المحبر - جب آنحضرتؐ غزوہ احد سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو کہتے سنا کہ
فلان شخص فلان سے زیادہ بہادر ہے اور فلان شخص سفر آزمودہ نہ ہے جب تک کہ فلانا
سفر آزمودہ اور تجربہ کار ہو اور ... اسیطرح کی باتین کہتے تھے آپنے ارشاد
فرمایا کہ ان باتون کا علم تمکو نہین لوگون نے عرض کیا کہ یہہ کس طرح ہے آپنے فرمایا کہ وہ لوگ
لوگون نے قتال باستعداد کیا جسقدر اللہ تعالی نے انکو عقل عنایت کی تھی اور اونکی جیت اور
نیت بھی اونکی عقلون کے موجب ہوئی پس اونمین سے جو کوئی بہو پہونچا وہ مقامات تک

پہونچا جب قیامت کا دن ہوگا تو اپنی نیتوں اور عقلوں کے بموجب مراتب پاوینگے
ابن المحبر حضرت عایشہ فرماتی ہین کہ مین نے آنحضرت کی خدمت مین عرض کیا کہ لوگون کو فضیلت
دنیا مین کون سی چیز سے ہے آپ نے فرمایا کہ عقل سے مین نے عرض کیا کہ آخرت مین کس چیز
سے ہے آپ نے فرمایا کہ عقل سے مین نے عرض کیا کہ اپنے اعمال کے عوض اونکو جزا ہوگی آپ
نے ارشاد فرمایا کہ اے عایشہ اونہون نے عمل بھی اتنا ہی کیا ہوگا جتنی اللہ تعالی نے اونکو
عقل دی ہوگی تو جتنی عقل ملی اوتنے ہی عمل ہون گے اور جسقدر عمل کیا ہوگا اسیکی جزا ہوگی
اور فرمایا کہ ہر شی کا ایک لازمہ اور سامان ہے اور ایماندار کا سامان اور آلہ عقل ہے
اور ہر ایک چیز کی ایک سواری ہے اور مرد کی سواری عقل ہے اور ہر چیز کا ایک رکن ہے
اور دین کا رکن عقل ہے اور ہر ایک قوم کی ایک غایت ہے اور بندون کی غایت عقل ہے
اور ہر ایک قوم کا ایک نگہبان ہے اور عابدین کا نگہبان عقل ہے اور ہر سوداگر کی ایک
بضاعت ہوتی ہے اور اجتہاد کرنے والون کی بضاعت عقل ہے اور ہر اہل بیت کیلئے ایک
منتظم ہے اور صدیقین کے گھر کا منتظم عقل ہے اور ہر آباڑ کی ایک آبادی ہے اور آخرت کی
آبادی عقل ہے اور ہر آدمی کے لئے ایک پیچھے رہنیوالا ہوتا ہے جسکی طرف وہ منسوب ہوتا ہے
اور اوسکے باعث ذکر کیا جاتا ہے اور صدیقون کا پیچھے رہنے والا جسکی طرف کہ وہ منسوب ہون
اور جسکے باعث ذکر کیجاوین عقل ہے اور ہر سفر کیلیے ایک بڑا خیمہ ہوتا ہے اور ایماندارون کا خیمہ
عقل ہے۔ حارث ابن المحبر اور فرمایا کہ ایمان والونمین سب سے زیادہ محبوب خدا تعالی کے
نزدیک وہ ہے جو اللہ تعالی کی طاعت مین قایم ہو اور اوسکے بندون کی خیرخواہی کرے اور
اوسکی عقل پوری ہو اور اپنے نفس کو نصیحت کرے اور بینا ہوکر بموجب عقل کے زندگی بھر عمل
کرے اور فلاح و نجات کو پہونچے ابن المحبر۔ اور فرمایا بابرکت ہے وہ ذات جسنے اپنے
بندون مین عقل کو مختلف تقسیم فرمایا بیشک دو شخصون کے عمل اور نیکی اور روزہ اور نماز
تو برابر ہوتے ہین مگر اونکی عقلون مین اتنا فرق ہوتا ہے جیسے ذرہ مین اور احد کے پہاڑ مین

ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خلق کیلئے کوئی بہرہ افضل اور عمدہ تر عقل اور یقین سے عنایت
نہین فرمایا (حکیم ترمذی مرسلاً بسند ضعیف) اور کسی نے آنحضرت سے پوچھا اگر کوئی دنکو
روزہ رکھتا راتکو تہجد پڑھتا اور حج و عمرہ ادا کرتا اور صدقہ دیتا و جہاد فی سبیل اللہ و عیادت مریض
اور جنازہ کا ساتھہ دیتا اور ضعیف کی رعایت کرتا یہہ سب بجالاتا ہو اوسکا درجہ قیامت
مین خدا کے نزدیک کتنا ہوگا آپنے فرمایا کہ اوسکو ثواب بقدر عقل ملیگا (خطیب بتاریخ و مالک)
اور فرمایا حلال اکیلا ہے اور حرام اکیلا اور ان دونون کے بیچمین امور شبہ مین جنکو بہت
سے آدمی نہین جانتے تو جو کوئی سیّات سے بچا (یعنی غور کرکے) اوسنے اپنی آبرو اور دین
کو صاف کرلیا اور جو کوئی سیّات مین پڑا وہ حرام مین مبتلا ہوا (بخاری و مسلم) اور فرمایا
کہ جو گناہ کا مرتکب ہوتا ہے اوسکی عقل جاتی رہتی ہے (احیا) اور حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ
آدمی کی نماز و روزہ کیطرف نہین دیکھنا چاہئے اوسکی عقل اور سچائی کیطرف دیکھنا چاہئے۔
امام حسن فرماتے ہین کہ بے عقل کو ادب نہین بے ہمت کو مودت نہین بے دین کو شرم نہین راس العقل
یہہ ہے کہ لوگون کے ساتھہ اچھا کرے انسان عقل ہی سے دارین کا ادراک کرتا ہے جو عقل
سے محروم ہو وہ دونون جہان سے گیا۔ **رباعیات** برگیر خود حساب اگر باخبری اے کاسے
دل تو چہ آوردی و آخر چہ بری ؛ گوئی بخورم بادہ کہ می باید مرد ؛ می باید مرد گر خوری ورنہ خوری ؛
دانی کہ سفیدہ دم خروس سحری ؛ ہر لحظہ چرا ہمیکند نوحہ گری ؛ یعنی کہ نمودند در آئینۂ صبح ؛
کز عمر شبے گذشت تو بیخبری ؛ ہرگز رقمے بہ عقل در دل ننگاشت ؛ یکدم ز عمر خویش ضایع نگذاشت ؛
یا در طلب رضائے یزدان کوشند ؛ یا رخت خود گیرند و ساغر برداشت ؛ دریاب کہ از روح
جدا خواہی رفت ؛ در پردۂ اسرار خدا خواہی رفت ؛ میخور کہ ندانی از کجا آمدہ ؛ خوش باش
چو ندانی کہ کجا خواہی رفت ؛ اے گشتہ شب و روز بدنیا نگران ؛ اندیشہ نمی کن تو از روز
گران ؛ آخر نفسے ببین و باز آ بخود ؛ کانام چہ گونہ میکند با دگران ؛ اگر از پئے شہوت
ہوا خواہی رفت ؛ از من خبرے کہ بینوا خواہی رفت ؛ بنگر کہ کئی و از کجا آمدہ ؛ میدان

کہ چہ بیکسی و کجا خواہی رفت ٭ در صومعہ و مدرسہ و دیر و کنشت ٭ ترسندۂ دوزخ است و جویای
بہشت ٭ آنکس کہ ز اسرار خدا باخبر است ٭ زین تخم درانداز دل ہیچ نکشت ٭ جبکہ انسان
کے لئے اسقدر بڑے بڑے فرائض ہیں اور اوسکو ایسے بڑے بڑے کام کرنے پڑتے ہیں تو
اوسکو ضرور ہے کہ جو کچھ وہ کرے خود اپنے آپ اوسکو سمجھ لیا کرے کہ آج میں نے اسلئے
اتنا کیا اور جب اوٹھے تو سوچنا چاہئے کہ آج مجھکو کیا کرنا ہے جیسے تاجر اپنے مال کی نسبت
سوچتا ہے کہ آج کہاں لیجاؤنگا اور کس طرح بیچ کرونگا - اگرچہ ہر ساعت و ہر لحظہ ایسا محاسبہ
چاہئے لیکن کم سے کم ہر دن اور رات کا محاسبہ کرنا بہت ضرور ہے جس سے اوسکو اپنے کام
کے کرنے پر زیادہ رغبت ہوگی اور اپنے کام کے نتیجے بھی معلوم ہونے لگینگے اور ہر طرح غور کا موقع
ملیگا اور بہت سے فایدے حاصل ہونگے جو کسیطرح نہیں حاصل ہوسکتے ہیں کوئی اسکی عادت
ڈال لے تو فایدہ اسکا سمجھ سکتا ہے کیا یہ اچھا نہیں ہے کہ ایک شخص اپنی کارگذاری کے پہلوؤنکو
دیکھکر خوش ہو اور آگے غلطی کی پرواہ نہ کرے اس سے ہر روز ترقی ہوتا ہے حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ اپنے
نفسوں کا حساب کرو قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے
اور اونکا وزن کرو قبل اسکے کہ تم وزن کیجاؤ اور اسد تعالی کے سامنے
پیشی کے جلسہ کیلئے تیار ہو جسکے بابت ارشاد ہے جس دن تم عرض کیجاؤگے کوئی پوشیدہ بات
چھپی نہ رہیگی اور فرمایا ہے عاقل وہ ہے جو اپنا حساب کرتا ہے - حضرت عمرؓ رات کو اپنے پاؤن
پر دُرّہ مارتے اور کہتے آج تونے کیا کیا ہے - قرآن و حدیث میں محاسبہ کی بہت فضیلت
آئی ہے اور توبہ اور ندامت اور تقوے و ورع کی بیشمار آیتیں ہیں اور احمد و ابن حبان
و حاکم نے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ عاقل کے لئے ایک ساعت محاسبہ کیواسطے
مخصوص ساعت ہونا چاہئے - اور حضرت عمرؓ نے حضرت موسی اشعری کو لکھا کہ اپنے نفس کے
سختی کے حساب سے پہلے فراغت کے وقت حساب لو - اگر حرکات و شبہات کی خواہش
شامل سے عاقل ہوئے ہوں خواہ دیگر اعضا و جوارح سے خواہ دل سے ایک فہرست

بنا لیجاوے اور جو ملکہ فضیلت کا حاصل ہوا اوسپر نشان کر دیا کرین تو زیادہ مفید ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ تعالی نے۔ وکل انسان الزمنٰہ طائرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیمۃ کتابا یلقہ منشورا اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا بنی اسرائیل آیت ۱۳-۱۴ ترجمہ اور جو آدمی ہے لگا دی ہے ہمنے اوسکے بری قسمت اوسکی گردن سے اور نکال دکہاوینگے اوسکو قیامت کے دن لکہا کہ پاویگا اوسکو کہلا پڑے لے لکہا اپنا تو ہی بس ہے آجکے دن اپنا حساب لینے والا۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسہم انفسہم اولئک ہم الفسقون لا یستوی اصحب النار واصحب الجنۃ اصحب الجنۃ ہم الفائزون۔ حشر ۱۸-۲۰۔ آیت ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہیے دیکہ لے کوئی جی کہ کیا بہیجا ہے کل کے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو اور مت ہو ویسے جنہون نے بہلا دیا اللہ کو پہر اوسنے بہلا دیئے اونکو اونکے جی وہ لوگ وہی ہین بیحکم برابر نہین لوگ دوزخ کے اور لوگ جنت کے جنت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے رباعی

احسن تو خیال مین مست و ہشیار کو دیکہہ٭ ان ارض و سما و بحر و کہسار کو دیکہہ٭ کر خلق خدا مین فکر عبرت کیلئے٭ ہان فاعتبروا یا اولی الابصار کو دیکہہ٭ فرمایا اللہ تعالی نے الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ کچہہ لوگون نے خدا تعالی کے باب مین فکر کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا کے مخلوقات مین فکر کرو خود اوسمین مت کرو اوسکی قدر عالی کے دریافت پر تم ہرگز قادر نہوگے اصفہانی در ترغیب و ترہیب۔ ابن عمیر نے حضرت عائشہ سے پوچہا کہ آنحضرت کی کوئی عجیب بات جو آپنے دیکہی ہو بیان فرماوین حضرت عائشہ رو پڑین اور فرمایا کہ اونکی تو سب باتین عجیب تہین ایک دن جب بلال نماز صبح کی اطلاع کیواسطے آئے تو عرض کیا کہ آپکے اگلے اور پچہلے سب گناہ خدا نے معاف فرمائے ہین پہر آپ کیون روتے ہین آپ نے فرمایا مین کیون نہ روؤن رات یہہ آیت نازل ہوئی ہے کہ ان فی خلق السموات والارض

واختلاف الیل والنهار لآیات لاولی الالباب پھر فرمایا کہ خرابی ہے اوسکی جو اوسکو
پڑھے اور اوسمین فکر نکرے اور فرمایا کہ تفکر ایک ساعت کا ایک سالہ عبادت سے بہتر ہے
اور فرمایا کہ اپنی آنکھون کو عبادت سے حصہ دو لوگون نے کہا کسطرح فرمایا قرآن کے پڑھنے مین
اور اوسمین تفکر کرنیمین اور اوسکے عجایب مین عبرت کرنیمین - غرضکہ آپ خود بھی تفکر کرتے اور
لوگون کو ہدایت و تاکید فرماتے تھے حضرت حسن فرماتے ہین کہ ایک گھڑی فکر کرنا تمام
رات کی شب بیداری سے بہتر ہے اور فرمایا جسکے کلام مین حکمت نہو وہ لغو ہے اور جسکا سکوت
فکر نہو وہ سہو ہے اور جسکی نظر عبرت کیلئے نہو وہ لہو ہے اور آیت ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون
فی الارض بغیر الحق کی تفسیر یہ کرتے ہین کہ اونکے دلکو اپنے معاملہ مین فکر کرنیسے روکدیگا پس
جب تفکر سے کہ اسقدر ثواب ہین تو جاننا چاہیئے کہ اوسکی حقیقت کیا ہے اور اوسکا مطلب کیا
ہونا چاہیئے اور اسکا مطلب یہی ہونا چاہیئے کہ آدمی اپنے مرض کو جانے اور صنایع و بدایع سے خالق
کو جانے اور اوسکی مرضی کو پہچانے آدمی اگر اپنی ہی ذات مین غور کرے تو دنیا کی کل چیزین
جیسا کہ ہم پہلے بزرگون سے بیان کیا ہے کسی نکسی طرح اوسمین موجود ہین اسیطرح دوسرے
صنایع و بدایع مین غور کرنا چاہیئے تفکر و تذکر و تدبر و نظر و عبرت کی نصیحت و اشارات کلام مجید مین
بہت جگہ موجود ہین او مختلف طرح سے اوسپر توجہ دلائی گئی ہین اسکا نتیجہ خالق کا پہچاننا
اور اوسکے فرایض مین دل و جان سے ... اور آخرت الدار کی فکر کرنا ہوتا ہے جو بہت طاعت و خوشی
دیتا ہے - عن بعض العلماء ان الفکر خمسة اوجه فکرة فی آیات الله یتولد
منها التوحید والیقین وفکرة فی آلاء الله یتولد منها المحبة وفکرة فی وعد الله یتولد
منها الرغبة وفکرة فی وعید الله یتولد منها الرهبة وفکرة فی تقصیر النفس مع الطاعات
من احسان الله یتولد منها الحیاء کذا فی منبهات ابن حجر عسقلانی - ترجمہ بعض علماء سے منقول
ہے کہ فکر پانچ قسم کی ہوتی ہے ایک فکر اللہ کی آیات مین اوس سے توحید و یقین پیدا ہوتا
اور ایک فکر خدا کی نعمتون مین اوس سے محبت پیدا ہوتی ہے اور ایک فکر اللہ کے وعدون مین

بالکل تباہ ہو جاوے لیکن اوسکو عقل پرستی اور جس طرف فایدہ کا پلہ بھاری ہو اوسپر عمل
کرنا چاہیئے - عقل پرستی کا ضد باطل پرستی ہے اور وہ اختیاری حالت مین وہم و سوء ظن سے
خواہ وہ مقدمات مین ہون یا اوسکے اجزا مین خواہ مبادی مین - لازم آتی ہے اسلیئے ذکر کیا جاتا ہے
وہم ایسی بدخصلت ہے جس سے بہ تفاوت مراتب انواع انواع مصیبتین اور تکلیفین پیدا ہوتی ہین
اور نہ خود کرنیوالیکو بلکہ بوسائط تمام آدمیونپر اوسکا اثر و ضرر پہونچتا ہے اوسکے نقایص کے اظہار
کے لیئے اسیقدر کافی ہے کہ عقل جو انسان کو جلب منفعت و دفع مضرت کیلئے عطا ہوئی ہے اوس
مغلوب ہو کر پژمردہ و رفتہ رفتہ بیکار و مردہ ہو جاتی ہے قاعدہ ہے کہ جسقدر جسکی معلومات
ہونگی یا جو خیال جسپر غالب ہوگا اوسیکے موافق وہ فیصلہ کریگا المرء یقیس علی نفسہ اسلیئے ضرور ہے
کہ اپنی ہی قلیل سمجھکے موافق فیصلہ نکرین بلکہ تحقیق و تدقیق بقدر ما وسع کرلین جس شخص نے
کھاری پانی کے سوا صاف و شفاف پانی نہ دیکھا ہو وہ شیرین اور صاف پانی کا خیال نہین
کر سکتا ہے اسلیئے عقلمند بڑی غور و دریافت کے بعد کسی شی کا اقرار یا انکار کرتا ہے رباعی
ناکس بشرا فراست عظیم ؎ گرچہ باریک طبع و بدخو بیند ؎ چون دو کس مشورت کنند باہم ؎ گویند
این عیب ما ہمی گو بیند ؎ بدگمانی خود بدگمانی کرنے والے اور جسپر کیجاوے دونون کو نقصان
پہونچاتی ہے اسلیئے اللہ نے فرمایا - یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم
حج آیت ۱۲ ترجمہ اے ایمان والو بچتے رہو بہت ظن سے کیونکہ بعض ظن گناہ ہے - اور فرمایا اللہ نے
ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن ترجمہ اونکو اوسکا علم نہین ہے بجز گمان کی پیروی کے - اور فرمایا
ولا تجسسوا ترجمہ اے ایمان والو کسیکا بھید نہ ڈھونڈو حجرات آیت ۱۲ - بدگمانی اکثر نکمی تعلیم اور نا واقفی
سوء سابقی سے دلمین پیدا ہوتی ہے مثلاً ایک سچا مسلمان محض انصاف سے کسی غیر مذہب کے
آدمی کے اخلاق کی تعریف تمہارے سامنے کرتا ہے اگر تم سدا سے ایسی صحبتون مین رہے ہو
جہان غیر مذہب کے آدمیونکا نام حقارت سے لیا جاتا ہے تو تمکو غالباً یہہ گمان ہوگا کہ یہہ شخص
اوسکے مذہب کیطرف میلان رکھتا ہے یا در پردہ اوس مذہب کو اختیار کئے ہے اسیطرح

ہر بات مین سوء ظن ہو سکتا ہے بعض اوقات ناواقفیت اور بے علمی سے بہی سخت بدگمانی پیدا ہوتی
ہے مثلاً ایک دانا گورنمنٹ جو مختلف قوم و مذہب رعایا کی حکمران ہے اپنے مدارس مین کسی مذہب
کی تعلیم کو بوجوہ مصلحت جایز نہین رکہتی لیکن جو لوگ اوس گورنمنٹ کے اصول سے ناواقف
ہین وہ یہہ بدگمانی کرتے ہین کہ گورنمنٹ ہماری مذہبی تعلیم کو نیست و نابود کرنا چاہتی ہے —
کبہی بدگمانی کا سبب لوگون کے مانند ہوتا ہے کبہی اس دہوکے مین کہ ہمارا ذہن دور دور
پہونچتا ہے اور ہم لوگون کے دل کی بات سمجہہ لیتے ہین بدگمانی کرتے ہین بدگمانی سے کبہی
ایک برائی یا ایک غلطی کی وجہ سے انسان کی تمام نیکیون پر خاک ڈالی جاتی ہے بعض لوگ بات
کا محل اور موقع نہ سمجہنے سے بہی بدگمان ہو جاتے ہین مثلاً ایک پکا مسلمان نہایت محبت اور پیرایہ
عشق کے جوش مین رسول اکرم کو کبہی حضرت محمدؐ کبہی حضرت ابو القاسم اور کبہی آمنہ کا اکلوتا
بیٹا اور کبہی بی بی کی بکریان چرانیوالا یتیم بے ساختہ تحریر و تقریر مین لکہہ جاتا ہے اور القاب کے رسمی اور
عرفی الفاظ نہین لکہتا تو وہ لوگ جو حسن بیان اور لطف تحریر کی کہان تک واقف نہین ہین
اور تعظیم کو انہی رسمی اور عرفی الفاظ مین منحصر جانتے ہین ضرور خیال کرینگے کہ اس شخص کے
دل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہہ عظمت نہین ہے یا ایک ظریف رفارمر دوسرے رفارمر کو
اپنی خانگی تحریر مین لکہتا ہے کہ مین نے یہان بہت سے جال ڈالے مگر کوئی پنچہی دام مین نہ آیا تو
سادہ لوح یا زاہد خشک اگر دیکہہ پاوینگے تو وہ بدگمانی کرینگے کہ برخلاف مذہب کے سازش
کر رکہی ہے لیکن ایک سمجہہ دار آدمی صرف یہہ کہکر خاموش ہو جاویگا کہ ایسی ظرافت
رفارمر کی شان سے بعید نہین ہے — بیجا حزم و احتیاط بہی اکثر بدگمانی کا باعث ہوتا ہے
مثلاً ایک ہائی اسکول یا کالج سے اکثر طلبہ لایق و نیک چلن و صاحب علم ہو کر نکلتے ہین
مگر ایک وہمی رئیس اس خیال سے کہ مبادا میری اولاد وہان جاکر بعض لڑکون کی صحبت
مین آوارہ ہو جائے اپنی اولاد کو وہان نہین بہیجتا یہہ تمام اسباب بدگمانی کے سرسری نظر
مین سے ایک دوسرے سے جدا معلوم ہوتے ہین مگر غور کرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے کہ

یہہ سب ایک عام سبب سے پیدا ہوتے ہین جسکو بدگمانیکا اصل اصول سمجھنا چاہیے جس بدبخت
قوم کا اخلاقی قوام بگڑ جاتا اور اوسکے تمام فرقون مین نا راستی و بد دیانتی شایع ہوجاتی ہے —
اوسمین نہ صرف اپنی ذات اور اپنے ملک و قوم سے بلکہ ساری دنیا سے بدگمانی کیجاتی ہے
جب کوئی متواتر دوستون سے بیوفائی اور بیگانون سے دغابازی اور بیمہری دیکھتا ہے اور
خود بہی اونکے ساتھہ ایسا ہی برتتا ہے تو اوسکو تمام جہان مین دوست صادق و محب
موافق صادق باطن کیسے نظر آسکتا ہے جب وہ اپنے علما کی بے دیانتی مشایخونکی مکاری مدعیون
کی ریاکاری عابدونکی جو فروشی گندم نمائی دیکھتا ہے تو اوسکے خیال مین ساری دنیا مکرو
فریب سے بہری معلوم ہوتی ہے اور وہ رفتہ رفتہ نہ صرف غیرون سے بلکہ اپنے آپ
سے بہی بدگمان ہوجاتا ہے جس طرح وہ دوسرونکو مکار و عیار جانتا ہے اوسیطرح سمجھتا ہے
کہ لوگ اوسکو بہی ایسا ہی جانتے ہونگے پہر تو کوئی وعدہ بغیر تاکید کے اور کوئی روایت بغیر قسم شدید
کے نہین کرتا اور کوئی بات بغیر شہادت و سند کے نہین کہتا گو مخاطب اوسکو طلب بہی نکرتا
ہو گویا وہ جانتا ہے کہ اوسکی کوئی بات اعتبار کے قابل نہین ہے اوسکو جابجا چاپلوسی و خوشامد
کرنی ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اوسکی خیر خواہی اور صداقت پر بغیر ایسی باتون
کے یقین نہین ہو سکتا اکثر ہندو سے اور ڈینگ والے دیکہے گئے ہین کہ اونکے ساتھہ ایک
گواہ ہر وقت لگا رہتا ہے جب وہ کوئی بات کہتے ہین تو وہ ہان مین ہان ملاتا اور شہادت
دیتا ہے یہہ سب خرابیان اسی سبب سے ہوتی ہین کہ سوء ظن کیا جاتا ہے جو خود غرضی اور بے ایمانی
کو پیدا کرتا ہے — فرمایا آنحضرت نے کہ بدخلقی ایسا گناہ ہے جو بخشا نجائیگا اور بدگمانی ایک گناہ ہے
کہ اوس سے اور پیدا ہوتے ہین (احیاء و طبرانی در صغیر با اختلاف الفاظ) اور فرمایا جو بات تیرے
بہائی کی زبان سے نکلے جب تک اوسکا مطلب خیر نکل سکتا ہے محمل باطل پر اوسکو محمول
نکرنا چاہیے (نقل کیا ہے درمنثور مین احمد بن حنبل کی روایت سے) اور حضرت عمر نے بہی
یہی فرمایا ہے — ابو مسلم نے کہا ہے کہ مین نے ابو ہریرہ کو ایک حدیث کہتے سنا ہے جسمین

تحذیر و تخویف بغض سے ہے اور وہ یہہ ہے کہ لوگون سے علحدہ ہوکر کنارہ کشی
اونکی دشمنی و بدگمانی کے سبب سے کرنا خطا ہے - جبکہ کوئی کسی چیز کو خرید کرتا ہے تو ٹھونک
بجاکر لیتا ہی سونا لینا ہوتا ہے تو کسوٹی پر کس لیتے ہین روپیہ لینا ہوتا ہے تو بجا لیتے ہین گہوڑا
لینا ہوتا ہے تو گردنی اوتار کر رنگ و روپ عیب و ہنر پہلے دیکھہ لیتے ہین اسیطرح لازم ہے
کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ پر رائے نہ قایم کرے بلکہ انسان کے اور دیگر چیزون کے حالات کو دیکھہ لے
صرف انسان ہی ایسا مخلوق معلوم ہوا ہے جسکے حالات رفتہ رفتہ معلوم ہوتے ہین
بلا صحت و جانچ کے اکثر دہوکا ہوتا ہے - اکثر لوگ اپنی چرب زبانی سے بہت جلد اپنے کو راست
کردار ثابت کرتے ہین اور بہروسہ دلاتے ہین اور انجام کار نہایت مکار و شیطان ثابت
ہوتے جاتے ہین اسلیے ہمیشہ نہایت احتیاط رائے کے قایم کرنے مین کرنی چاہیے - جب اسیطرح
جانچ و پڑتال ہونے لگے گی تو ایک فایدہ اوس سے یہہ بہی ہوگا کہ لوگونکو اپنی عادات و اطوار
درست کرنیکی فکر ہوگی ہم دیکھتے ہین کہ یورپ مین عورتین اپنے لیے آپ شوہر پسند کرتی ہین
اور نالایق مرد کو حتی الامکان نہین قبول کرتی ہین اسکا اثر مردون پر پڑتا ہے اور وہ اپنے
اون اخلاق کو درست کرنے کی کوشش کرتے ہین جو عورتون کی نفرت کا باعث ہوتے
ہین پس یہہ قول ہمیشہ ہر شخص کا رہنما ہونا چاہیے کہ ٹوپی اور جوتے کی قدر نہو بلکہ انصاف
کیساتہہ جانچ و پڑتال کیجاوے - رباعی: تا مرد سخن نگفتہ باشد * عیب و ہنرش نہفتہ باشد *
ہر بیشہ گمان مبر نہالیست * شاید کہ پلنگ خفتہ باشد * نہ صرف دوسرون ہی کی شناخت
ہونی چاہیے بلکہ خود شناسی و معرفت نفس وہ عمدہ خصلت ہے جو انسانکو انسان بناتی ہے
اور بغیر اوسکے خود ستائی و خود اختیاری ناممکن ہے اور اوس سے آدمی خدا کو اور کل اشیا کو
پہچان سکتا اور عزت و اعتبار حاصل کرسکتا ہے - رباعی: مکن کس را بانک ظن باطل *
عقوبت تا پشیمانی نیارد * کہ چون تنگ از تقصیر گردد عہد * کہ پشیمان گردی و سود ندارد *
بادشاہ کیقباد کے عہد مین ایک شخص ایک گلے کٹے ہوئے کو چھپائے ہوئے چہری سے کہین ہوا

کشتی دیکھکر ایسا پریشان اور اوسمین مشغول ہوا کہ لوگون نے اوسکو گرفتار کیا اور بادشاہ کے حضور
مین لیگئے اوسنے عذر کیا کہ ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً لیکن نامقبول ہوا اور جلاد کے سپرد کیا گیا
جلاد کو ایک شخص نے آگر روکا اور کہا کہ صبر کرو مین واقعی کیفیت ظاہر کرتا ہون یہہ شخص بیگناہ ہے
اور بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر بتایا کہ مین نے مارا ہے۔ اور قتل کا نشان ٹہیک ٹہیک دیا
تو ملزم رہا ہوا اسیطرح بہت سے لطایف ظن کی غلطی کے ہین ؎ بدنفس مباش و بدگمان باش
از فتنہ و مکر دوراماں باش۔ الحزم سوء الظن الحدیث۔ اس حدیث و اس شعر سے یہہ مطلب ہے
کہ بدگمانی بخیال حزم چاہئے نکہ بدنفسی کے طور پر کیونکہ بلا جانچ پڑتال کے اعتبار نکرنا اور بات ہے
اور بلا سبب کسیکو برا جاننا اور بات سوء ظن کرنے سے جسپر کہ وہ کیا جاوے اوسکا نقصان
ہے بخلاف حسن ظن کے کہ جسمین نہ اپنا اور نہ غیر کا نقصان ہوا اوسمین حسن ظن رکہنا موجب تحسین
و آفرین کا ہے اسلیے جب تک دریافت نہو لے تب تک راے لگانی بیفایدہ ہے عام لوگ صابر و
متحمل نہین ہوتے مگر عاقل اصل خوبیونکا لحاظ کرتے اور بعد پرکہنے کے راے قایم کرتے ہین۔ جس شخص
پر شبہہ ہو اوس سے کہدینا مناسب ہوتا ہے جسمین بصورت بیگناہی وہ اپنی بریت کا وسیلہ تلاش
اور بصورت خطاوار ہونیکے تلافی مافات کرے لیکن کمینون کے ساتہہ ایسا برتاو کرنا اونکو اونکی
سفلگی پر آمادہ و مجبور کرنا اور اپنے وقار و خوف کو اونپر سے کم کرنا ہے۔ وہم بہ خلاق ہوتا ہے اور
یہانتک رفتہ رفتہ بڑہ جاتا ہے کہ صرف فرضی باتونکو یقینی سمجہنے لگتے ہین۔ سوء ظن سے
کام نہین ہونے پاتا اور ملازم نالان و پریشان و خراب رہتے ہین اور چونکہ وہ تذبذب مین رہتے
ہین لہذا ٹہیک فیصلہ نہین کرسکتے اسلیے کام ناتمام و خراب رہجاتا ہے اور حسن ظن و اعتماد سے
یہہ خرابی جاتی رہتی ہے اسواسطے حتی الامکان ہر کام مین حسن ظن رکہنے کی پابندی کرنی
چاہئے اس سے جسکے سپرد کام ہوگا وہ اپنا فرض سمجہیگا اور جانیگا کہ اوسپر بہروسا ہے پس وہ
ایمانداری اور باقاعدہ ہمت سے انجام کی کوشش کریگا جسپر بہروسا کیا جاتا ہے اوسکو بے
ایمانی کرتے ہوے شرم آتی ہے اور نور ایمان اوس عمل سے اوسکو باز رکہتا ہے انسان اپنی

قدر دانی کا شایق ہوتا ہے جب قدر دان پاتا ہے تو بیوفائی سے نفرت کرتا ہے اشعار

مردی گمان مبر کہ بپنجہ است و زور و بازو با نفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ہشدار تا نگردی پیرو ہوائے نفس در ورطہ کہ سود ندارد شناوری چندت نیاز وار دو دانہ بجو و جو بہر ہوا شناس کہ دریائے گوہری پیدا است قطرہ کہ بقیمت کجا رسید لیکن چو پرورش بود دست دانہ گوہری گر کیمیائے دولت جاوید بایدت آرزو است قدر شناس قدر خویش کن گر داوری بود راہے ہے ہوئے عاقبت خیر ہیر ود بود راہ ہے ہو سوئے یاد بہ اکنون خیری فرمایا اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین

اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم الی اللہ مرجعکم جمیعا فینبئکم بما

کنتم تعملون ۔ یہ آیت پارہ ۷ کی ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اپنی آپ خبرداری کرو نہ نقصان

پہونچا ویگا تمکو کوئی شخص جو گمراہ ہوا ہو جبکہ تم نے ہدایت پائی اللہ کے پاس تم سبکو پھر جانا ہے

پھر بتا دیگا تمکو جو کچھ کہ تم کرتے تھے ۔

باب بست و ہشتم دلچسپی کی فضیلت و حقیقت اعتدال و احوال و آثار مین ۔

تعلیم و تربیت غور و محنت کیلئے دلچسپی و امید کا قایم رہنا اور زمانہ کیساتھ چلنا اور وقتون اعتدال کرنا بہت

زیادہ مفید و ضروری ہوتے ہین لہذا انکا ذکر جدا جدا کیا جاتا ہے ۔ کیونکہ بلا دلچسپی و امید کے

غور و محنت نہین ہوسکتی اور بلا وقت و زمانہ کے لحاظ کے فایدہ نہین ہوسکتا اسلئے انکے لئے

بھی تعلیم و تربیت چاہیئے ہر ایک کام کے قایم رہنے اور اسکو ترقی پاتے رہنے کیلئے اون لوگون

کی جو اوسکے حامی ہین اوسکے ساتھ دلچسپی کا قایم رہنا ضرور ہے جو ہر وقت عمل کی تحریک کیلئے تیار

و آمادہ کریگی زندہ دلی اور دلچسپی دو توام بہنین ہین بلکہ بچھلی بیٹی اور پہلی مان ہے کیونکہ

اگر زندہ دلی ہو تو دلچسپی قایم نہین رہسکتی جب دل مردہ ہو جاتے ہین تو دلچسپی بھی باقی نہین

رہ جاتی ۔ جس قوم مین دلچسپی نہین ہوتی اوسمین کا ایک شخص اگر کوئی نیک کام شروع بھی

تو کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور دیگر تنہا ہے اور اوسکے ساتھ وہ کام بھی گر پڑتا ہے اور قوم

میں چونکہ زندہ دلی اور دلچسپی نہیں ہوتی اسلئے وہ کام ناتمام وخراب ہوجاتا ہے۔ شوق کے نہونے سے
سی فکر نکری اور خالی بیٹھے رہنا سستی پیدا کرتا ہے اور سستی سے مایوسی اور مردہ دلی پیدا ہوتی
ہے پس جب تک دلچسپی قایم نہیں رہتی تب تک شوق سے کام نہیں ہوتا اور بیدلی کیوجہ سے کوئی کام
سچی طرح انجام نہیں پاسکتا۔ عرب میں اسواق عرب اور یونان میں اولمپیا کا اکہاڑا دلچسپی ہی کا
فایدہ دیتے تھے جون جون تہذیب یورپ میں پھیلتی گئی زندہ دلی و دلچسپی نے اگرچہ دوسری
صورت اختیار کی ہے مگر بدستور باقی ہے سو برس کی سالگرہ و یونیورسٹیون کے سالانہ جلسے
اور اسی قسم کی دیگر یادگار و کاروبار بہی فایدہ دیتے ہیں اور اونسے بہی عمدہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے
آنحضرت نے بہی دلچسپی کے لئے دعائیں کی ہیں۔

باب [illegible] امید کی فضیلت و حقیقت و اعتدال و احوال و آثار میں

دنیا پر امید قایم ہے انسان کو اگر زندگی کی امید نہوتی تو اوسکی حالت بہت بدتر ہوجاتی موجودہ
حالت گو وہ کیسی ہی رنج یا خوشی کی ہو انسان کے دل کے مشغلہ کو کافی نہیں ہوتی اور موجودہ رنج
و خوشی محبت و دوستی کی چیزیں اسقدر نہیں ہوتیں کہ انسان کے دل و دماغ کو اپنے ہی میں
مشغول رکہیں وہ عجیب قوت جسکو یاد کہتے ہیں جب مشغل نہیں ہوتا تو پچہلی باتونکو بلا لاتی ہے
دوسری عمدہ قوت امید یا امنگ کی ہے جو آیندہ ہونیوالی باتونکے خیال میں دل کو مشغول کردیتی ہے
ایک شاعر کا قول ہے کہ سبکو تمام عمدہ چیزونکے حاصل ہونیکی امید رکہنی چاہیے کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے
جسکی امید نہوسکے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو خدا اسکو نہ دیگا فارسی میں مشہور مقولہ ہے کہ تمنا را
چہ بستہ اور سچ تو یہ ہے کہ امید نہو تو انسان کوئی کام ہی نکرے جس زندگی میں امید نہ ہو اوس
سے بڑہکر بدتر کوئی زندگی نہیں ہے خصوصًا جبکہ عمدہ چیزونکی اور اچہی بنا پر اور ایسی چیز کی ہو
جو امید کیجاوے جسکو حقیقت میں خوشی کہہ سکتی ہو امید سے زندگی ایسی شیرین ہوجاتی ہے کہ اگر
انسان خوشی میں بہرا ہوتا تو مایوس ہوجاتا ہے اسکے باعث مشکل کا سامنا آسان ہوتی ہے کم

خوشی کی افراط انسانکو دیوانہ بنا دیتی اگر امید نہوتی امید ہی موجودہ خوشیون سے زیادہ خوشی کے سامانکو
مہیا ہونے اور خوش کرنیکا سبب ہوتی ہے پہر کیا یاد امید و بیم پیدا ہوتی ہین اور کیا جو امید یا بیم
آئندہ کی زندگی کی ہوتی ہین وہ آخرت کو ثابت نہین کرتین - اندہے بے بس بڈہے کا لڑکا کہو جاتا ہے
اوسکا ڈہونڈنا اوسکے اختیار سے باہر ہو جاتا ہے کوئی خوشی اوسوقت اوسکا ساتھ نہین دیتی پر امید ہی اوسکو
زندہ رکہتی ہے - بیگناہ قیدی جانگداز صعوبتین سہتا ہے پر امید ہی کی وجہ سے اوسکے دم مین دم رہتا ہے
بہادرون سے میدان جنگ مین جہان خون کے نالے بہتے ہین امید ہی بہادری کراتی ہے اصلاح و نیک
کام کرنے والا جسکے بال بال دشمن اور عزیز و اقارب خون کے پیاسے ہو جاتے ہین امید ہی کے سبب سے آنہی کی بہلائی چاہتا ہے
اور کہتا ہے یارب ان قومی لا یعلمون نجات کا آفتاب ایام ہوتا ہے - خیال فرصت ہو جاتے ہین امید اوسوقت بہی ساتھ نہین چہوڑتی
امید کے وعدہ کا اسکی کیاری سے زیادہ خوشنما ہوتے ہین یہہ سے اس موہوم امید پر کہ کام آویگا نام چلیگا دیکھا
کیا کیا محنتین ہین کہ نہین کیجاتی ہین اپنی جان و مال و آبرو کو اسی وجہ سے تہلکہ مین ڈالا جاتا ہے
ایک حکیم کہتا ہے کہ جو اوقات کسی خوشی کی امید مین کٹتے ہین وہ اوس خوشی سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہے
جو اوسکے کامیابی سے ہوتی ہے ایک بڑے حکیم نے یہہ فقرہ کہا کہ مجکو امید کا فن سب سے زیادہ آتا ہے - ایک
شخص کی مایوسی اوسکے کام کو ابہم و درہم برہم کر دیتی ہے اور امید سہل اور حل پس مایوسی سبب ناکامیابی کا
اور واجب و مناسب امید سبب کامیابی کا ہوتی ہے فضول و محال و بیجا بیہودہ امید صرف بیوقوف آدمی کے
دلکو خوش کرتی ہے عقلمند ہمیشہ مناسب و واجب امید کرتا ہے بیوقوف کی امید اوسکو برباد کرتی ہے اور عقلمند
کی امید شادان و فرحان - قمار بازی مین کبہی لطف نہین ہوتا اوسکا جیتنا ہارنا کوڑی پر موقوف ہوتا ہے
یہی وجہ ہے کہ کبہی قمار باز کا دل نہین بہرتا اور ہارتے ہارتے پیٹ مار لیتا ہے جیتنے کی توقع اوسکو ہمیشہ بنی
رہتی ہے اسلیئے اسکی نا واجب امید مین وہ تباہ ہوتا ہے جب کبہی جیتتا ہے تو اسراف پر آمادہ ہو جاتا ہے اور جب
ہارتا ہے تو کہیلے جاتا ہے اسیطرح جیتنے والے ہارنیوالے دونونکو کبہی سیری نہین اور رفتہ رفتہ دیوالیہ اور خستہ
ہو جاتے ہین اونکی توقع مین اسقدر افراط ہو جاتا ہے کہ جب نہین پاتے تو چوری کرکے بہیک مانگکے لاتے
ہین اور کہیلتے ہین امید و طمع کی ترغیب نا واجب یہہ ہے نفس ہوس کی ہے کہ جامہ سے باہر ہو جاتے ہین

لفظ زمانہ صرف مشہور ہونیکی وجہ سے بولا جاتا ہے جو حالت کسی وقت کی انسان کی آب و ہوا کی
غرض ہر قسم کی چیزونکی ہوئی وہی اوس وقت کے زمانہ کے نام سے پکاری گئی زمانہ کیا ہے وہ ایک ذہنی
انتزاعی شے ہے جو گذرے اور آنیوالے کاموں کے لحاظ سے اور موجودہ کے خیال سے فرض کیا جاتا ہے
پس وہ ایک ذہنی مفہوم ہے (جسکا وجود خارجی نہین ہے اور جو فرضی ہوتا ہے) جو خیالی طور
پر اخذ کیا جاتا ہے وہ ایسا غیر قار ہے کہ اگر موجودہ زمانہ کو پہلے سے نہ فرض کر لیا جاوے تو وہ
آیندہ یا گذشتہ مین شمار ہو جاویگا پس حقیقت مین نہ زمانہ حال ہے نہ ماضی نہ استقبال بلکہ
وہ مفہوم ذہنی ہے جو کسی کام سے اخذ کیا جاتا ہے ایک معنی زمانہ کا تو یہہ لیا جاتا ہے جو بیان ہوا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے یستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ وان یوما عند ربک
کالف سنۃ مما تعدون - ۴۷ - آیت حج ترجمہ اور تجھسے جلدی مانگتے ہین عذاب اور اللہ
ہرگز نہ ٹالیگا اپنا وعدہ اور ایکدن تیرے رب کے ہان ہزار برس کے برابر ہے جو تم گنتے ہو -
یعنی وقت انتزاعی چیز ہے - دوسرے معنی تو ابین فطرت یا بانی فطرت کے لئے جاتے ہین -
رباعی نیکی و بدی کہ در نہاد بشر است ٭ شادی و غمی کہ در قضا و قدر است ٭ با چرخ مکن حوالہ کاندر
رہ عقل ٭ چرخ از تو ہزار بار بیچارہ تر است ٭ مکن حافظ از جور گردون شکایت ٭ چہ دانی
تو اے بندہ کار خدائی ٭ زمانہ بہت سے مسائل ہمارے ہدایت کیلئے پیش کرتا ہے پس وہ مثل
بزرگون کے ہمارے ساتھہ برتاؤ کرتا ہے اوسکو برا کہنا یا گالی دینا سایہ کو پکڑنا اور اپنی عادت
خراب کرنا ہے بلکہ فطرت و بانی فطرت کے ساتھہ بے ادبی کرنی ہے اگرچہ بالعرض کفو - حدیث مین
زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت ہے کہ دہر خدا ہے اوسکو برا مت کہو - پس اوسکے آئینے بہت سی مقدس ذات
اوسمین شامل ہو جاتی ہین رباعی ہم جب عقل زندگانی کردن ٭ شاید کردن و نے نادانی کردن ٭
او شاد لتو روزگار چابک دست ٭ چندان سر شتہ زندہ دانی کردن ٭ شیخ اکبر فرماتے ہین اپنی ذات مین
ایسی قابلیت پیدا کر کہ جس رنگ کی ضرورت ہو فوراً قبول کرلے - ابو الفضل مین الہی ہی قابلیت تھی جسکی
وجہ سے وہ اعلیٰ مناصب و برتر مراتب تک پہونچا وہ ایک قسم مین جسکو نہالیا اوسنے اپنے باپ کے نام لکھا ہے

لکھتا ہے کہ بعض لوگ میری نسبت یہہ کہتے ہین کہ ایک طالب علم کو اسقدر منصب جلیل تک پہونچا دینا
پادشاہ کو نہ زیبا تھا اسلیئے میری بھی اب تمنا ہے کہ سپہگری کا کوئی کار نمایان دکھاؤن یہہ دعوے ہی
دعوے نہین رہا بلکہ اوسنے نرسنگدیو بندیلہ کے مقابلہ مین اپنی اس قابلیت کے جوہر کو اچھی طرح ظاہر کر دیا
اگرچہ اوسکے ہمراہی بھاگ گئے تھے اور بچے ہوئے صلاح دیتے تھے کہ مقابلہ خلاف مصلحت ہے مگر وہ ترینی
سے یہہ کہکر کہ مگر بگریزم اکیلا فوج مخالف مین جا گھسا اگر گھوڑے نے ٹھوکر کھا کر زمین پر اوسکو نہ گرا دیا
ہوتا تو وہ کرتا جو کرتا ابو الفضل پہہ کچہہ ختم نہین ہے بجلت سے لوگون کے نظایر ہین کہ اگر یہہ قابلیت
اونمین ہوتی تو ایسے کارہاے نمایان نکرتے اور آج دنیا کو یہہ فایدے نہ پہونچتے۔ جہان کامیابی
کے ناجایز طریقے ہوتے ہین وہان جایز بھی ہوتے ہین جیسا کہ تاریخ کے دیکھنے والونپر بخوبی ہویدا ہے
جو کامیابی ناجایز طریقہ سے حاصل ہوتی ہے وہ ناپایدار اور اوسکا انجام اکثر اوقات نہایت
خراب ہوتا ہے اور جایز کا قایم و مستحکم۔ ہر زمانہ مین بارہا دیکھا گیا ہے کہ جن دربارونمین خوشامد
کا بازار گرم اور جہان آزادی سے بولنا نہایت خطرناک تہا جب وہان کوئی قابل اور آزاد طبیعت
پہونچا اگرچہ چندروز اوسکو کچہہ تکلیف اوٹھانی پڑی لیکن آخرکار اوسکی راستی نے رنگ جما لیا
اور رفتہ رفتہ اوسکا قول ایسا معتبر ہوا کہ خوشامدی سرد ہوگئے اور اونکی گرم بازاری جاتی
رہی پس راستی سے نہ منافقت سے زمانہ کا سامنہ دینا چاہیئے دنیا مین آجکل ایک عام گھوڑدوڑ
کا تماشا ہو رہا ہے زمانہ باواز بلند پکار رہا ہے کہ من استوی یوماہ فہو مغبون جسکے دو دن ایک
ہی حالت مین گذرے وہ خسارہ مین رہا در و دیوار سے یہہ صدا آرہی ہے کہ قدم سعی بیشتر بہتر
شہسوار اپنے ہنر دکہاتے جاتے ہین بعض گہبردم ہی روانہ ہوگئے ہین بعض کچہہ پیچہے ہین کتنون نے
اب باگ اوٹھائی ہے کچہہ لوگ طیاری چلنے کی کر رہے ہین لیکن افسوس ہے اونپر جو غفلت مین
مست خواب گران جہالت و نادانی کے ہین اور نہین سمجہتے کہ مدت ہوئی وہ عالم گذر گیا اور وہ کہیتی
دریا برد ہو گئی گرہ مین جو دام ہین وہ پہوٹی کوڑی کو نہین چلنے کے دوکان مین جو مال ہین وہ مفت
بہی نہین بکنے کے شایستہ ملکونمین ترقی کی آجکل یہہ صورت ہے کہ جو شخص چار پانچ برس پہلے تہا

اس قابل نہین رہتا کہ دیس مین پہونچکر اوسوقت وہان کی عام مجلسون مین شریک ہو سکے اس
مدت مین اسقدر ترقی ہو جاتی ہے کہ عالم ہی دوسرا ہو جاتا ہے جب تک اپنے کو اوسکے قابل نہ بناوے
جاہل وحشی کا محض ہے یہہ صحیح ہے آیت کل یوم ہو فی شان کے معنی ایسے ہی ملکون مین صادق آتے ہین
فرمایا آنحضرت صلعم نے جسکے دو روز برابر ہون وہ خسارہ مین ہے اور جسکا آج کل کی بہ نسبت برا ہو
وہ ملعون ہے — ع بگذشتہ و بیران گذشتن بر آب ٭ نہ آید کہ در کار کردن شتاب ٭
وقت کا اعتدال کیساتھہ استعمال کرنا نہایت ضرور ہے تاخیر و ڈھیلی اور تعجیل خراب
کر دیتی ہے — تعجیل سے سایہ پکڑنا اور تاخیر سے سود کو چھوڑ دینا ہوتا ہے — تعجیل کے کرنے سے
ایک تو کام یون خراب ہو جاتا ہے کہ بلا وقت ہو جاتا ہے دوسرے اوس سے یہہ بھی ہوتا ہے کہ
دوسرے آدمیونکو بھی رنج پہونچتا ہے مثلاً اگر چند شخصونکی عادت ایک جگہہ بیٹھنے کی روز مرہ ہے
تو اگر اونمین کا کوئی جلد اوٹھہ جاویگا یا بلا وجہہ معقول ظاہر کیے ہوے دفعتاً آنا چھوڑ دیگا تو لوگونکو
پریشانی ہوگی ایسے وقت مین جلدی نکرنی چاہیئے اگر ترک صحبت منظور ہے تو رفتہ رفتہ ترک کرنا
یا با حسن وجوہ چھوڑ دینا چاہیئے — وقت کے ہر منٹ و ہر لمحہ کے بے بہا ہونے مین شک نہین ہے
ع بنشین قیمت بے بہا ہے یہہ ٭ صدف و شبہ بہا ہے یہہ ٭ قطرہ قطرہ دریا اور پونی پونی
تال ہوتا ہے پس ذرہ ذرہ وقت کی کفایت و لحاظ سے انسان بڑے بڑے کام کر سکتا ہے — گاڑی
پر سوار ہوتے یا کام کرتے وقت ذرہ ذرہ بچانے سے بہت جمع ہو جاتا ہے جب جمع ہو جاتا ہے
تو اوسکی قدر معلوم ہوتی ہے پس چھوٹے چھوٹے کامون مین بھی وقت کا لحاظ نکرنا بدا وقات
بننا ہے — امام غزالی صاحب نے لکھا ہے کہ صرف ایام متفرقہ مین کوشش کرکے [illegible] مین سے
فلسفہ کی تکمیل بہت اچھی طرح کر لی باوجودیکہ مین سو طالبعلمون کو ہمیشہ درس دینا پڑتا تھا —
ع مگذار فرصت کہ عالم دمیست ٭ دمے پیش دانا بہ از عالمیست ٭ وقت کے اعتدال
سے رتبہ ملتا ہے لیکن رہ بیت گیا وقت پھر ہاتھہ نہین آتا — راتکو جلد سو رہنا صبح کو سویرے
جاگنا اور سونے جاگنے اور دوسرے کامونمین وقت کا پابند ہونا اور اونمین اعتدال رکھنا تندرستی

دولت اور عقل کو بڑہاتا ہے اور صبح کا ایک گھنٹہ ضایع کرنا تمام دنکا ضایع کرنا ہے۔ سقراط کہتا ہے کہ
مین نے اوس شخص کو مشہور اور بلند مرتبہ پر نہین دیکہا جو صبح کو چارپائی پر پڑا رہتا ہو۔ موجودہ زمانہ
اپنا ہی پہر نہ معلوم کیا ہو جو کرنا ہو کر ڈالو جو صبح کر سکتے ہو وہ شام کیلئے ملتوی نہ کہو باقاعدہ کام کرنیکے
لئے مدت درکار ہوتی ہے پس جلدی کرکے خراب نکرنا چاہیئے البتہ بعض اوقات ایام کو امکانات
کے موافق نہ امکانات کو ایام کے موافق کرنا ہوتا ہے لیکن ایسے وقت مین بلا پریشانی اعتدال کا
خیال رکہنا چاہیئے۔ وقت کی نگہداشت اور اوسکا صرف اور ضبط باعتدال تہذیب کا جزو اعظم ہے
اور اوس سے تہذیب شایستگی کے شایع کرنے مین بڑی مدد ملتی ہے ہند مین یورپکو دیکہو کہ
کس طرح وہ اوسکی پابندی کرتے اور اوسکو بے بہا سمجہتے ہین۔ وقت اگرچہ گذران ہوتا ہے
پر ہر شخص کے قبضہ مین ہوتا ہے۔ خوشحالی یا افلاس اوسکی پابندی وغیر پابندی پر بہت کچہہ
منحصر ہوتی ہے۔ جب وقت ضایع ہوا اوسکو یادداشت مین لکہنا ضبط اوقات کو بہت مفید ہے
بیکاری کے وقت قوت تخیلہ سامنے آجاتی ہے اسلئے بجاے آرام کے زیادہ تکلیف ہوتی ہے
بہولا ہوا علم محنت سے یاد آسکتا ہے تندرستی پرہیز و استعمال دوا سے عود کر سکتی ہے دولت
محنت یا اتفاق سے حاصل ہو سکتی ہے لیکن گذرا ہوا وقت نہین پہرتا جس طرح پلٹن کے آگے
کے سپاہی نہ چلین اور رکے جاوین تو پیچہے والونمین بے ترتیبی واقع ہو جاتی ہے اسیطرح اگر
پہلے کے کام باقاعدہ نکیجاوین تو پیچہے پڑجاوینگے اور پس ماندہ کام انتشار دکلفت کا باعث
ہونگے اور کیا اگلا کیا پچہلا کوئی کام بدرستی انجام نہوگا پابندی اوقات سے اعتبار ہوتا ہے
اور بیجو پابندیسے بدنامی پابندی دیانت ہے اور بے پابندی خیانت اور دوسرونکے گرانمایہ وقت کو
بے ایمانی سے ضایع کرنیکا سبب۔ واشنگٹن کے سکرٹری نے جب دیر کیوجہہ گہڑی پر رکہی
تو اوسنے کہا کہ یا گہڑی بدلئے یا مین دوسرا سکرٹری بدلون اور ایک کتاب مین لکہا ہے کہ اوسنے
یہہ کہا کہ تو آپ اپنی گہڑی بدلئے اور مین سکرٹری بدلون۔ بے پابند کیا نہ پابند بکار و سخت پریشانی
مین مبتلا رہتا ہے اکثر قسمت پر الزام لگانے والے اور دنیا کی شکایت کرنیوالے وہی لوگ ہوتے ہین

جنہون نے اپنے وقت کو بے قاعدہ اور مفت صرف کیا ہے۔ ٹھیک وقت پر کام ختم کرنے کی
کوشش ہونی چاہیئے۔ جن لوگون نے اس اصول کی پابندی کی ہے اونہون نے اون کامون
کو جسکا انجام ناممکن معلوم ہوتا تہا وقت ہی پر ختم کر دیا ہے اور جنہون نے نہین کی وہ ہمیشہ
ٹوٹے مین رہے ہین۔ ایک عاقل ہمیشہ یہہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے مقررہ کام کو اوسکے
وقت سے کچہہ پہلے ختم کرے اور جب وہ یہہ قصد کرتا ہے تو یقینًا کامیاب ہوتا ہے۔
نیلسن نے کہا کہ میری ساری فتح و ظفر کا سبب یہہ تہا کہ ہر کام کیواسطے اوسکے وقت سے پانچ
منٹ پہلے تیار ہو جاتا تہا۔ اپنے کامونکی یادداشت تیار رکہنی اور آخر روز اوسکو دیکھ
لینا چاہیئے اسطرح معلوم ہو جاویگا کہ کیا کیا اور کیا باقی رہگیا اور کیا ہونا چاہیئے۔ ذاتی کامونکا
اور عام و خاص کامونکا وقت ضرور علیحدہ رکہنا چاہیئے جبکہ کسیکو وقت کا پابند دیکہتے ہین
تو اوسکو جانتے ہین کہ مہذب ہے ہم نے ایسے شایستہ لوگونکو دیکہا ہے جو ٹہیک وقت پر
اپنے کام پر آجاتے ہین اور لوگ اونکے بہروسہ پر گہڑی صحیح کیلیتے ہین اور اونکے وعدہ کی
بات کو لاتجنب اور پتہر کی لکیر سمجہتے ہین۔ حسن فرماتے ہین کہ مومن منتظر ہوتا ہے اور منتظر کر کام کرتا
رات کے لکڑی جمع کرنیوالے کیطرح نہین ہوتا کہ جو ہاتہہ پڑا یا خاک پتہر جمع کر لیا ایک بزرگ نے ایک
مہمان کو جسکو کہانیکا وقت مقررہ سے دیر ہوگئی تہی اوسوقت تک کہانا نہ دیا جبتک کہ اوسنے معافی
نہ مانگ لی اور حقیقت مین یہہ دستور نہایت عمدہ و شایستہ ہے۔ ایک عالم نے سفر کرنیوالونکو یہہ ہدایت
کی کہ جن لوگون کو وقت کا اعتدال کیساتہہ برتتے نہ پاؤ وحشی یا غیر مہذب سمجہو۔ ایک بزرگ کہتے ہین
کہ جو اپنے وقت سے غافل و بے پروا ہے وہ اپنے فرض سے بہی لاپرواہی ہے بس اس قابل نہین کہ کسی
اہم کام مین اوسکا بہروسہ کیا جاوے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ قوت فی العمل یہہ ہے کہ آجکا کام کل
پر نہ چہوڑے اور فرمایا کہ آج کے کام کو کل پر مت چہوڑو کیونکہ بہت کام ہوکر شامل ہوجاوینگے اشعار
صاحبا عمر عزیز است غنیمت دانش ۔ گوے خیرے کہ توانی ببراز میدانش ۔ ایکہ پنجاہ رفت و در خوابی
مگر این پنج روزہ دریابی ۔ گر بیند فراق مین [illegible] عجب اونکے دہوکے عجب اونکی [illegible]

اشتہار
یہ مطبع اپنے فرض کے ادا کرنے اور گورنمنٹ اور
ملک اور قوم کی خدمت کے لئے جاری ہوا ہے
اسکے اسمیں کتابیں کم اجرت پر چھپتی ہیں بشرط ترقی
امید ہے کہ اور بھی تخفیف ہوگی
المشتہر
شیخ عبدالباسط صدیقی و شیخ محمد یونس مہتممان مطبع مفید الانام مئو ایمہ الہ آباد